رفیقِ حج
مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم
ادارۃ المعارف کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مؤلف

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

احکام حج کے متعلق تصنیف و تالیف کا سلسلہ عہد صحابہؓ سے مسلسل جاری ہے۔ سب سے پہلے اس موضوع پر سرکار دو عالم ﷺ کے مشہور صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے تالیف(۱) فرمائی جن کو حجۃ الوداع میں آپؐ کا ہمسفر ہونے کی لازوال دولت نصیب ہوئی تھی۔

اس کے بعد کتنے ہی علماء و فقہاء کرام نے اپنے اپنے زمانے میں مختلف زبانوں میں بے شمار کتابیں اس موضع پر لکھی ہیں...... اس مختصر کتابچے "رفیق حج" کا مقصد انہی کتابوں کے ضروری مسائل، آسان زبان اور آسان ترتیب کے ساتھ پیش کرنا ہے۔

ناچیز راقم الحروف نے اس کتاب میں سب سے زیادہ استفادہ اپنے والد بزرگوار مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

---

(۱) تدوین حدیث۔ (مولانا مناظر احسن گیلانی) ص ۶۰

کی نادر کتاب ''احکام حج'' سے کیا ہے، اور جہاں جہاں دوسری کتابوں سے مدد لی گئی وہیں ان کا مختصر حوالہ درج کر دیا گیا ہے۔ وہ بھی سب کی سب نہایت مستند کتابیں ہیں۔ ان کتابوں کی فہرست کتاب کے آخر میں آئے گی۔

اصل خدمت انہی بزرگوں کی ہے، اس ناچیز کا کام محض خوشہ چینی، تشریح و توضیح، اور ترتیب و بیان کو آسان بنانا ہے۔

اس تالیف کا اصل محرک اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وزارت مذہبی امور ہے جس کی فرمائش تھی کہ ایسی مختصر کتاب مرتب کر دی جائے جو اول سے آخر تک حج وزیارت کے تمام ضروری مسائل پر حاوی ہو...... مجھے اس میں اپنا یہ فائدہ نظر آیا کہ یہ کتاب اس مبارک سفر میں جن حجاج کرام کی رفیق بنے گی، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کیا بعید ہے کہ وہ ان کی عبادتوں اور دعاؤں میں اس ناکارہ کا بھی کچھ حصہ لگادے اور اسی کو ذریعہ نجات بنادے۔

ایں دُعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

حج کے مسائل میں تفصیلات اتنی زیادہ اور جزئیات اتنی باریک ہیں کہ وہ سب بیان کی جاتیں تو کتاب بہت ضخیم ہو جاتی، جسے اس طویل سفر میں ساتھ رکھنا، اور اس میں سے اپنی ضرورت کے مسائل تلاش کرنا حجاج کرام کو نہایت دُشوار ہوتا۔

اس لیے اس بات کی پوری کوشش کی گئی کہ اس زمانہ کے حاجی کو جن مسائل کی ضرورت عموماً پیش آجاتی ہے وہ سب، زیادہ سے زیادہ آسان اور

مختصر انداز میں آسان ترتیب کے ساتھ اس کتاب میں جمع کردیئے جائیں، اور حجاج کرام کو ایک سے زیادہ کتابیں ساتھ رکھنی نہ پڑیں۔

حرمین شریفین میں حج کے موقع پر ہجوم ہر سال تیزی سے بڑھ رہا ہے، مسائل سے ناواقفیت کی بنا پر بہت سے تندرست نوجوان بھی سخت مشکلات میں گھر جاتے ہیں، خواتین اور ضعیف و بیمار حضرات کیلئے تو اور بھی دشواری ہوتی ہے اس لیے جگہ جگہ حجاج کرام کیلئے مفید مشورے بھی لکھ دیئے گئے ہیں، اور جن مسائل میں شرعی طور پر کچھ سہولت ہے ان کو خاص طور سے ہر موقع پر واضح کر دیا گیا ہے۔

امید ہے کہ حجاج اور زائرین کرام اگر اس کتاب کا مطالعہ سفر سے پہلے اور سفر کے دوران بغور فرماتے رہے تو بہت سی دشواریوں سے بچ سکیں گے اور انشاءاللہ حج مقبول نصیب ہوگا۔

لیکن پھر بھی اتفاقاً کوئی ایسی صورت پیش آجائے جس کا حکم اس کتابچہ میں نہ ملے تو کسی معتبر عالم دین سے دریافت کرلیا جائے۔

حضرات اہل علم سے مودبانہ درخواست ہے کہ کوئی غلطی نظر میں آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

اس کتابچہ کی تیاری میں نوجوان عالم دین مولانا عبدالرؤف صاحب سلمہ جو دارالعلوم کراچی میں عربی کے استاد اور معین مفتی ہیں۔ میرے ساتھ اوّل سے آخر تک برابر کے شریک رہے۔ اس مبارک خدمت میں انھوں نے جس

اخلاص و جانفشانی سے ہاتھ بٹایا، اس کے بغیر صرف تین ماہ میں کتاب کی تکمیل میرے لیے ممکن نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں بیش از بیش ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

ان کے علاوہ میں عزیز محترم مولوی محمد مصطفیٰ صاحب فاضل دار العلوم کراچی کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے مسودہ کی صاف نقل شب و روز لگ کر نہایت احتیاط اور کاوش سے تیار کی۔

حجاج اور زائرین کرام سے التجا ہے کہ وہ ہم سب کو اور ان تمام حضرات کو دعاؤں میں یاد رکھیں جنھوں نے اس کتاب کی کتابت و طباعت اور اشاعت و تقسیم میں حصہ لیا ہے۔

خدا کرے یہ کتابچہ صحیح معنی میں "رفیق حج" ثابت ہو۔ قارئین کرام کو اس سے فائدہ پہنچے، اور اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازا جائے۔ آمین۔

وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَيْهِ التُّكْلَانِ

بندہ ناکارہ محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ

خادم جامعہ دار العلوم کراچی

۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۹۹ھ

۱۷ مئی ۱۹۷۹ء

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

حج کے اصطلاحی الفاظ اور خاص خاص مقامات کا تعارف

اِحْرَام :۔اس کے لفظی معنی ہیں کسی چیز کو حرام کرنا اور شریعت میں حج یا عمرہ یا دونوں کی پختہ نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کو احرام کہتے ہیں، جب کوئی شخص حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے، تلبیہ پڑھتا ہے تو احرام شروع ہو جاتا ہے اور اس پر چند حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں، ان چادروں کو بھی احرام کہہ دیتے ہیں، جن کو حاجی احرام کی حالت میں استعمال کرتے ہیں۔

آفاقِی :۔وہ شخص ہے جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہو، جیسے یمنی،

ہندوستانی، پاکستانی، مصری، شامی، عراقی اور ایرانی وغیرہ۔

اِفْرَاد :۔ صرف حج کا احرام باندھ کر حج کے افعال ادا کرنا۔

اِسْتِلَام :۔ حَجَرِ اَسْوَدْ کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا یا حَجَرِ اَسْوَد یا رُکنِ یَمانِی کو صرف ہاتھ لگانا۔

اِضْطِبَاع :۔ احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈالنا۔

اَیَّامِ نَحر :۔ دسویں ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ تک کے تین دن مراد ہیں جن میں قربانی کی جاتی ہے۔

بَدَنَہ :۔ احکام حج و احرام کی بعض خلاف ورزیوں کی وجہ سے حاجی پر پوری ایک گائے یا پورے ایک اونٹ کی قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ اس گائے یا اونٹ کو بدنہ کہا جاتا ہے۔

اَیَّامِ تَشْرِیق :۔ نویں ذی الحجہ سے تیرہ ذی الحجہ تک، جن ایام میں تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے۔

بیت اللہ :۔ جسے کعبہ مکرمہ بھی کہتے ہیں، یہ مکہ معظمہ میں مسجد حرام کے بیچ میں ایک مقدس مکان اور دنیا میں سب سے پہلا عبادت خانہ ہے یہ مسلمانوں کا قبلہ ہے، ساری دنیا کے مسلمان اسی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں، اس کو فرشتوں نے اللہ کے حکم سے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے

بنایا تھا پھر منہدم ہو جانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اس کو تعمیر کیا پھر ابراہیم علیہ السلام نے، پھر قریش نے، پھر عبداللہ بن زبیرؓ نے، پھر عبدالملک نے، اس کے بعد بھی مختلف زمانوں میں کچھ مرمت وغیرہ ہوتی رہی ہے۔

بَابُ السَّلَام:۔ اس نام کا ایک دروازہ مکہ معظمہ میں مسجد حرام کا ہے، پہلے جب مسجد حرام میں داخل ہوں، تو اس دروازہ سے جانا افضل ہے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے ایک دروازے کا نام بھی باب السلام ہے۔

بَطْنِ عَرَنَہ:۔ عرفات کے قریب ایک جنگل ہے جس میں وقوف درست نہیں، کیونکہ یہ عرفات سے خارج ہے، سعودی حکومت نے اس کی حدود پر نشانات لگوا دیئے ہیں، تاکہ وقوفِ عرفات اس کے اندر نہ ہو۔

بَیْتِ خَدِیْجَہ رضی اللہ عنہا:۔ یعنی اُمُّ المُؤمِنِیْن حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وہ مکان جس میں خاتون جنت سیدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور دیگر صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن پیدا ہوئیں، اور ہجرت کے زمانہ تک رسول اللہ ﷺ کا اسی میں قیام رہا، بعض علماء نے لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے بعد یہ مکان تمام مقامات سے افضل ہے۔

مروہ کے دائیں جانب اونچائی پر سوق ابوسفیان ایک بازار ہے، اس بازار کی درمیانی گلی میں جہاں صرافوں کی دکانیں ہیں، یہ مکان واقع ہے۔

(ارشاد الساری)

تَمَتُّعْ:۔حج کے مہینوں میں پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھنا، اور عمرہ سے فارغ ہو کر اسی سال میں حج کا احرام باندھ کر حج کرنا۔

تکبیر:۔اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا۔

تَہْلِیْل:۔لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا۔

تَلْبِیَہ:۔لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ.

تَنْعِیْم:۔ایک مقام کا نام ہے، مکہ مکرمہ کے قیام میں یہاں سے عمرہ کے لیے احرام باندھتے ہیں، یہ مکہ سے تین میل ہے عام لوگ اس مقام کو چھوٹا عمرہ اور "عمرۂ صغیرہ" کہتے ہیں۔

جنایت:۔جن کا کرنا حج یا احرام کی حالت میں جائز نہیں، ان کاموں کو جنایت کہا جاتا ہے۔

جَمْرَہ، جَمَرَات یا جِمَار:۔منیٰ میں تین بہت اونچے ستون ہیں جن کے درمیان کافی فاصلہ ہے لوگوں کی سہولت کے لیے اب ان کے اوپر ایک بہت بڑا پل بنادیا گیا ہے۔ یہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان میں سے جو مسجد خیف کے قریب مشرق کی طرف ہے اس کو الجمرۃ الاولیٰ (پہلا جمرہ کہتے ہیں اور اس کے بعد والے کو الجمرۃ الوسطیٰ (درمیانی جمرہ) اور اس کے بعد والے کو الجمرۃ العقبۃ اور الجمرۃ الاخریٰ (آخری جمرہ) کہتے ہیں۔ آج کل عوام پہلے جمرہ کو چھوٹا

شیطان، درمیانی جمرہ کو درمیانہ شیطان اور آخری جمرہ کو بڑا شیطان کہتے ہیں۔

جَبَلِ اَبُو قُبَیْس:۔ مکہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ جو صفا پہاڑی سے قریب ہے، اس پر ایک مسجد ہے، جسے مسجد بلال کہتے ہیں۔ مُعجزۂ شق القمر یہیں ظاہر ہوا تھا۔

جَبَلِ نُور:۔ مکہ مکرمہ کا ایک مشہور پہاڑ ہے جو مکہ سے منی جاتے ہوئے راستہ میں بائیں طرف پڑتا ہے، اس کی اونچی چوٹی دور سے نظر آتی ہے غار حرا اسی میں واقع ہے۔

جَنَّتُ الْمُعَلٰی:۔ مکہ مکرمہ کا وہ قبرستان ہے جہاں امّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے، خاندان کے لوگ اور دوسرے صحابہ کرامؓ مدفون ہیں۔

جَبَلِ ثَبِیر: منی میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔

جَبَلِ رَحْمَتْ:۔ عرفات میں ایک پہاڑی ہے، جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف فرمایا تھا۔

جَبَلِ قُزَح:۔ مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے۔

حج کے مہینے:۔ یہ کل دو مہینے اور دس دن ہیں، یعنی شوال اور ذیقعدہ کے پورے مہینے اور ذی الحجہ کے شروع کے دس دن۔

حَرَم:۔ مکہ مکرمہ کے چاروں طرف، کچھ دور تک زمین "حرم" کہلاتی ہے

اس کی حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، جانوروں کو گھاس چرانا حرام ہے۔ اور بیت اللہ جس بڑی مسجد کے درمیان میں واقع ہے آج کل لوگ اس کو بھی حرم کہدیتے ہیں۔

حَرَمِی یا اہلِ حَرَم:۔ وہ شخص جو زمین حرم میں رہتا ہو، خواہ مکہ میں رہتا ہو یا مکہ سے باہر حدود حرم میں۔

حِلّ:۔ حرم کے چاروں طرف (یعنی حدود حرم سے باہر اور مواقیت کے اندر) جو زمین ہے۔ اس کو حِل کہتے ہیں، کیونکہ ان میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام ہیں۔

حِلّی:۔ "زمینِ حل کا رہنے والا

حُدَیبیَہ:۔ جدہ سے مکہ مکرمہ جانے والے راستے پر، حدودِ حرم کے قریب ایک مقام کا نام ہے، آج کل یہ شُمیسیہ کے نام سے معروف ہے، اس جگہ ایک مسجد بنی ہوئی ہے اور پانی کا خاطر خواہ انتظام ہے، یہاں نبی علیہ السلام نے کفار کے ساتھ ایک معاہدہ فرمایا تھا۔ اور بیعت رضوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہیں پر صحابہ کرامؓ سے لی تھی۔

حَلْق:۔ سر کے بال منڈوانا یا خود مونڈ لینا۔ اس کے ذریعے احرام سے نکلتے ہیں۔

حَطِیم:۔ بیت اللہ سے متصل شمالی جانب قد آدم دیوار سے کچھ حصۂ زمین

گھرا ہوا ہے۔ اس کو حطیم بھی کہتے ہیں۔ اس حصے کو بھی طواف میں شامل کرنا واجب ہے، یہ کعبہ شریف کا حصہ ہے، قریش مکہ نے زمانۂ اسلام سے قبل کعبہ شریف کی تعمیر کی تھی، تو حلال خرچ کی کمی کے باعث اس حصہ کی تعمیر چھوڑ دی تھی لیکن اس کی طرف منہ کر کے اس طرح نماز پڑھنا کہ بیت اللہ کے باقی کسی حصہ کی طرف رخ نہ ہو یہ جائز نہیں اس طرح نماز نہیں ہوتی۔

دَمْ:۔ احکام حج یا احرام کی پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے سے بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے اس کو دَم کہتے ہیں۔

ذُوالْحُلَیْفَہ:۔ یہ جگہ مدینہ والوں کے لئے میقات ہے۔ مدینہ سے مکہ آتے ہوئے تقریباً چھ میل پر واقع ہے، اس کو "بیر علی" کہتے ہیں

رُکْنِ یَمَانِیْ:۔ بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشہ کو کہتے ہیں جو یمن کی جانب ہے۔

رَمَلْ:۔ طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنا۔

رَمِی:۔ جمرات پر کنکریاں مارنا۔

زَمْزَمْ:۔ مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب ایک کنواں ہے جس کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے چشمہ کی صورت میں اپنے نبی حضرت اسماعیل علیہ السلام

اوران کی والدہ کے لئے جاری فرمایا تھا اور ہزاروں سال سے اب تک جاری ہے۔

سَعی: ۔صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ سے سات پھیرے لگانا جس کا طریقہ سعی کے بیان میں آئے گا۔

شَوط: ۔بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگانے سے ایک طواف ہوتا ہے۔ایک چکر کو شوط کہتے ہیں۔ سعی کے وقت صفا سے مروہ تک جانے کو بھی ایک شوط اور مروہ سے صفا تک آنے کو دوسرا شوط کہتے ہیں اسی طرح سات پھیرے ہونے تک ہر پھیرے کو شوط کہتے ہیں۔

صَفَا: ۔کعبہ شریف کے قریب جنوب کی طرف ایک پہاڑی تھی جس سے سعی شروع ہوتی ہے۔اب اس پہاڑی کا تھوڑا سا نشان رہ گیا ہے۔اس کا اکثر حصہ ایک ڈھلان کی شکل میں ہے جس پر سنگ مرمر کے ٹائل بچھے ہوئے ہیں، حجر اسود کے سامنے پرانی عمارت عبور کر کے نئی عمارت کے بالکل آخر میں واقع ہے۔ اس پر بھی چھت ڈال دی گئی ہے۔

طَوَاف: ۔کعبہ شریف کے چاروں طرف سات مرتبہ چکر لگانا۔ طواف کی چار قسمیں ہیں جن کی تشریح آگے آرہی ہے۔

طَوَافِ قُدُوم: ۔مکہ معظمہ میں پہنچتے ہی حاجی جو پہلا طواف کرتے ہیں اسے طواف قدوم کہتے ہیں یہ طواف قارِن اور مفرد آفاقی دونوں کیلئے سنت ہے۔

طَوَافِ زِیَارَتْ:۔ وہ طواف جو وقوف عرفہ کے بعد کیا جاتا ہے۔ اسے طواف رکن بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ حج میں فرض ہے۔

طَوَاف وِدَاع:۔ مکہ سے واپس ہوتے وقت جو طواف کرتے ہیں وہ طواف وِدَاع کہلاتا ہے۔ یہ واجب ہے اور اسے طواف صدر بھی کہتے ہیں۔

طَوَافِ نَفْلی:۔ یہ ہر وقت کیا جاسکتا ہے اس میں رَمل اور اضطباع نہیں ہوتا اور اس کے بعد صفامروہ کی سعی بھی نہیں ہوتی۔

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران جس قدر چاہیں نفلی طواف کریں اس کا بہت ثواب ہے۔ کوئی نفلی طواف بالکل نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں۔ لیکن جب کریگا تو طواف کے بعد کی دو رکعتیں واجب ہو جائیں گی اس طواف کا کوئی خاص وقت نہیں نہ تعداد مقرر ہے، جس وقت چاہیں کریں، البتہ جب نماز یا خطبہ ہو رہا ہو اس وقت طواف کرنا مکروہ ہے۔ (ارشادالساری)

عُمْرَہ:۔ حل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفاو مروہ کی سعی کرنا۔

عَرَفَاتْ:۔ یہ مکہ مکرمہ سے نو میل کے فاصلے پر حد حرم سے باہر وہ عظیم الشان میدان ہے جہاں حج کا سب سے بڑا فرض ادا کیا جاتا ہے، اور تمام حاجی ۹ر ذی الحجہ کو زوال کے بعد قیام کرتے ہیں، اور اسی میدان میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کا جدائی کے بعد ملاپ اور تعارف ہوا تھا اسی

تعارف کی وجہ سے اس میدان کو عرفات کہا جاتا ہے۔ اس میدان کی حدود چاروں طرف سے متعین ہیں۔ اور اب حکومت سعودیہ نے ان حدود پر نشانات لگوادیئے ہیں تاکہ وقوف عرفات جو حج کا رکن اعظم ہے اس سے باہر نہ ہو۔

غَارِ حَرَا:۔ اس غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے وحی نازل ہوئی یہ جبل نور میں ہے جو منیٰ جاتے ہوئے راستے میں پڑتا ہے اور اس کی اونچی چوٹی دور سے نظر آتی ہے۔

غَارِ ثَوْر:۔ اس غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے ہوئے تین روز قیام فرمایا تھا، یہ جبل ثور میں ہے جو مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

قِرَان:۔ حج اور عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھ کر پہلے عمرہ اور پھر حج کرنا۔

قَارِنْ:۔ قِران کرنے والا۔

قَصْر:۔ احرام سے باہر ہونے کے لئے پورے سر کے یا کم از کم چوتھائی سر کے بال انگلی کے پورے کے برابر کٹوانا یا خود کاٹ لینا۔

کَعْبَۂ مُکَرَّمَہ:۔ جسے بیت اللہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مکہ معظمہ میں مسجد حرام کے بیچ میں ایک مقدس مکان اور دنیا میں سب سے پہلا عبادت خانہ ہے ایک روایت کے مطابق اس کو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آدم علیہ السلام

کی پیدائش سے بھی پہلے بنایا تھا پھر ایک روایت کے مطابق منہدم ہو جانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اس کو تعمیر کیا، پھر طوفان نوح میں یہ منہدم ہو گیا، بنیادیں زیر زمین باقی رہ گئیں تھیں جن پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے از سرِ نو تعمیر فرمایا، پھر قریش نے، پھر عبداللہ بن زبیرؓ نے، پھر عبدالملک نے تعمیر کیا اس کے بعد بھی مختلف زمانوں میں کچھ اصلاح و مرمت ہوتی رہی یہ مسلمانوں کا قبلہ ہے اسی کی طرف رخ کر کے سارے عالم کے مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔

مُحْرِمْ:۔ احرام باندھنے والا۔

مَحْرَمْ:۔ ایسے رشتہ دار کو کہتے ہیں جس سے زندگی میں کبھی بھی نکاح نہ ہو سکتا ہو جیسے حقیقی بھائی، باپ، دادا، چچا، تایا وغیرہ۔

عورت کے لئے سفر حج میں شوہر یا مَحرم کا ہمراہ ہونا ضروری ہے بغیر شوہر یا محرم کے سفر جائز نہیں۔(غنیۃ السالک)

مُفْرِدْ:۔ جس نے صرف حج کا احرام باندھا ہو

مِیْقَاتْ:۔ وہ ہے جہاں سے مکہ جانے والوں کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔ یہ میقات کل پانچ ہیں جن کے مجموعے کو مواقیت کہا جاتا ہے۔ ہر میقات کا نام اور محل وقوع اپنے مقام پر تفصیل سے بیان ہو گا۔

مِیْقَاتِی:۔ میقات کا رہنے والا۔

مَسْجِدِ حَرَام:۔ شہر مکہ مکرمہ میں کعبہ شریف کے چاروں طرف جو عظیم مسجد ہے اسے مسجد حرام کہتے ہیں اور عام لوگ اسے "حرم شریف" کہتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ اصل حرم کی حدود مکہ مکرمہ سے پہلے ہی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور مکہ مکرمہ کے چاروں طرف دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں جیسا کہ لفظ حرم کی تشریح میں پیچھے بیان ہو چکا ہے۔

مَطَاف:۔ طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف مسجد حرام کے اندر ہے۔

مَقَامِ اِبْرَاہِیْم:۔ یہ جنت کا پتھر ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا آج کل یہ شیشے کے خوبصورت خول میں ہے اور مطاف کے اندر ہے۔

مُلْتَزَم:۔ حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازہ کی درمیانی دیوار جس پر لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔ یہاں دعا بہت قبول ہوتی ہے۔

مِیْزَابِ رَحْمَت:۔ حطیم کے اندر کعبہ شریف کے اوپر سے گرنے والا پرنالہ اس کے نیچے کھڑے ہو کر دعا مانگنا چاہیے، کیونکہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

مَسْعٰی: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کی جگہ سعی کی تشریح پیچھے گزر چکی۔

مَرْوَہ:۔ بیت اللہ کے شرقی شمالی گوشہ کی سمت میں ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے

جس پر سعی ختم ہوتی ہے اب اس پہاڑی کا تھوڑا سا نشان رہ گیا ہے، اس کا اکثر حصہ ڈھلان کی شکل میں ہے جس پر سنگ مرمر کے ٹائل بچھے ہوئے ہیں، اور یہ صفا پہاڑی کے بالکل سامنے ہے۔ دونوں پہاڑیوں کے درمیان خاصا فاصلہ ہے جس پر چھت ڈال دی گئی ہے۔

مِیْلَیْنِ اَخْضَرَیْن:۔ صفا، مروہ کے درمیان سعی کرنے کی جگہ میں دیوار کے اندر دونوں جانب دو، دو سبز رنگ کے ستون ہیں، سعی کرنے والے ان ستونوں کے درمیان دوڑتے ہیں۔ عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہیں ہے۔

(ارشاد الساری)

مِنیٰ:۔ مکہ معظمہ سے تین میل مشرق کی طرف دو پہاڑوں کے درمیان ایک بہت بڑا میدان ہے جہاں پر رمی اور قربانی کی جاتی ہے۔ یہ حرم میں داخل ہے۔

مُزْدَلِفَہ:۔ منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے جو منیٰ سے تقریباً تین میل مشرق کیطرف ہے، عرفات سے واپس ہو کر یہاں رات گزارتے ہیں۔

مُحَسِّر:۔ منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ایک میدان ہے جہاں سے تیزی سے گزرتے ہیں کیونکہ اس جگہ اصحاب فیل پر جنہوں نے بیت اللہ پر چڑھائی کی تھی عذاب نازل ہوا تھا۔

مَوْقِف:۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ اس سے میدان عرفات میں یا مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ مراد ہوتی ہے۔

مَسْجِدُ الرَّایَۃ:۔ یہ مسجد جنت المعلیٰ کے راستے میں ہے فتح مکہ کے دن یہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

مَسْجِدُ الجِنّ:۔ یہ مسجد جنت المعلیٰ کے بڑے دروازہ کے دائیں طرف چند قدم کے فاصلے پر واقع ہے۔ پہاڑی پتھروں سے تعمیر کی گئی ہے۔ یہاں جنات نے حاضر ہو کر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سنا اور ایمان لائے جس کا ذکر قرآن شریف کی سورۂ جن میں آیا ہے۔ (ارشاد الساری)

مَسْجِدِ خَیْف:۔ منیٰ کی بڑی مسجد کا نام ہے جو منیٰ کے شمال میں پہاڑ سے متصل ہے (ارشاد الساری) کہتے ہیں کہ اس میں ستر پیغمبر مدفون ہیں (فضائل حج)

مَشْعَرِ الْحَرَام:۔ مزدلفہ میں ایک مسجد ہے اور مزدلفہ کا پہاڑ جبل قزح بھی مشعر حرام کہلاتا ہے۔

مَسْجِدِ نَمِرَہ:۔ یہ عظیم الشان مسجد میدانِ عرفات کے بالکل کنارے پر ہے اس کا کچھ حصہ عرفات سے خارج ہے۔ سعودی حکومت نے اس جگہ بڑے بڑے بورڈ لگا دیئے ہیں تاکہ کوئی شخص مسجد کے اس خارج حصے میں قیام نہ کرے کیونکہ اس حصے میں قیام کرنا وقوف عرفات کے لئے کافی نہیں، یہ مسجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کی ہوئی ہے۔

وُقُوْف:۔ وقوف کے لفظی معنی ٹھہرنے کے ہیں اور حج کے مسائل میں عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنا مراد ہوتا ہے۔

یَلَمْلَمْ:۔ مکہ سے، جنوب کی طرف دو منزل پر ایک پہاڑ ہے، اس کو آج کل سعدیہ بھی کہتے ہیں، اس کے بالمقابل گزرتے ہوئے ہمارے ملک سے جانے والے حضرات پانی کے جہاز میں احرام باندھتے ہیں۔

یَوْمُ التَّرْوِیَہ:۔ آٹھویں ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔

یَوْمِ عَرَفَہ:۔ نویں ذی الحجہ جس روز حج کا سب سے بڑا رکن ادا کیا جاتا ہے، اور سب حاجی عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

دعا قبول ہونے کے خاص خاص مقامات

(۱) بیتُ اللہ پر نظر پڑتے وقت (۲) مَطَاف

(۳) طواف کرتے وقت (۴) حَطِیْم میں

(۵) مِیْزَابِ رَحْمَتْ کے پاس (۶) رُکْنِ یَمَانِی کے پاس

(۷) حَجَرِ اَسْوَدْ اور رُکْنِ یَمَانِی کے درمیان

(۸) مُلْتَزَم پر (۹) مَقَامِ اِبْرَاہِیْم کے پاس

(۱۰) صَفَا پر (۱۱) زَمْزَم کے کنویں کے پاس

(۱۲) مَرْوَہ پہاڑی پر (۱۳) صَفَا مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت

(۱۴) مِنیٰ میں

(۱۵) پہلے جمرہ کے پاس کنکری مارتے وقت

(۱۶) دوسرے جمرہ کے پاس کنکری مارتے وقت

(۱۷) تیسرے جمرہ کے پاس کنکری مارتے وقت

(۱۸) عرفات کے میدان میں

(۱۹) مُزْدَلِفَہ (۲۰) خانہ کعبہ کے اندر

بَابِ اَوّل

حج و عُمرہ

حج اور عُمرہ کا مفصل طریقہ، فضائل،
مسائل، حج کی قسمیں اور
متعلقہ تفصیلات

۱۔ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ

حج (کے چند) مہینے ہیں جو معلوم ہیں لہٰذا جو شخص ان میں حج مقرر کرے (کہ حج کا احرام باندھ لے)

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ

تو پھر نہ کوئی فحش بات (جائز) ہے، نہ کوئی نافرمانی (درست) ہے اور نہ کسی قسم کا جھگڑا (زیبا)

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ (سورۂ بقرۃ)

ہے اور جو تم نیک کام کروگے اللہ اس کو جانتا ہے۔

☆☆☆

۲۔ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا

یقیناً جو مکان لوگوں کے واسطے سب سے پہلے مقرر کیا گیا وہ مکان ہے جو مکہ میں ہے جس کی

وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌ ۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ

حالت یہ ہے کہ وہ برکت والا ہے اور پورے جہاں کے لوگوں کا رہنما ہے۔ اسمیں کھلی

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۗ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ

نشانیاں ہیں، منجملہ ان کے ایک مقام ابراہیم ہے اور جو شخص اسمیں داخل ہو جائے

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۗ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

وہ امن والا ہو جاتا ہے، اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے

غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (سورہ آل عمران)

یعنی اس شخص پر جو کہ طاقت رکھے وہاں تک کے راستہ کی۔ اور جو شخص منکر ہو تو اللہ تعالیٰ

تمام جہان والوں سے غنی ہیں

حج و عمرہ

حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے
حق تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے

۱۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ۝ (آل عمران)

ترجمہ: اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ اس مکان (یعنی بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے (مگر سب کے ذمہ نہیں خاص) اس شخص پر جو اس گھر تک آنے کی قدرت رکھتا ہو، اور جو شخص کفر کی روش اختیار کرے (یعنی باوجود قدرت کے نہ آئے) تو (وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے) اللہ تعالیٰ تو سارے جہاں والوں سے بے نیاز ہے۔

۲۔ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ
يَّأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ. (سورہ حج)

ترجمہ: اور لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کر دیجئے (اس اعلان سے) لوگ تمہارے پاس (یعنی اس مقدس عمارت کے پاس) چلے آئیں گے پیدل بھی اور ایسی اونٹنیوں پر سوار ہو کر بھی جو دور دراز راستوں سے چل کر آئی ہوں تاکہ یہ آنے والے

اپنے فوائد کے لئے حاضر ہو جائیں۔

حدیث:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

"اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، اس لئے تم حج کرو۔ (مسلم شریف)

حج کے فضائل

حج کے بے شمار فضائل اور فوائد بہت سی حدیثوں میں بیان ہوئے ہیں یہاں چند حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے حج کرے اور فحش کام، فحش کلام اور فسق و فجور سے بچتا رہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو کر لوٹتا ہے جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا (بخاری و مسلم)

حدیث:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقبول حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ (بخاری و مسلم)

تشریح:۔ مقبول حج کا مطلب یہ ہے کہ حج کو تمام آداب و شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے۔

حدیث:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ (ابن ماجہ)

حج نہ کرنے کا گناہ

حدیث :۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس اتنا خرچ اور سواری کا انتظام ہو کہ بیت اللہ جاکر حج کرسکتا ہے اور پھر وہ حج نہ کرے، تو وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی (اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں) (مشکوٰۃ)

حدیث :۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو واقعتاً کوئی مجبوری حج کرنے سے مانع نہ ہو اور ظالم بادشاہ کی طرف سے کوئی رکاوٹ بھی نہ ہو اور ایسا شدید مرض بھی نہ ہو جو حج سے روک دے پھر وہ بغیر حج کے مر جائے تو وہ چاہے یہودی ہو کر مر جائے یا نصرانی ہو کر مرے (اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں (مشکوٰۃ)

مسئلہ :۔ جو شخص قدرت کے باوجود حج نہ کرے وہ فاسق ہے اور جو شخص حج کے فرض ہونے ہی کا منکر ہو وہ کافر ہے (زبدۃ المناسک)

حج کس پر فرض ہے؟

حج ہر شخص پر فرض نہیں ہوتا، بلکہ اس کی خاص خاص شرطیں ہیں، جس شخص میں وہ پائی جائیں خواہ مرد ہو یا عورت اس پر حج فرض ہوگا اور جس میں وہ تمام شرطیں یا کوئی ایک شرط مفقود ہو اس پر حج فرض نہیں ہوگا وہ شرائط یہ ہیں۔

پہلی شرط:۔

مسلمان ہونا یہ شرط صرف حج کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ تمام عبادات نماز، روزہ وغیرہ کے لئے بھی ہے، چنانچہ کافر پر حج فرض نہیں۔

دوسری شرط:۔

بالغ ہونا، نابالغ پر حج فرض نہیں، اگر کسی سمجھدار نابالغ نے حج کر لیا تو وہ نفل ہوگا، بطور فرض کے ادانہ ہوگا، چنانچہ بالغ ہونے کے بعد اگر اسمیں سب شرائط پائی گئیں تو اب حج دوبارہ کرنا ہوگا۔

تیسری شرط:۔

عاقل ہونا، پاگل، مجنون اور دیوانہ پر حج فرض نہیں، اگر ایسے شخص نے حج کر لیا تو وہ بطور فرض کے ادانہ ہوگا۔

چوتھی شرط:۔

آزاد ہونا، چنانچہ غلام اور لونڈی (باندی) پر حج فرض نہیں۔

پانچویں شرط:۔

بدن کا سالم ہونا، چنانچہ جو شخص نابینا یا اپاہج ہو یا جس کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کٹا ہوا ہو یا اتنا بوڑھا یا بیمار ہو کہ سخت مشقت کے بغیر سواری پر بھی سفر نہ کر سکے تو ایسے لوگوں پر حج فرض نہیں اور دوسروں کے ذریعے حج کرانا یا

حج کی وصیت کرنا بھی ان پر لازم نہیں۔

لیکن اگر یہ لوگ مشقت جھیل کر حج کرلیں تو فریضہ حج ادا ہو جائے گا، تندرست ہونے کے بعد دوبارہ حج فرض نہیں ہوگا۔

بہت سے علماء نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں پر بھی حج فرض ہے، اگر ان کو یقین یا ظن غالب ہو کہ وہ تازندگی خود حج کے لئے نہیں جاسکیں گے تو ان پر واجب ہے کہ کسی دوسرے شخص کے ذریعے اپنا حج کرالیں یا مرتے وقت وصیت کردیں کہ میرے مرنے کے بعد میرا حج کرادیا جائے اور اختلافی مسائل میں احتیاط ہی بہتر ہے اس لئے ایسے حضرات کے پاس اگر مال ہو تو خرچ دے کر کسی دوسرے سے حج کرالینا چاہیے یا وصیت کردینی چاہیے۔

مسئلہ :۔ یاد رکھئے جس شخص پر صحت و تندرستی کے زمانہ میں حج فرض ہوا پھر بعد میں حج کرنے سے پہلے پہلے اپاہج یا بیمار ہوگیا تو اب اس پر حج کی ادائیگی بالاتفاق واجب ہے، خود جاسکتا ہو تو خود جائے ورنہ خرچہ دے کر کسی دوسرے شخص سے کرائے اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو وارثوں کو وصیت کردے کہ بعد وفات اس کی طرف سے حج بدل کرادیں، (زبدۃ المناسک)

چھٹی شرط:۔

استطاعت ہونا، یعنی مالدار ہونا اس کا مطلب یہ ہے کہ حاجی کے پاس اپنی روزانہ کی ضروریات سے زائد اتنا سرمایہ ہو جس سے وہ بیت اللہ تک آنے جانے اور وہاں دوران قیام اپنے مصارف پورے کرسکے اور جن اہل و

عیال کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے، اس کا بھی واپسی تک کے لئے انتظام کرسکے، چنانچہ جس شخص کے پاس اتنا مال موجود ہو اس پر حج فرض ہے اور جس شخص کے پاس اتنا مال نہ ہو اس پر حج فرض نہیں۔

مسئلہ :۔ اگر کسی غریب، مسکین نے کسی طرح حج فرض یا صرف حج کی نیت سے اِحرام باندھ کر حج کر لیا تو اس کا حج فرض ادا ہو جائے گا، پھر بعد میں مالدار ہونے پر دوبارہ حج فرض نہیں ہو گا۔ (زبدۃ المناسک)

مسئلہ :۔ اگر کسی غریب نے نفلی حج کی نیت سے احرام باندھا اور حج کر لیا تو یہ حج نفلی ہو گا، اس کے بعد اگر مالدار ہوا تو دوسرا حج اس پر لازم ہو گا۔

(زبدۃ المناسک)

مسئلہ :۔ کسی شخص کے پاس صرف اتنا خرچ ہے کہ وہ مکہ مکرمہ جا کر حج کر سکتا ہے مگر مدینہ طیبہ آنے جانے اور وہاں کے قیام کا خرچ اس کے پاس نہیں ہے تو اس پر حج فرض ہے۔ (زبدۃ المناسک)

مسئلہ :۔ جس شخص میں حج کے فرض ہونے کی ساری شرطیں پائی جائیں، اس پر زندگی بھر میں صرف ایک دفعہ حج کرنا فرض ہے، ایک سے زیادہ حج کرنا فرض نہیں، مستحب ہے اور اس کا بھی بڑا ثواب ہے۔ (زبدۃ المناسک)

مسئلہ :۔ اگر بیٹے پر حج فرض ہے اور والدین پر فرض نہیں ہے تو بیٹے کو اپنا حج کر لینا ضروری ہے، والدین کو حج کرانا ضروری نہیں ہے، بلکہ پہلے والدین کو حج

کرانے کی وجہ سے اپنے حج کی ادائیگی میں تاخیر کرنا بھی درست نہیں اسی طرح اگر خاوند پر حج فرض ہو گیا ہے اور بیوی پر فرض نہیں ہے تو خاوند کو بیوی کی وجہ سے حج میں تاخیر کرنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ:۔ کسی شخص پر حج فرض ہو چکا ہے اور اس کی اولاد بھی بالغ ہے تو اگر آسانی سے ان کی شادی کر سکتا ہے تو ان کی شادی سے فراغت حاصل کر کے حج کو جائے، ورنہ ان کی حفاظت کا معقول انتظام کر کے حج کے لئے جانا لازم ہے۔

مسئلہ:۔ جب کسی پر حج فرض ہو جائے تو فوراً اسی سال حج کرنا واجب ہے، بلاعذر دیر کرنا اور یہ خیال کرنا ابھی عمر پڑی ہے، پھر کسی سال کرلیں گے درست نہیں ہے، تاہم بعد میں بھی اگر حج کر لیا تو ادا ہو جائے گا لیکن تاخیر کرنے کا گناہ ہو گا۔ (شرح البدایہ)

ساتویں شرط:۔

استطاعت کا وقت حج میں پایا جانا، اس شرط کا مطلب یہ ہے کہ چھٹی شرط میں جس استطاعت کا ذکر ہے وہ استطاعت وقت حج میں پائی جائے تب تو حج فرض ہو گا اور اگر وقت حج شروع ہونے سے پہلے استطاعت ختم ہو گئی یعنی جو مال حج کے لیے کافی ہو تا وہ وقت حج شروع ہونے سے پہلے خرچ یا ضائع ہو گیا تو حج فرض نہیں ہو گا۔

یہاں وقت حج سے مراد حج کے مہینے یعنی شوال، ذی قعدہ اور دس دن ذی

الحجہ کے ہیں، یہ وقت ان لوگوں کے لیے ہے جو مکہ مکرمہ سے اتنی مسافت پر رہتے ہوں کہ ان دنوں میں اپنے وطن سے روانہ ہو کر حج پر پہنچ سکیں اور اگر اتنی دور رہتے ہوں کہ اس عرصہ میں بھی حج پر پہنچنا ممکن نہ ہو تو ایسے لوگوں کے لیے وقتِ حج اس وقت سے شروع سمجھا جائے گا جس وقت ان کے علاقہ کے لوگ عام طور سے سفرِ حج کے لیے جانا شروع کرتے ہیں۔

چنانچہ پہلی قسم کے لوگ حج کے مہینوں سے پہلے پہلے مصارفِ حج کے مالک ہوئے اور ماہِ شوال شروع ہونے سے پہلے ہی وہ مال خرچ یا ضائع ہو گیا تو ان پر حج فرض نہیں ہوگا اس طرح دوسری قسم کے لوگوں کا مال اگر اپنے علاقے کے وقتِ حج سے پہلے خرچ یا ضائع ہو گیا تو ان پر بھی حج فرض نہیں ہوگا۔

مسئلہ :۔ جس شخص کے پاس کسی وقت بھی اس قدر سرمایہ جمع ہو گیا، جو حج کے لیے کافی تھا اور زمانۂ حج یعنی شوال شروع ہونے تک یا اس وقت تک جس میں اپنے علاقے کے لوگ حج کے لیے جانا شروع کرتے ہیں، اس کی ملک میں رہا، پھر اس نے حج کرنے کے بجائے اس کو مکان کی تعمیر یا کسی شادی کی تقریب یا اور کسی کام خرچ کر دیا تو اس کے ذمہ حج فرض ہو چکا، اس پر لازم ہے کہ پھر محنت کر کے اتنا سرمایہ جمع کرے جس سے حج فرض ادا کر سکے اگر اخیر عمر تک اتنا سرمایہ جمع نہ ہو سکے تو مرتے وقت وصیت کر جانا واجب ہے کہ اس کی طرف سے حج کرا دیا جائے۔ (زبدۃ وغنیۃ)

مسئلہ :۔ جس شخص کے پاس حج کے اوقات میں حج کے بقدر سرمایہ جمع تھا لیکن حج کے لیے جانے سے پہلے پہلے چوری ہو گیا یا خود بخود کسی طرح ضائع ہو گیا، تو حج ساقط نہیں بدستور فرض رہے گا، کوشش کر کے پھر اتنا سرمایہ جمع کرے یا قرض لے لے جس سے اپنا حج فرض ادا کر سکے اگر اتنا سرمایہ جمع نہ کر سکے تو مرتے وقت وصیت کر جانا واجب ہے۔ (غنیۃ)

مسئلہ :۔ کسی شخص میں حج کی تمام شرطیں موجود تھیں پھر حج کرنے سے پہلے اندھا یا اپاہج ہو گیا اور تا زندگی حج کے لیے خود جانے کے قابل نہ رہا تو بھی اس پر حج فرض ہے، کسی دوسرے کو مصارف دے کر حج کرائے یا مرتے وقت وصیت کر جائے۔ (غنیۃ)

مسئلہ :۔ کوئی شخص فقیر ہے، اس پر حج فرض نہیں، ایسا شخص اگر کسی کی امداد سے یا خود پیدل چل کر مکہ مکرمہ پہنچ گیا اور یکم شوال سے پہلے واپس آ گیا تو اب بھی اس پر حج فرض نہیں ہوا۔ لیکن اگر شوال کا مہینہ مکہ مکرمہ ہی میں شروع ہو گیا تو اب اس پر حج فرض ہو گیا بشرطیکہ خرچہ اس کے پاس ہو اور عرفات تک سواری کا خرچہ بھی ہو یا عرفات تک پیدل جانے کی قدرت رکھتا ہو جس پر اس طرح حج فرض ہو گیا ہو اس پر لازم ہے کہ حج فرض کی نیت سے احرام باندھ کر حج کرے۔ اگر نفلی حج کر کے واپس آ گیا تو اس پر حج فرض باقی رہے گا۔

عورتوں کو شوہر یا مَحرَم کے بغیر سفر جائز نہیں

عورتوں کو بغیر شوہر کے یا محرم کے حج کا سفر کرنا جائز نہیں ہے خواہ عورت جوان ہو یا بوڑھی، دونوں کے لیے یکساں حکم ہے۔ اور محرم ایسے رشتہ دار کو کہتے ہیں جس سے زندگی میں کبھی بھی نکاح نہ ہو سکتا ہو جیسے حقیقی بھائی، بیٹا، چچا، تایا اور ماموں وغیرہ چنانچہ اگر زندگی بھر خاوند یا محرم میسر نہ ہو تو حج نہ کرنے کا گناہ نہیں ہوگا، لیکن مرتے وقت وصیت کر دینا واجب ہے کہ میرا حج کرا دینا۔ (زبدۃ۔ ردالمختار)

مسئلہ :۔ منہ بولا باپ، بھائی اور بیٹا شرعاً محرم نہیں ہیں، ان کے ہمراہ سفر حج میں جانا جائز نہیں۔

مسئلہ :۔ اگر محرم، عورت سے حج کے مصارف لئے بغیر حج پر جانے کے لیے تیار نہ ہو تو عورت پر محرم کے مصارف بھی واجب ہیں لیکن اگر عورت کے پاس اتنی رقم نہ ہو کہ محرم کا خرچ بھی دے سکے تو ایسی عورت پر حج فرض نہیں۔ (شامی)

مسئلہ :۔ جب عورت کو کوئی محرم قابل اطمینان ساتھ جانے کے لیے مل جائے تو اب حج کے لیے جانے سے شوہر کا روکنا درست نہیں، اگر شوہر روکے بھی تو اس کی بات نہ مانے اور حج کے لیے چلی جائے، البتہ نفلی حج میں شوہر کی اجازت کے بغیر جانا جائز نہیں ہے۔ (زبدۃ المناسک)

مسئلہ :۔ عورت کے لیے سفر میں محرم یا خاوند کا ساتھ ہونا اس وقت ضروری ہے جبکہ عورت مکہ مکرمہ سے ۴۸ میل یا اس سے زیادہ دور رہتی ہو اور اگر عورت کے اور مکہ مکرمہ کے درمیان ۴۸ میل سے کم فاصلہ ہو تو شوہر اور محرم کے بغیر بھی حج کے لیے جانا فرض ہے۔(زبدۃ المناسک)

مسئلہ :۔ جس صورت میں عورت کے ہمراہ محرم یا خاوند کا ہونا ضروری تھا، لیکن عورت ناواقفی سے بغیر شوہر اور محرم کے حج کے لیے چلی آئی اور حج کرلیا تو حج اس کا ادا ہو جائے گا، لیکن بغیر محرم کے سفر کرنے کا گناہ ہوگا۔(غنیۃ)

مسئلہ :۔ عورت مالدار تھی مگر وقت حج میں (جس کی تفصیل گزر چکی) وہ عدت کے اندر تھی تو اس عورت کو حج کے لیے جانا واجب نہیں، اگر عدت کے باوجود جاکر حج کرلیا تو حج ہو جائے گا، لیکن گنہگار ہوگی۔(زبدۃ المناسک)

مسئلہ :۔ جو لڑکی ابھی جوان نہیں ہوئی، لیکن جوانی کے قریب پہنچ چکی ہے اس کو بغیر شرعی محرم کے، حج کے لیے جانا درست نہیں اور غیر محرم کے ساتھ بھی درست نہیں۔(شرح البدایہ)

مسئلہ :۔ اگر محرم نابالغ ہو یا ایسا بد دین ہو کہ ماں، بہن وغیرہ سے بھی اس پر اطمینان نہ ہو تو اس کے ساتھ جانا بھی درست نہیں۔

(شرح البدایہ)

مسائل حج کی اہمیت اور خلاف ورزی کا نقصان

حج کے تمام فضائل و برکات کا حاصل کرنا اس وقت ممکن ہے جبکہ حج کے فرائض وواجبات اور سنتیں پوری احتیاط سے ادا کرے۔ (جن کا ذکر آگے آئیگا) اور جو چیزیں حج کو خراب کرنے والی ہیں ان سے پرہیز کرے ورنہ اگر فرض سے سبکدوشی ہو بھی گئی تو فضائل و برکات سے محروم رہنا یقینی ہے۔ حج وزیارت کو جانے والے حضرات اس معاملے میں اکثر غفلت کرتے ہیں، حج وزیارت کے احکام اور مسائل معلوم کرنے کا اہتمام نہیں کرتے، وہاں پہنچ کر معلموں کے ناواقف نوکروں کے سپرد ہو جاتے ہیں، نہ واجبات کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہیں نہ دوران احرام گناہوں سے بچنے کی فکر کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ حج وعمرہ کا احرام باندھ کر انسان پر بہت سی شرعی پابندیاں عائد ہوتی ہیں جن کے خلاف کرنا سخت گناہ ہے اور حرم شریف میں جو گناہ کیا جائے اس کا وبال بھی انتہائی سخت ہوتا ہے، یہ بے خبر لوگ حج کر کے یہ حساب لگاتے ہیں کہ ہم گناہوں سے پاک ہو کر آئے ہیں اور ثواب آخرت کا بڑا ذخیرہ کر کے لائے ہیں اور ہوتا یہ ہے کہ حج کے واجبات اور سنتیں ترک کرنے کا وبال اور واجبات احرام کی خلاف ورزی کر کے گناہوں کا ذخیرہ کر کے لوٹتے ہیں حرمین شریفین کی بے شمار برکات اور حق تعالیٰ کی بے حد رحمت سے یہ سب معاف ہو جائیں، اس کا امکان ضرور ہے، مگر ہمیں اس سے بے فکر ہونے کا کوئی حق نہیں اور جو گناہ بے پروائی سے کیا جائے اس کے معاف ہونے کا امکان بھی کم ہے، اس لیے مسائل حج کو سفر سے پہلے اور دوران سفر برابر سامنے رکھیں انشاءاللہ حج مقبول نصیب ہوگا۔

سفر حج سے پہلے کون کون سے کام شرعاً ضروری ہیں

اس مبارک سفر سے پہلے چند باتوں کا پورا اہتمام کریں:۔

(۱) اپنی نیت خالص اللہ تعالیٰ اور ثواب آخرت کے لیے کریں، دنیا کی عزت اور نام و نمود یا تجارتی فوائد یا دوسری دنیوی اغراض کو ارادۂ حج میں داخل نہ ہونے دیں پھر اگر بفضل خدا کچھ دنیوی فوائد بھی حاصل ہو جائیں تو اس کا مضائقہ نہیں (اور حدیث کے وعدہ کے مطابق دنیوی فوائد بھی ضرور حاصل ہوں گے) مگر اپنی نیت کو ان میں ملوث نہ کریں۔

(۲) اپنے تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے خالص توبہ کریں اور توبہ میں تین کام ضروری ہیں۔

(۱) زمانۂ ماضی میں اپنے کیے ہوئے گناہوں پر ندامت و افسوس اور جن چیزوں کی قضا یا تدارک کیا جا سکتا ہے ان کی قضا اور تدارک کرنا۔

(۲) حال میں فوراً ان تمام گناہوں کو چھوڑ دینا۔

(۳) مستقبل میں گناہوں کے پاس نہ جانے کا عزم اور پختہ قصد کرنا۔

ان تینوں کاموں کے بغیر محض زبان سے توبہ کا لفظ بولنے سے توبہ نہیں ہو گی۔

زمانۂ ماضی میں قابل قضا یہ چیزیں ہیں، روزے، نمازیں، جو نمازیں اور روزے بالغ ہونے کے بعد ادا نہیں کئے اس کا حساب لگا کر اور حساب پورا یاد نہ

ہو تو اندازہ لگا کر قضا کرنا۔ اگر گزشتہ زمانے میں اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اب حساب کر کے یا محتاط اندازہ لگا کر وہ ادا کرنا۔ کوئی قسم کھائی پھر اس کے خلاف کیا تو اس کا کفارہ۔ یا کوئی نذر منت مانی اور پھر ادا نہیں کی تو اس کا قضا کرنا۔ اور قابل تدارک حقوق العباد یہ ہیں مثلاً کسی کا قرض یا کوئی مالی حق آپ کے ذمہ رہ گیا ہے یا کسی کو آپ نے زبان یا ہاتھ سے تکلیف پہنچائی ہے یا کسی کی غیبت کی ہے تو ان سے معاف کرانا اور سب حقوق کا ادا کر دینا، یا معاف کرالینا۔

مسئلہ :۔ جس کا مالی حق آپ کے ذمہ ہے اگر وہ مر گیا ہے تو اس کے وارثوں کو ادا کریں یا ان سے معاف کرائیں، اگر حق والے بہت زیادہ ہیں اور ان کے پتے معلوم نہیں تو جس قدر مالی حق ان کا آپ کے ذمہ ہے ان کی طرف سے صدقہ کر دیں اور اگر ہاتھ یا زبان سے کسی کو ایذا پہنچائی تھی تو اس کے لئے کثرت سے دعائے مغفرت کرتے رہیں انشاءاللہ حقوق کے وبال سے نجات ہو جائے گی۔

مسئلہ :۔ اگر قضا شدہ نمازیں اور روزے اتنی مقدار میں ہیں جن کو سفر حج سے پہلے آپ پورا نہیں کر سکتے یا لوگوں کے حقوق اتنے زیادہ آپ کے ذمے ہیں کہ ان سب سے معاف کرانا یا ادا کرنا اس وقت اختیار میں نہیں ہے تو ایسا کیجئے کہ ان سب فرائض و حقوق کی ادائیگی یا معاف کرانے کا پختہ عزم ابھی سے کر لیجئے اور جس قدر ادا کیا جا سکے اس کو ادا کر دیجئے اور جو باقی رہیں ان کے لئے ایک وصیت نامہ لکھئے اور اپنے کسی عزیز یا ہمدرد دوست کو اس پر آمادہ کر لیجئے کہ اگر آپ ادا نہ کر سکیں تو آپ کے بعد وہ ادا کر دے۔

مسئلہ :۔ جس شخص کے ذمہ لوگوں کے قرض ہوں اور قرض سے فاضل مال نہیں ہے، تو وہ اداء قرض سے پہلے حج کا ارادہ نہ کرے، بلکہ جو کچھ سرمایہ ہے، اس کو قرض سے سبکدوشی میں خرچ کرے، لیکن اگر اداء قرض سے پہلے حج کر لیا تو حج ادا ہو جائے گا۔ تجارتی قرضے جو عادتاً ہمیشہ جاری رہتے ہیں اس میں داخل نہیں، ایسے قرضوں کی وجہ سے حج کو موخر نہیں کیا جائے گا۔

مسئلہ :۔ جس شخص کے ذمہ لوگوں کا قرض ہو اور اس کی کوئی ایسی جائداد بھی نہیں جس سے قرض ادا کیا جا سکے تو اس کو قرض خواہ کی اجازت کے بغیر حج کرنا جائز نہیں۔ (مناسک ملا علی قاری)

(۳) حج کے لئے مال حلال جمع کرنے کا اہتمام کریں، حرام مال سے حج کیا جائے تو وہ مقبول نہیں ہوتا اور اس کا ثواب نہیں ملتا، اگرچہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ (مناسکِ ملا علی)

مسئلہ :۔ جس شخص کے پاس مال مشتبہ ہو اس کو چاہیے کہ کسی غیر مسلم سے قرض لے کر اس سے حج کرے، پھر قرض اپنے مال سے ادا کر دے تاکہ ثواب و برکات سے محروم نہ رہے۔

(۴) ضروریات سفر تیار کرتے وقت احرام کا کپڑا ساتھ لینے کا ضرور خیال رکھیں، احرام کے لئے ایک چادر اور ایک تہبند ہونا چاہیے جو سفید رنگ کا ہونا بہتر ہے، سردیوں میں چادر کی بجائے کمبل بھی استعمال کر سکتے ہیں، دو بڑے تولئے بھی جو چادر اور تہبند کا کام دے سکیں، ہر موسم میں مناسب رہتے

ہیں، اگر اللہ نے وسعت دی ہے تو دو تین احرام ساتھ رکھ لیں کہ ایک میلا ہو جائے تو دوسرا استعمال کر سکیں۔

(۵) سفر سے پہلے ضروری ہے کہ سامان سفر تیار کر لے تاکہ دوسروں کو اس کی وجہ سے تکلیف نہ پہنچے اور اتنا زیادہ سامان بھی ساتھ نہ لے کہ خود بھی تکلیف اٹھائے اور رفقاء سفر بھی پریشان ہوں۔ (رفیق سفر)

سفر کی دعائیں اور آداب واحکام

(۱) احباب واقرباء سے رخصت ہوتے وقت اپنا قصور معاف کرائیں اور ان سے دعاء خیر کی درخواست کریں، جب گھر سے نکلنے کا ارادہ کریں تو دو رکعت نماز نفل پڑھیں، جب دروازہ کے قریب آئیں تو سورہ انا انزلنٰہ (سورۃ قدر) پڑھیں۔

(۲) جب گھر سے باہر آئیں تو اپنی گنجائش کے موافق کچھ صدقہ کریں اور آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ دعا کریں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ

اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ.

ترجمہ:۔ ”اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں، یا خود سیدھی راہ سے ہٹوں یا ہٹا دیا جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو، یا جہالت کروں یا مجھ پر جہالت ہو۔“

اور یہ دعا بھی پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِ نَاھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰی. اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَہٗ. اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِوَ الْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ.

ترجمہ:۔ "اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جن سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرمادے اور اس کا راستہ جلدی جلدی طے کرادے، اے اللہ تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے پیچھے گھر کا کارساز، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی مشقت سے اور بری حالت کے دیکھنے سے، اور واپس ہو کر مال میں یا اولاد میں برائی دیکھنے سے، اور بننے کے بعد بگڑنے سے، اور مظلوم کی بددعا سے۔"

اگر دعا کے الفاظ یاد نہ ہوں تو دعاؤں کا مضمون جو ترجمے میں لکھا ہوا ہے، اپنی اپنی زبان میں اس کی دعا مانگ لیں۔

(۳) جب عزیزوں سے رخصت ہوں تو یہ دعا مانگیں۔ اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ

الَّذِیْ لَا یَضِیْعُ وَدَائِعَہٗ

ترجمہ:۔ "میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوا کرتیں۔"

(۴) جب سواری پر سوار ہوں تو بسم اللہ پڑھ کر یہ دعا کریں۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

ترجمہ:۔ "سب تعریفیں خدا ہی کے لیے ہیں جس نے یہ (سواری) ہمارے قبضہ میں دیدی اور ہم اس کی قدرت کے بغیر اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب ہی کی طرف ضرور جانا ہے۔"

دورانِ سفر

قرآن حکیم نے سفر حج کا دستور العمل یہ بتلایا ہے کہ:

اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ج فَمَنْ فَرَضَ فِیْھِنَّ الْحَجَّ فَلَارَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ

ترجمہ:۔ "(زمانہ) حج (کے) چند مہینے ہیں جو (مشہور و) معلوم ہیں۔ چنانچہ جو شخص ان (ایام) میں (اپنے ذمہ) حج مقرر کرے (کہ حج کا احرام باندھ لے) تو پھر (اس شخص کو) نہ کوئی فحش بات (جائز) ہے اور نہ احکام کی خلاف ورزی (درست) ہے اور نہ کسی قسم کا لڑائی جھگڑا زیبا ہے۔" (البقرہ)

اس آیت میں حج کا احرام باندھنے والوں کو تین چیزوں سے پرہیز کرنے کی تاکید کی گئی ہے، وہ تین چیزیں یہ ہیں:۔

(۱) **فحش کام اور گفتگو:۔** حالت احرام میں جنسی افعال اور ان کے متعلق گفتگو، میاں بیوی کو بھی جائز نہیں، اشارۃً ایسی بات کرنے میں مضائقہ نہیں۔

(۲) **نافرمانی:۔** اس سے مراد ہر قسم کا گناہ ہے، گناہ کا ارتکاب ہر حال میں گناہ ہے، لیکن ایام حج میں اور حالت احرام میں اس کا گناہ اور زیادہ شدید ہو جاتا ہے، لہٰذا ہر وقت یہ فکر رکھنی چاہیے کہ کوئی کام خلاف شریعت نہ ہو۔ غلطی سے کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ واستغفار کریں۔

(۳) **لڑائی جھگڑا:۔** جھگڑا کرنا تو عام حالات میں بھی مذموم اور ناجائز ہے، مگر حج میں اور حالت احرام میں اور بھی سخت گناہ ہے۔

یہ تینوں کام یوں تو خود ہی برے اور گناہ ہیں مگر حج کے موقع پر اور حالت احرام میں سختی سے ان کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ سفر حج اور مقام حج میں خاص طور پر ایسے مواقع بہت زیادہ پیش آتے ہیں کہ عورتوں، مردوں کے اختلاط کی بنا پر نفس پر قابو پانا آسان نہیں رہتا، اس لئے بے حیائی اور جنسی خواہشات سے متعلق کاموں اور گفتگو کو میاں بیوی پر بھی حرام کر دیا گیا۔ اور حج کے عظیم الشان اجتماع میں جگہ جگہ دوسرے گناہوں کے بھی بے شمار مواقع پیش آتے ہیں اس لئے نافرمانی سے گریز کرنے اور گناہوں سے بچنے کی خصوصی تاکید کی گئی۔ اور سفر

حج میں اول سے آخر تک بے شمار مواقع ایسے بھی پیش آتے ہیں کہ رفقاء سفر اور دوسرے لوگوں کے ساتھ جگہ کی تنگی اور بہت سے دوسرے اسباب کی بنا پر لڑائی جھگڑا ہو جاتا ہے، اس لئے جھگڑا نہ کرنے کا یہاں خاص طور پر حکم دیا گیا۔

(معارف القرآن)

خلاصہ یہ کہ اس مبارک سفر میں، ہر قسم کی بے ہودہ اور ناجائز باتوں سے پرہیز رکھنا ضروری ہے، جس کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ذکر اللہ میں یا ایسی دینی کتابوں کے پڑھنے یا سننے میں مشغول رہیں جن سے عمل کی اصلاح اور آخرت کی فکر پیدا ہو۔

اب ہم یہاں سفر کے دوران پیش آنے والے ضروری آداب و مسائل بیان کرتے ہیں جو فقہ کی معتبر کتابوں سے لئے گئے ہیں۔ ان کی پابندی کی گئی تو انشاءاللہ حج مقبول نصیب ہو گا۔

ادب :۔ اگر چند حضرات مل کر سفر حج کرنا چاہتے ہوں تو ان کو چاہیے کہ آپس میں کسی ایک کو اپنا امیر بنالیں اور جب آپس میں کوئی اختلاف رائے پیش آئے تو اس کے فیصلے پر عمل کریں اگرچہ خلاف طبع ہو، حدیث میں اس کا حکم فرمایا گیا ہے (کنزالعمال)

اگر حکومت کی جانب سے امیر یا نائب مقرر ہوں تو وہ بھی اسی حکم میں داخل ہیں۔ جائز حدود میں ان کی اطاعت کریں اگرچہ ان کا حکم اپنی مرضی کے خلاف ہو۔

ادب :۔ ریل، بس یا جہاز میں یا ریلوے پلیٹ فارم یا ویٹنگ روم میں یا کراچی اور جدہ میں حاجیوں کے مسافر خانوں وغیرہ جہاں سب مسافروں کا حق برابر ہے، اس میں کوئی ایسا کام کرنا جس سے دوسرے مسافروں کو تکلیف ہو جائز نہیں، مثلاً گندگی پھیلانا، پھل وغیرہ کھا کر چھلکے بکھیر دینا نسوار کھا کر تھوک یا پان کی پیک یا سگریٹ کا دھواں اس طرح چھوڑنا جس سے دوسروں کو تکلیف ہو سخت گناہ ہے، حدیث میں ایسا کام کرنے والے پر لعنت کے الفاظ آئے ہیں۔ (رفیق سفر)

ادب :۔ ریل، جہاز، اور مسافر خانوں کو اور حرمین شریفین میں حاجیوں کے لیے جو بیت الخلاء اور غسل خانے بنائے گئے ہیں ان کو گندہ کر دینا جس سے بعد میں آنے والے کو نفرت ہو یہ بھی اسی درجہ کا گناہ ہے۔ (رفیق سفر)

ادب :۔ بس یا ریل کی کھڑکیوں سے پان کی پیک یا پانی وغیرہ اس طرح ڈالنا جس سے پچھلی کھڑکیوں میں بیٹھنے والوں پر چھینٹیں پڑ جائیں یہ سب اُسی ایذا رسانی میں داخل اور حرام ہیں۔ (رفیق سفر)

کرایہ سواری اور مزدوری وغیرہ کے شرعی احکام

مسئلہ :۔ ہر سفر سے پہلے ضروری ہے کہ جو بس یا ٹیکسی وغیرہ کرایہ پر لی جائے تو ٹھیک ٹھیک بتلایا دیا جائے کہ میں اتنا سامان لادوں گا اور فلاں جگہ جاؤں گا اور کرایہ بھی پہلے ہی صاف صاف طے کرلیں۔ (رفیق سفر)

مسئلہ :۔ ریل اور جہاز والوں کی طرف سے جس قدر سامان بلا محصول لیجانے کی اجازت ہے اس سے زیادہ سامان محصول ادا کئے بغیر لے جانا جائز نہیں۔

(رفیق سفر)

مسئلہ :۔ رشوت دے کر بلا محصول اسباب وسامان لے جانا یا سامان کا وزن کم لکھوانا جائز نہیں۔ مثلاً ایک من نو سیر تھا آپ نے وزن کرنے والے کو کچھ دے کر پورا ایک من لکھوادیا۔ اس صورت میں دو گناہ ہوں گے، ایک رشوت دینے کا، دوسرا بلا محصول سامان لے جانے کا۔ (رفیق سفر)

مسئلہ :۔ ریل اور جہاز وغیرہ میں جس درجہ کا ٹکٹ ہو اس سے اوپر کے درجہ میں سفر کرنا جائز نہیں، مثلاً سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ ہے تو فرسٹ کلاس میں بیٹھنا جائز نہیں، اسی طرح یہ بھی درست نہیں کہ وہاں نہانے اور قضاء حاجت کے لیے جا گھسے البتہ کسی سے ملنے گئے تھے کہ اتفاقاً وہاں یہ حاجت پیش آئی تو پھر قضائے حاجت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (رفیق سفر)

مسئلہ :۔ سواری سے اترتے یا چڑھتے وقت اگر کسی قلی اور مزدور کے سر پر سامان رکھ دیا ہے اور اس سے کوئی اُجرت طے نہیں کی تھی تو اس جگہ جو مزدوری عام طور سے دی جاتی ہو وہی دینی ہو گی۔ مگر ہمیشہ پہلے مزدوری طے کر لینے کی پابندی کریں۔ شریعت کا یہی حکم ہے۔ اور طے کر لینے کے بعد کم ہر گز نہ دیں، زیادہ دینے میں حرج نہیں بلکہ ثواب ہے۔ (رفیق سفر)

رفقاء سفر کے ساتھ حسن سلوک

قرآن مجید کی سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنا حق عبادت انسان پر لازم فرمایا ہے وہیں والدین اور دوسرے رشتہ داروں اور یتیموں، مسکینوں کے ساتھ اور پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ اسی کے ساتھ "والصاحب بالجنب" (اور پاس بیٹھنے والے) فرما کر، اس شخص کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم دیا جو رفیق سفر ہو یا گاڑی اور جہاز میں یا کسی مجلس میں آپ کے برابر بیٹھا ہو، اس لیے مسافروں پر ضروری ہے کہ اپنے سفر کے ساتھیوں کے ساتھ احسان کا معاملہ اور اچھا برتاؤ کریں اور کم از کم یہ ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کریں جس سے ان کو تکلیف ہو۔ (رفیق سفر)

مسئلہ :۔ سفر میں کوئی چیز کسی غریب آدمی کے سامنے کھائیں تو تھوڑی بہت اس کو بھی دیدیں (اپنے گھر پر کئی مسکینوں کو کھانا کھلانے سے زیادہ اس کا ثواب ملے گا) اگر اتنی گنجائش نہ ہو یا ہمت و توفیق نہ ہو تو ایک طرف کو علیحدہ ہو کر پوشیدہ کھالیں، خصوصاً چھوٹے بچوں کے سامنے اس کا بہت خیال رکھیں۔ اگر کسی کا بچہ سامنے ہے تو جو کچھ اپنے بچوں کو خرید کر دیا ہے اس کو بھی کچھ نہ کچھ دیدیں ثواب عظیم ہوگا ورنہ دور جاکر اپنے بچوں کو اس طرح کھلا دیں کہ غریب بچے کو حسرت نہ ہو، اس میں بھی انشاءاللہ تعالیٰ ثواب ملے گا۔

(رفیق سفر)

سفر میں نماز کے احکام

حج کے سفر میں نماز قصر کرنے یا نماز پوری پڑھنے کے وہی احکام ہیں جو عام سفر میں ہوتے ہیں، جس طرح عام سفر میں اپنے شہر یا بستی سے باہر نکل جانے پر نماز قصر کی جاتی ہے، اس طرح سفر حج میں بھی جب اپنی بستی سے باہر آجائیں تو نماز قصر کی جائے گی، البتہ اگر ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھیں جو مسافر نہیں تو قصر جائز نہیں ہوگا۔ اب مختصراً ریل، بس، بحری جہاز اور ہوائی جہاز میں نماز کے دوسرے ضروری مسائل لکھے جاتے ہیں۔

قبلہ کی طرف منہ کرنا

ریل، بس، بحری اور ہوائی جہاز کے سفر میں قبلہ کی طرف منہ کرنا نماز میں ضروری ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی، بعض لوگ دوران سفر قبلہ کی طرف منہ کرنے کو ضروری نہیں سمجھتے، جس طرف کو چاہتے ہیں، نماز پڑھ لیتے ہیں یہ بالکل غلط ہے، حتیٰ الامکان تحقیق کر کے قبلہ کا رخ معین کرنا چاہیے اور عام طور پر آسانی سے قبلہ کا علم ہو جاتا ہے، بالغرض اگر قبلہ کے رخ کا پتہ ہی نہ چلے اور کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو اندازہ اور اٹکل سے کام لے کر رخ سیدھا کریں، جس طرف اندازہ قائم ہو جائے شرعاً وہی قبلہ کی سمت سمجھی جائے گی۔ اگر بعد میں اندازہ کا غلط ہونا معلوم ہوا تو نماز صحیح ہو گئی، لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

(رفیق سفر)

مسئلہ :۔اگر نماز کے دوران ریل یا بس یا بحری اور ہوائی جہاز کے رُخ بدل جانے کا علم ہو جائے تو نمازی کو چاہیے کہ اسی حالت میں اپنا رُخ قبلہ کی طرف پھیر لے۔ (رفیق سفر)

بس اور ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں

مسئلہ :۔ریل، بس اور کار وغیرہ میں بلا عذر بیٹھ کر نماز جائز نہیں، کیونکہ نماز میں قیام فرض ہے، بلا عذر شرعی بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نماز ادا نہ ہو گی۔البتہ نفل نماز بلا عذر بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔(رفیق سفر)

مسئلہ :۔اگر کوئی شخص کسی مرض یا کمزوری کی وجہ سے ریل یا بس کی حرکت میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا۔گر جانے کا قوی اندیشہ ہے تو اس کے لئے بیٹھ کر نماز جائز ہے، لیکن تجربہ شاہد ہے کہ عام حالات میں، عام لوگ چلتی ہوئی ریل وغیرہ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں، مگر بہت سے ناواقف لوگ بلاوجہ بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں، ان کی نماز ادا نہیں ہوتی۔اعادہ واجب ہے۔ (رفیق سفر)

مسئلہ :۔اگر کھڑے ہونے کی قدرت تو ہے مگر ریل یا بس میں اتنی جگہ نہیں کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکیں تو مناسب یہ ہے کہ اس وقت تو بیٹھ کر نماز ادا کر لیں، مگر بعد میں یہ نماز قضا کرنا پڑے گی، کیونکہ جگہ کی تنگی کی بناء پر قیام جو کہ فرض ہے ساقط نہیں ہوتا۔

بحری سفر میں نماز

سمندر اور دریا میں جہاز یا کشتی کے ذریعہ جو سفر کیا جائے، اس میں بھی نماز کے عام احکام وہی ہیں جو خشکی میں سفر کے ہیں، چند احکام میں فرق ہے، ان کو بیان کیا جاتا ہے۔

مسئلہ :۔ دریا اور سمندر کے سفر میں جب جہاز یا کشتی چل رہی ہو تو اس میں تو حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بغیر عذر کے بھی نماز فرض بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے، لیکن کھڑے ہو کر پڑھنا سب کے نزدیک افضل ہے۔ (شرح منیہ) اور اگر کشتی یا جہاز لنگر ڈالے ہوئے کھڑا ہو تو اس میں بلا عذر بیٹھ کر نماز جائز نہیں۔ (رفیق سفر)

مسئلہ :۔ جس شخص کو جہاز یا کشتی میں متلی اور چکر آتے ہوں کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قدرت نہ ہو تو وہ لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ (رفیق سفر)

ہوائی سفر میں نماز

ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنے میں یہ تفصیل ہے کہ جب تک ہوائی جہاز زمین پر کھڑا ہے یا زمین پر چل رہا ہے اس وقت تک وہ ریل کے حکم میں ہے، اس پر نماز بالاتفاق جائز ہے۔

لیکن جب وہ پرواز کر رہا ہو تو اگر یہ امید ہو کہ زمین پر اترنے تک نماز کا وقت باقی رہے گا تب تو نماز دوران پرواز نہ پڑھیں، جب زمین پر اتر جائے اس

وقت پڑھیں اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ جہاز کے منزل پر پہنچنے تک نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز ہوائی جہاز میں جائز ہے۔(اس مسئلہ کی پوری تحقیق دلائل کے ساتھ امداد الفتاویٰ جلد اوّل میں درج ہے)

مسئلہ:۔ اگر کھڑے ہو کر ہوائی جہاز میں نماز ادا کر سکتا ہے تو کھڑے ہو کر ادا کرے ورنہ بیٹھ کر پڑھے۔(رفیق سفر)

عمرہ اور افعال حج کی ابتداء

جیسے نماز کی ابتداء تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنے سے ہوتی ہے اسی طرح حج اور عمرہ کی ابتدا احرام سے ہوتی ہے۔احرام کا بیان آگے آرہا ہے، پہلے حج اور عمرہ کا فرق اور حج کی اقسام سمجھ لیجئے۔

حج اور عمرہ

بیت اللہ کے ساتھ دو بڑی عبادتیں متعلق ہیں ایک حج جس میں اکثر افعال صرف ماہ ذی الحجہ کے پانچ دن میں ادا کئے جاسکتے ہیں۔دوسرے ایام میں نہیں ہو سکتے۔دوسرے عمرہ جو حج کے پانچ دنوں کے علاوہ سال کے ہر مہینہ اور ہر وقت میں ہو سکتا ہے اور اس کے صرف تین کام ہیں ایک یہ کہ میقات سے یا اس سے پہلے عمرہ کا احرام باندھے، دوسرے مکہ معظمہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرے، تیسرے صفا مروہ کے درمیان سعی کرے، اس کے بعد سر کے بال کٹوا کر یا منڈا کر احرام ختم کر دے۔

عمرہ کی اہمیّت اور اس کے فضائل

جسے قدرت ہو ساری عمر میں اسے ایک دفعہ عمرہ کرنا سنت مؤکدہ ہے اور اس سے زیادہ مرتبہ کرنا مستحب ہے۔(زبدۃ المناسک)

عمرہ کرنے کا بڑا ثواب ہے چند احادیث ملاحظہ ہوں:

(۱) حدیث:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "افضل ترین عمل مقبول حج و مقبول عمرہ ہے" (احمد طبرانی)

تشریح:۔ مقبول عمرہ وہ ہے جو تمام آداب و شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے۔

(۲) حدیث:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی حصہ کیلئے کفارہ ہے۔

(بخاری و مسلم)

تشریح:۔ ایک عمرہ کرنے کے بعد دوسرے عمرہ تک درمیان میں جتنی لغزشیں (یعنی صغیرہ گناہ) ہوئے ہوں وہ معاف ہو جائیں گے۔

(۳) حدیث:۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

(ابن حبان)

حج کی تین قسمیں

عمرہ کو حج کے ساتھ جمع کرنے نہ کرنے کے اعتبار سے حج کی تین قسمیں ہو جاتی ہیں۔

(۱) پہلی قسم یہ ہے کہ سفر کے وقت صرف حج کی نیت کرے، اسی کا احرام باندھے، عمرہ کو حج کے ساتھ جمع نہ کرے، اس قسم کے حج کا نام "اِفراد" ہے اور ایسا حج کرنے والے کو "مُفرد" کہتے ہیں۔

(۲) دوسری قسم یہ ہے کہ حج کے ساتھ عمرہ کو اول ہی سے جمع کرے یعنی دونوں کی نیت کرے اور احرام بھی دونوں کا ایک ساتھ باندھے۔ اس کا نام "قِران" ہے اور ایسا حج کرنے والے کو "قارِن" کہتے ہیں۔

(۳) تیسری قسم یہ ہے کہ حج کیساتھ عمرہ کو اس طرح جمع کرے کہ میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھے، اس احرام میں حج کو شریک نہ کرے، پھر مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ سے فارغ ہو کر بال کٹوانے یا منڈوانے کے بعد احرام ختم کردے، پھر آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد حرام سے احرام باندھے، اس کا نام "تَمتُّع" ہے اور ایسا حج کرنے والے کو "متمتع" کہتے ہیں۔

حج کرنے والے کو اختیار ہے کہ ان تینوں قسموں میں سے جو چاہے اختیار کرلے، مگر قِران حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک افضل ہے۔ ان تینوں قسموں کی نیت اور بعض احکام میں فرق ہے، اس لئے ان کو اچھی طرح ذہن نشین کرلینا ضروری ہے۔

حج کی مذکورہ تین قسموں میں فرق

(۱) ایک فرق تو ان تینوں قسموں کی نیتوں میں ہے۔ پہلی قسم یعنی اِفراد میں احرام باندھنے کے وقت صرف حج کی نیت کی جاتی ہے۔ دوسری قسم میں، حج و عمرہ دونوں کی نیت کی جاتی ہے۔ تیسری قسم یعنی تمتع میں اول احرام کے وقت صرف عمرہ کی نیت کی جاتی ہے۔

(۲) دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ پہلی دونوں قسموں میں یعنی افراد اور قران میں جو احرام اول باندھا جائے گا وہ افعال حج پورے کرنے تک باقی رہے گا، اور تیسری قسم تمتع میں مکہ معظمہ پہنچ کر افعال عمرہ یعنی طواف و سعی سے فارغ ہونے کے بعد یہ احرام سر کے بال کٹوانے یا منڈوانے سے ختم ہو جائے گا، اور آٹھویں ذی الحجہ تک یہ شخص بغیر احرام کے مکہ شریف میں قیام کر سکے گا اور اس عرصہ میں اس پر احرام کی کوئی پابندی نہ ہوگی، پھر آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد حرام سے حج کا احرام باندھے گا۔

تیسری قسم میں سہولت زیادہ ہے، لیکن افضلیت قران کی زیادہ ہے، بشرطیکہ اس طویل احرام کی پابندیوں کو احتیاط کے ساتھ پورا کر سکے، ورنہ تمتع کر لینا بہتر ہے۔

حج کے اعمال و احکام، اسی طرح عمرہ کے اعمال و احکام اور احرام کے باقی تمام مسائل تینوں قسموں میں یکساں ہیں، فرق اتنا ہے کہ دسویں ذی الحجہ کو منیٰ

میں قربانی کرنا قارن اور متمتع پر واجب ہے مفرد کے لئے مستحب ہے۔

تینوں قسموں میں جو نیت بتلائی گئی ہے، اس کا دل سے کر لینا کافی ہے اور زبان سے بھی اپنے محاورہ میں ادا کر لینا چاہیے۔ اور عربی الفاظ میں کہیں تو بہتر ہے، مثلاً اِفراد میں نیت اس طرح کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں، اسے میرے لیے آسان فرمایئے اور قبول فرمایئے۔

اور تمتع کی صورت میں احرام اول کے وقت اس طرح نیت کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْ هَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ

ترجمہ:۔ "اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور قبول فرمایئے۔"

یہاں نیت کے عربی و اردو دونوں طرح کے الفاظ لکھ دیئے گئے ہیں، کسی کو عربی الفاظ یاد کرنے میں دشواری ہو تو اردو، فارسی، پنجابی، سندھی، بنگلہ اور پشتو جو بھی اپنی زبان ہو، اس میں یہ مضمون ادا کر لینا درست ہے۔

فرائضِ حج

جس طرح نماز میں کچھ افعال فرض، کچھ واجب، کچھ سنت، کچھ مستحب ہیں، اسی طرح حج میں بھی ہیں۔ حج کے فرائض کل چار ہیں۔

(۱) اِحْرَام باندھنا:۔ یعنی دل سے حج کی نیت کے ساتھ زبان سے کم از کم ایک بار تلبیہ پڑھنا، اتنا کرنے سے احرام شروع ہو جاتا ہے۔(غنیہ)

(۲) میدانِ عَرَفَات میں ٹھہرنا:۔ یعنی ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک میدان عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا، اگرچہ وہ ٹھہرنا ذرا سی دیر کا ہو۔(غنیہ)

(۳) طَوَافِ زِیارت کرنا:۔ یہ طواف ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک کیا جاسکتا ہے، لیکن ۱۰ ذی الحجہ کو کرنا افضل ہے اور ۱۲ ذی الحجہ کے بعد پوری عمر میں جب بھی کرلے ادا ہو جائے گا، لیکن ۱۲ ذی الحجہ سے موخر کرنا مکروہ تحریمی ہے، جس میں دم بھی واجب ہوتا ہے۔(غنیہ)

(۴) ان تینوں فرضوں کو ترتیب وار ادا کرنا:۔ یعنی پہلے احرام، پھر عرفات میں ٹھہرنا، پھر طواف زیارت۔ اگر کسی نے ان میں ترتیب بدل دی مثلاً پہلے طواف زیارت کیا، پھر عرفات میں ٹھہرا، پھر احرام باندھا یا پہلے احرام باندھا، پھر طواف زیارت کیا، پھر عرفات میں ٹھہرا تو حج صحیح نہ ہوگا۔ (شرح زبدہ)

فرائض کا حکم:۔ فرائض کا حکم یہ ہے کہ اگر حاجی ایک فرض بھی چھوڑ دے گا تو حج صحیح نہ ہوگا، اور دم یعنی قربانی وغیرہ کرنے سے بھی اس کی تلافی نہ ہوگی۔

حج کے واجبات، سُنّتیں اور مستحبات

حج کے واجبات، سنّتیں اور مستحبات بہت زیادہ ہیں، اس لئے ان کی پوری تفصیل افعال حج اور ایام حج کے تفصیلی بیان میں اپنے اپنے موقع پر بیان کردی جائے گی، یہاں صرف ان کا حکم لکھا جاتا ہے۔

واجب کا حکم:۔ یہ ہے کہ اگر چھوٹ جائے، خواہ یہ چھوٹنا بھول چوک سے ہوا یا جان بوجھ کر، یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ہو، ہر صورت میں حج ادا ہو جائے گا، لیکن دم یعنی جانور ذبح کرنا، بہت سی صورتوں میں واجب ہوگا اور قصداً بلاعذر چھوڑنے میں گناہگار بھی ہوگا اور صرف دَم وغیرہ دینے سے یہ گناہ معاف نہ ہوگا۔ جب تک کہ توبہ نہ کرے۔ (غنیہ وزبدہ) تفصیل جنایات کے باب میں آئے گی۔

سُنّت کا حکم:۔ یہ ہے کہ اس کے کرنے سے بہت اجر و ثواب ملتا ہے، قصداً چھوڑنا مکروہ ہے، مگر حج ادا ہو جاتا ہے اور کوئی دَم یا صدقہ بھی لازم نہیں آتا۔ (زبدۃ و غنیہ)

مُستحب کا حکم:۔ یہ ہے کہ اس کے کرنے والے کو بہت زیادہ ثواب ملتا ہے اور بغیر کسی عذر کے چھوڑنا مکروہ بھی نہیں اور کوئی فدیہ بھی دینا نہیں پڑتا۔ (زبدہ)

اِحرام باندھنے کا طریقہ

حج اور عمرہ کے افعال میں سب سے پہلا عمل احرام ہے۔ حج یا عمرہ کی نیت کے ساتھ تلبیہ پڑھنے کو احرام کہتے ہیں، صرف تلبیہ پڑھنے یا صرف نیت کرنے سے احرام شروع نہیں ہوتا، صرف احرام کے کپڑے پہننے سے بھی احرام شروع نہیں ہوتا بلکہ حج یا عمرہ کی نیت سے تلبیہ پڑھنے پر شروع ہوتا ہے۔

جب احرام باندھنے کا ارادہ کریں تو پہلے غسل کریں اور وضو کر لینا بھی کافی ہے، اور سنت یہ ہے کہ وضو یا غسل سے پہلے ناخن تراش لیں، لبیں یعنی مونچھوں کے بال کٹوا کر پست کریں۔ بغل اور زیر ناف کے بالوں کو صاف کریں سر منڈانے یا مشین سے بال کٹوانے کی عادت ہو تو یہ بھی کر لیں۔ اگر سر پر پٹھے (لمبے بال) ہوں تو کنگھے سے ان کو درست کریں۔

احرام کے لئے دو نئی یا دھلی ہوئی چادریں ہونا سنت ہے، ایک کا تہبند بنایا جائے، دوسری کو چادر کی طرح اوڑھا جائے، اگر سیاہ یا دوسرا کوئی رنگ ہو تو بھی جائز ہے، سردی میں کمبل سے بھی یہ کام لیا جا سکتا ہے اور تولئے سے بھی، تہبند باندھنے اور چادر اوڑھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ دو رکعت نفل پڑھے۔ بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو نیز بعد فجر طلوع آفتاب سے پہلے اور بعد عصر غروب آفتاب سے پہلے کا وقت نہ ہو یعنی آفتاب کے طلوع یا غروب یا نصف النہار (زوال) کا وقت نہ ہو، نیز بعد طلوع آفتاب سے پہلے اور بعد عصر غروب آفتاب سے پہلے وقت نہ ہو۔ کیونکہ ان دونوں وقتوں میں بھی نماز

نفل مکروہ ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یَآ اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھنا افضل ہے، دوسری کوئی سورت پڑھ لے تو یہ بھی جائز ہے۔ اس نماز کے وقت جو چادر اوڑھی ہوئی ہے اسی سے سر بھی چھپالیں، کیونکہ ابھی احرام شروع نہیں ہوا جس میں سر کھلا رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

دو رکعت نفل کے بعد سر سے چادر کو کھول لیں اور حج کی مذکورہ تین قسموں میں سے جس قسم کا حج کرنا ہو اس کے مطابق نیت دل میں بھی کریں اور زبان سے بھی وہ الفاظ کہیں جو ہر قسم کے لئے پہلے لکھے گئے ہیں، اس کے بعد تلبیہ پڑھیں اور تلبیہ کے مسنون الفاظ یہ ہیں، ان کو اچھی طرح پہلے سے یاد کرلیا جائے، ان میں سے کوئی لفظ کم کرنا مکروہ ہے۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ.

ترجمہ:۔ میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریف اور نعمت آپ ہی کے لئے ہے اور سارا جہاں ہی آپ کا ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔

نیت کے ساتھ الفاظ تلبیہ پڑھتے ہی احرام شروع ہو جائے گا۔ پھر دورانِ سفر کثرت سے تلبیہ کے مذکورہ الفاظ بلند آواز کے ساتھ پڑھا کریں، خصوصاً تغیّرِ حالات کے وقت مثلاً صبح و شام، اٹھتے بیٹھتے، باہر جاتے

وقت، اندر آنے کے وقت، لوگوں سے ملاقات کے وقت، سواری سے اترتے ہوئے، بلندی پر چڑھتے وقت اور نشیب میں اترتے ہوئے زیادہ مستحب ہے، یعنی اور مستحبات کے مقابلے میں اس کی تاکید زیادہ ہے۔ عورتیں باآواز بلند نہ پڑھیں، آہستہ پڑھیں مرد بھی مسجد میں اتنی بلند آواز سے نہ پڑھیں جس سے نمازیوں کو تشویش ہو اور جب بھی تلبیہ کہیں تو تین بار کہنا چاہیے۔ بہتر یہ ہے کہ تین مرتبہ تلبیہ باآواز بلند کہنے کے بعد آہستہ آواز سے درود شریف پڑھیں اور پھر اپنے مقاصد کی دعا مانگیں اور تلبیہ کے بعد مسنون دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ.

ترجمہ:۔ "اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کے غصہ اور عذاب دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔"

اِحْرَام کی پابندیاں

احرام کی حالت میں مندرجہ ذیل چیزیں ناجائز ہیں:

(۱) مردوں کو بدن کی ہیت پر سلا ہوا یا بنا ہوا کپڑا پہننا جیسے کرتا، شلوار، پاجامہ، بنیان، شیروانی، کوٹ، سوئٹر، جانگیہ، موزے وغیرہ۔ نیز ایسا جوتا، بوٹ وغیرہ پہننا بھی احرام میں جائز نہیں جو قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو چھپالے۔ احرام کی چادر میں اگر کوئی پیوند لگا ہو

یا لنگی درمیان سے سلی ہو تو اس کا مضائقہ نہیں، روپیہ پیسہ رکھنے کے لئے سلی ہوئی ہمیانی یا پٹی باندھنا بھی جائز ہے۔

(۲) مردوں کے لئے سر اور چہرہ ڈھانکنا۔

(۳) کپڑوں یا بدن کو کسی قسم کی خوشبو لگانا، خوشبودار صابن استعمال کرنا، خوشبودار تمباکو وغیرہ کھانا۔ خوشبودار پھل اور پھول وغیرہ کو قصداً سونگھنا بھی مکروہ ہے، بلاارادہ خوشبو ناک میں آجائے تو مضائقہ نہیں۔

احرام کی حالت میں گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا جائز نہیں، ان سے پرہیز کرنا لازم ہے۔

(۴) بدن کے بال کسی جگہ سے کاٹنا، مونڈنا، توڑنا۔ یا بال صفا پاؤڈر وغیرہ سے صاف کرنا۔

(۵) ناخن تراشنا۔

(۶) بحالت احرام بیوی کے ساتھ بوس وکنار جماع سب ناجائز ہیں۔

(۷) بحالت احرام عورتوں کے سامنے جماع کی گفتگو بھی جائز نہیں۔

(۸) لڑائی جھگڑا کرنا۔

(۹) شکار کرنا یا شکاری کی مدد کرنا یا شکاری کے لئے شکار کی طرف اشارہ کرنا۔

(۱۰) اپنے جسم یا اپنے کپڑے کی جوں مارنا۔

(۱۱) ٹڈی مارنا

(۱۲) عورت کا اپنا چہرہ اس طرح چھپانا کہ کپڑا چہرے کو لگا رہے۔

مذکورہ بالا تمام چیزوں کی پابندی کرنا احرام میں لازم ہے، اس کے خلاف کرنا گناہ ہے اور اس کے کفارہ کے لئے اکثر صورتوں میں دَم یعنی قربانی واجب ہوتی ہے جس کی پوری تفصیل تو بڑی کتابوں میں دیکھ کر یا معتبر علماء سے دریافت کر کے معلوم کی جاسکتی ہے، مگر بقدر ضرورت مسائل اس رسالہ میں بھی آگے جنایات کے باب میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ان پابندیوں کی خلاف ورزی گناہ تو ہے ہی، اس سے انسان کا حج بھی ناقص ہو جاتا ہے، اگرچہ فرض ادا ہو جاتا ہے۔

مسئلہ :۔ ایک کام اور ایک صورت ایسی ہے کہ اس سے حج بھی فاسد ہو جاتا ہے اور دم بھی لازم ہوتا ہے اور دوسرے سال حج کی قضا بھی لازم ہو جاتی ہے، اور وہ وقوف عرفات سے پہلے ''جماع'' کر لینا ہے۔ جماع کے علاوہ بوس و کنار وغیرہ گناہ ہیں مگر ان کے کرنے سے حج فاسد نہیں ہوتا۔ البتہ دم لازم ہوتا ہے۔ تفصیل جنایات کے باب میں آئے گی۔

عورتوں کا احرام اور ان کے خاص مسائل

عورتوں کا احرام بھی مردوں کی طرح ہے، فرق یہ ہے کہ عورتوں کو سلے ہوئے کپڑے پہنے رہنا چاہیے، سر کو بھی چھپانا چاہیے، صرف چہرہ کھلا رکھیں،

مگر اجنبی مردوں کے سامنے برقع کی نقاب اس طرح ڈال لیں کہ وہ چہرے کو نہ لگے۔ عورتوں کے لیے موزے، دستانے پہننا جائز ہے، زیور بھی پہن سکتی ہیں۔

خواتین کے ساتھ کچھ اور مسائل بھی مخصوص ہیں جو تفصیل سے اپنے اپنے مقام پر آئیں گے، سہولت کے لئے یہاں مختصراً لکھے جاتے ہیں۔

(۱) عورتیں تلبیہ آہستہ آواز سے پڑھیں، زور سے نہ پڑھیں۔

(۲) طواف میں اضطباع اور رمل نہ کریں۔

(۳) دوران سعی دو سبز ستونوں کے درمیان نہ دوڑیں

(۴) جب حجر اسود پر مردوں کا ہجوم ہو تو اس کا بوسہ نہ لیں، البتہ جب جگہ خالی ہو تو بوسہ لے سکتی ہیں۔

(۵) جب مقام ابراہیم پر مردوں کا ہجوم ہو تو دوگانہ طواف وہاں نہ پڑھیں، بلکہ مسجد حرام میں کسی دوسری جگہ پڑھ لیں۔ ہاں جب جگہ خالی ہو تو پڑھ سکتی ہیں۔

(۶) خواتین کو احرام سے حلال ہونے کے لئے سر منڈوانا حرام ہے ان کو انگلی کے ایک پورے کے برابر تمام سر کے بال کتروانے چاہئیں ورنہ کم از کم چوتھائی سر کے بال بقدر ایک پورے کے خود کاٹنا یا کٹوانا، احرام سے نکلنے کے لئے ضروری ہے۔

(۷) عورتوں کو حیض یا نفاس کی حالت میں کوئی طواف کرنا جائز نہیں، اگر

اس مجبوری سے ۱۲ ذی الحجہ تک بھی وہ طواف زیارت نہ کر سکیں بلکہ اس تاریخ کے بعد کریں تو ان پر تاخیر کا دم لازم نہیں ہو گا۔

(۸) عورت اگر طواف وداع کے وقت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو اور مزید قیام کی گنجائش نہ ہو تو طواف وداع چھوڑ دے اور اس کے چھوڑنے سے کوئی دم وغیرہ لازم نہ ہو گا

(زبدہ وغنیہ)

(۹) عورتوں پر پردہ فرض ہے مگر حرمین شریفین پہنچ کر بھی بہت سی خواتین پردہ نہیں کرتیں بلکہ بسا اوقات نیم عریاں لباس پہنے ہوتی ہیں اور اسی حالت میں طواف وغیرہ کرتی ہیں یہ بے پردگی اور بلا ضرورت مردوں کی دھکا پیل میں گھسنا سب حرام اور گناہ کبیرہ ہے، ایسی عورتیں خود بھی سخت گناہ گار ہوتی ہیں اور ان کے شوہر و سرپرست بھی جو انہیں نہیں روکتے، گناہ گار ہوتے ہیں۔ یاد رکھیں مقبول حج کے لئے ان سب امور سے بچنا واجب ہے، ورنہ خطرہ ہے کہ حج سے ثواب کی بجائے گناہوں کے انبار لے کر واپس ہوں گی۔ حرمین شریفین مین جہاں عبادتوں کا ثواب بہت زیادہ ہے گناہوں کا وبال بھی سخت ہے، اس لئے کم از کم اس مبارک سفر میں شرم وحیا اور پردہ کا خاص اہتمام کریں تاکہ ان کا حج صحیح طریقہ سے ادا ہو جائے اور اللہ کے نزدیک مقبول ہو۔

حرمین شریفین میں عورتوں کی نماز

مسئلہ :۔ نماز باجماعت خواہ حرمین شریفین میں ہو یا کہیں اور اس میں اگر عورت اور مرد شریک ہوں تو عورت کو مردوں سے الگ کھڑا ہونا شرعاً ضروری ہے۔ یہ مرد خواہ اس عورت کے باپ، بیٹے اور شوہر ہی کیوں نہ ہوں(عالمگیری)

مگر حرمین شریفین میں خواتین پنج وقتہ نمازوں میں مردوں کی طرح مسجد میں پہنچتی ہیں، اگرچہ وہاں عورتوں کے لئے دروازہ بھی مخصوص ہے اور نماز کی جگہ بھی متعین ہے، مگر خاص حج کے دنوں میں حاجیوں کی بے انتہا کثرت کی وجہ سے وہ اپنی جگہ نہیں پہنچ پاتیں، مردوں ہی کے درمیان کھڑے ہو کر نماز شروع کر دیتی ہیں ایسا کرنا جائز نہیں۔

یاد رہے کہ جس طرح خواتین کو اپنے وطن میں گھروں میں نماز پڑھنا افضل ہے اسی طرح مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بھی ان کو نماز گھر میں تنہا بغیر جماعت کے پڑھنا افضل ہے اور مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز کا جو ثواب مردوں کو ملتا ہے، اس سے زیادہ ثواب گھروں پر نماز پڑھنے میں عورتوں کو حرمین شریفین میں مل جاتا ہے۔ اس لئے وہاں کے قیام کے دوران عورتوں کو گھروں ہی میں نماز پڑھنا چاہیے، البتہ جب بیت اللہ کی زیارت یا طواف کرنے کے لئے مسجد حرام میں یا درود و سلام کی غرض سے مسجد نبوی میں حاضر ہوں تو خیال کر کے ایسے وقت آئیں جب نماز کا وقت نہ ہو، اس وقت بھیڑ کم ہونے

کی وجہ سے حاضری بھی اطمینان سے ہوتی ہے، اور دعا مانگنے کا بھی سکون سے موقع ملتا ہے۔ اور جب مسجد میں بیٹھنا چاہیں تو بھی عورتوں کی مقررہ جگہ میں جا کر بیٹھیں اور ذکر و تلاوت میں مشغول رہیں۔

اگر اتفاقاً مسجد ہی میں نماز کا وقت ہو جائے اور نماز باجماعت پڑھ لیں تو کوئی مضائقہ نہیں، نماز ہو جاتی ہے۔ اور اگر کوئی عورت اتفاقی طور پر عین نماز کے وقت مردوں کی صفوں میں پھنس جائے اور نکلنا مشکل ہو تو اس وقت اس کو بغیر نماز کے جہاں بھی ہو خاموش بیٹھ جانا چاہیے جماعت میں ہرگز شامل نہ ہو۔ پھر جب امام نماز سے فارغ ہو تو تنہا وہیں نماز ادا کرلے۔

اگر دوران طواف اتفاقاً نماز کا وقت ہو جائے تو اذان ہوتے ہی جلدی جلدی طواف پورا کر کے، عورتوں کی جگہ پہنچ کر جماعت سے نماز پڑھ لیں، اگر طواف ختم کر کے مناسب جگہ پہنچنا ممکن نہ ہو تو طواف کو درمیان میں چھوڑ دیں اور نماز کے بعد اسی جگہ سے طواف شروع کر کے پورا کرلیں جہاں سے چھوڑا تھا۔

بچوں کا احرام

نابالغ بچے بچیاں دو قسم کے ہیں ایک وہ جنہیں بالکل بھی عقل و شعور نہ ہو، دوسرے وہ جو بالغ تو نہ ہوں مگر سمجھدار ہوں، دونوں کے احرام کا طریقہ جدا جدا ہے۔

نا سمجھ بچوں کا احرام

جو بچہ بالکل نا سمجھ ہو اس کے احرام کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بچہ کے بدن سے سلے ہوئے کپڑے اتار دیں اور ایک چادر تہبند کی طرح باندھ دیں اور ایک اوڑھا دیں، لڑکی کو عورتوں کی طرح کپڑے پہنائے رکھیں اور وہ ہر وقت چہرہ کھلا رکھے پھر ان بچہ اور بچی کا ولی (سرپرست) یعنی باپ بھائی وغیرہ ان کی طرف سے حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے، پس ان کا احرام بندھ گیا۔ اب ان کو اپنے ساتھ رکھیں اور ممنوعات احرام سے انہیں بچائیں اور تمام افعال و ارکان کی ادائیگی میں ساتھ رکھیں اور ان کے ارکان و افعال کی ادائیگی کی بھی نیت رکھیں تاکہ ساتھ ساتھ ان کے افعال بھی ادا ہوتے رہیں، صرف طواف کی دو رکعات میں ان کی طرف سے نیت معتبر نہ ہوگی لہذا یہ دوگانہ نہ بچوں پر واجب ہے نہ ان کی طرف سے ان کے ولی پر اور پھر جس طرح اپنا احرام کھولیں ان کا بھی کھولدیں۔ اگر ان بچوں سے کسی ممنوع فعل کا ارتکاب ہو جائے یا ان کا ولی ان کی طرف سے کوئی فرض یا واجب یا رکن ادا نہ کر سکے تو بچہ یا ولی پر کسی قسم کی کوئی جزاء یا کفارہ یا قضا لازم نہ ہوگی۔ (غنیہ)

سمجھدار بچوں کا احرام

لڑکے اگر سمجھدار ہوں تو وہ مردوں کی طرح اپنا احرام خود باندھیں، لڑکیاں عورتوں کی طرح احرام باندھیں اور تمام ارکان خود ہی ادا کریں، اگر

رمی وغیرہ خود نہ کر سکیں تو ان کا سرپرست ان کی طرف سے کر دے اگر کہیں غلطی کریں یا کوئی فرض و واجب چھوڑ دیں تو ان پر بھی کوئی جزاء یا کفارہ یا قضا لازم نہ ہو گی۔ آخر میں جس وقت اور جس طرح بڑے اپنا احرام کھولتے ہیں اسی طرح ان کا بھی احرام کھلوا دیا جائے۔ (غنیہ)

لیکن بہتر یہ ہے کہ حتی الامکان بچوں کو حج میں ساتھ نہ لایا جائے، ان کی وجہ سے خود ماں باپ کا حج بھی بعض اوقات گڑبڑ ہو جاتا ہے۔ پریشانیاں بہت بڑھ جاتی ہیں اور اعمال حج اطمینان سے ادا نہیں ہو پاتے، یوں بھی بچوں کا حج نفل ہوتا ہے، بالغ ہو کر استطاعت کی صورت میں ان کو اپنا فرض خود ادا کرنا ہی پڑے گا۔

میقات کا بیان

احرام کہاں اور کس وقت باندھا جائے؟

اس کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کے گرد چاروں طرف کچھ مقامات متعین فرما دیئے ہیں، جہاں پہنچ کر مکہ مکرمہ جانے والوں پر احرام باندھنا واجب ہے، خواہ حج کا احرام باندھیں یا عمرہ کا۔ ان مقامات کو "میقات" کہتے ہیں اور اس کی جمع مواقیت آتی ہے۔ مواقیت کا تعین صحیح احادیث میں منقول ہے اور یہ پابندی میقات سے باہر رہنے والوں پر عام ہے جب بھی وہ مکہ مکرمہ کے ارادہ سے حدود میقات میں داخل ہوں خواہ کسی تجارت و ملازمت کی غرض سے مکہ جا رہے

ہوں یا عزیزوں، دوستوں سے ملاقات کے لئے بہر حال بیت اللہ کا یہ حق ان کے ذمہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوں، اگر حج کا وقت ہے تو حج کا، ورنہ عمرہ کا احرام باندھیں، اور پہلے بیت اللہ کا یہ حق ادا کریں پھر اپنے کام میں مشغول ہوں۔

ہاں اگر جدہ کا سفر مکہ مکرمہ جانے کی نیت سے نہ ہو بلکہ صرف جدہ یا مدینہ منورہ جانے کی نیت ہو تو میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں، البتہ جب مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کا سفر کریں تو وہاں کی میقات سے احرام باندھنا واجب ہے۔

میقات پانچ ہیں

(۱) ذُوالْحُلَیْفَہ :۔ یہ مدینہ طیبہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لیے ہے جو مدینہ طیبہ سے تقریباً چھ میل پر مکہ مکرمہ کے راستے میں ہے، یہاں ایک مسجد بنی ہوئی ہے، آج کل یہ مقام بیرِ علی کے نام سے مشہور ہے۔

(۲) جُحْفَہ :۔ یہ ملک شام کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لیے ہے اور مدینہ طیبہ کے راستے کی مشہور منزل رابغ کے قریب ہے۔

(۳) قَرْنُ الْمَنَازِل :۔ نجد کی طرف سے آنے والوں کے لیے ہے۔

(۴) یَلَمْلَم :۔ یمن کی طرف سے آنے والوں کے لئے ہے، یہ ایک پہاڑی

ساحل سمندر سے پندرہ بیس میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ اصل میں یمن اور عدن والوں کا میقات ہے، پہلے زمانہ میں جب جدہ کی بندرگاہ نہ تھی تو ہندوستان، پاکستان اور دوسرے مشرقی ممالک سے بحری راستے پر آنے والے حجاج کا بھی یہی راستہ تھا، اس لئے اہل پاکستان و ہندوستان کے لئے بھی یہی میقات ہے۔

(۵) ذَاتُ عِرْق :۔ عراق کی طرف سے آنے والوں کے لئے ہے۔

جن لوگوں کا راستہ خاص ان مقامات سے نہ ہو تو مکہ مکرمہ جانے کے لیے جس جگہ پر بھی ان میں سے کسی میقات کی محاذات (سیدھی) آجائے اس محاذات کے اندر داخل ہونے سے پہلے احرام باندھنا واجب ہے۔

یہ مواقیت ان لوگوں کے لئے ہیں جو حدود مواقیت سے باہر ساری دنیا میں کہیں بھی رہتے ہوں۔ مواقیت سے باہر ساری دنیا کو آفاق کہتے ہیں اور آفاق کے لوگوں کو آفاقی کہا جاتا ہے۔

جو لوگ مواقیت کے اندر کسی جگہ رہتے ہوں وہ کہاں سے احرام باندھیں؟ اس کو سمجھنے کے لئے پہلے تین دائروں کو سمجھنا ضروری ہے۔

تین دائرے

جاننا چاہیے کہ کعبہ مکرمہ نہایت ہی اعلیٰ و اشرف مقام ہے حق تعالیٰ نے اس کے گرد تین دائرے۔ مقرر فرما دیئے ہیں، ہر دائرہ کے کچھ مخصوص احکام

ہیں جن کو جاننا ضروری ہے۔

پہلا دائرہ:۔

مواقیت کا ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا۔

دوسرا دائرہ:۔

حرم کا ہے۔ یہ دائرہ پہلے دائرے سے بہت آگے جا کر مکہ مکرمہ کے قریب شروع ہوتا ہے، اس دائرہ کی حدود مکہ مکرمہ کے چاروں طرف سے مختلف فاصلوں پر معین ہیں اور مکہ مکرمہ جانے والے عام راستوں پر پختہ ستون ان کی علامات کے طور پر بنا دیئے گئے ہیں۔ مثلاً جدہ سے مکہ مکرمہ جانے والی سڑک پر مکہ مکرمہ سے تقریباً ۲۱ کلومیٹر پہلے حُدَیبِیَہ کے قریب دو ستون بنے ہوئے ہیں (حدیبیہ ایک مقام کا نام ہے جسے آج کل شمیسیہ کہا جاتا ہے) مکہ مکرمہ سے صرف پانچ کلومیٹر پر تنعیم میں بھی یہ ستون بنائے گئے ہیں۔ اور مکہ مکرمہ سے تقریباً ۱۸ کلومیٹر پر جعرانہ میں بھی بنے ہوئے ہیں۔ اس دائرے کے اندر شکار مارنا اور ہری گھاس یا لکڑی توڑنا حرام ہے اور اس دائرے میں شہر مکہ سمیت جو زمین ہے اسے حرم اور اس میں رہنے والوں کو اہل حرم کہا جاتا ہے۔

تیسرا دائرہ:۔

مسجد حرام ہے یہ مکہ مکرمہ کی سب سے بڑی مسجد ہے، جس کے درمیان بیت اللہ واقع ہے، یہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کے بعد سب سے زیادہ اشرف و اعلیٰ مقام ہے، اسے مسجد حرام کہا جاتا ہے۔

حدود میقات کے اندر رہنے والے کہاں سے احرام باندھیں؟

جو لوگ دائرہ مواقیت کے اندر رہتے ہوں وہ کہاں سے احرام باندھیں؟
اس میں یہ تفصیل ہے کہ دائرہ مواقیت اور دائرہ حرم کے درمیان جو علاقہ ہے، اس کو حل کہا جاتا ہے اور یہاں رہنے والوں کو "اہل حل" یا "حلی" کہتے ہیں۔ ان لوگوں کا حکم یہ ہے کہ جب وہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ جانا چاہیں تو اپنی رہائش گاہ سے، یا حدود حرم سے پہلے پہلے احرام باندھ لیں، لیکن اگر وہ کسی اور مقصد سے مکہ مکرمہ جانا چاہیں تو ان پر احرام باندھنے پر کوئی پابندی نہیں، جب چاہیں مکہ مکرمہ بغیر احرام کے جاسکتے ہیں۔

جو لوگ دوسرے دائرے یعنی حدود حرم کے اندر مثلاً مکہ مکرمہ میں رہتے ہوں تو ان کا حکم یہ ہے کہ ان کو عام حالات میں تو احرام کی ضرورت نہیں، البتہ جب حج یا عمرہ کرنا چاہیں تو احرام فرض ہوگا، عمرہ کے لیے حدود حرم سے باہر جاکر احرام باندھیں اور حج کے لیے حرم ہی سے احرام باندھ لیں۔

تیسرا دائرہ جو "مسجد حرام" ہے احادیث میں اسکے بڑے فضائل آئے ہیں، اس میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ملتا ہے۔ (ابن ماجہ)

اس مسجد کے اور بھی مخصوص احکام ہیں، مگر ان کا خصوصی تعلق احرام سے نہیں، اس لئے ان کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

پاکستان اور ہندوستان سے آنے والے کہاں سے احرام باندھیں؟

یہ بات یاد رکھیں کہ آفاقی لوگوں کے لئے میقات سے یا محاذات میقات سے احرام باندھ لینا واجب ہے، بغیر احرام کے میقات یا محاذات میقات سے مکہ مکرمہ کی طرف بڑھنا جائز نہیں، اگر ایسا کیا تو دم لازم آئے گا۔

البتہ میقات یا محاذات میقات سے پہلے ہی کوئی احرام باندھ لے تو یہ افضل ہے۔

جب سے ہوائی جہازوں کا سفر ہونے لگا اس وقت سے پاکستان و ہندوستان والوں کے لئے دو راستے ہوگئے ایک بحری دوسرا ہوائی۔ احرام کے معاملے میں دونوں راستوں کے احکام جدا جدا ہیں۔

بحری راستے سے جانے والوں کا حکم

کراچی سے جدہ جاتے ہوئے بحری جہاز سمندر کے اندر کنارے کنارے گزرتا ہے، جدہ تک راستہ میں کوئی میقات نہیں آتا اور نہ کسی میقات کی ایسی محاذات آتی ہے جس کی وجہ سے سمندر ہی میں احرام باندھنا واجب ہو جائے، البتہ عدن گزر جانے کے بعد داہنے ہاتھ پر میلوں دور خشکی پر اہل یمن کا میقات یلملم آتا ہے اور اسی وجہ سے جہاز میں اس محاذات کا خیال کرتے ہوئے احرام باندھتے ہیں اور اس محاذات کی جگہ احرام باندھنا جائز بلکہ افضل ہے،

لیکن چونکہ جہاز یلملم کی محاذات کے اندر مکہ مکرمہ کے رخ پر داخل نہیں ہوتا، بلکہ باہر باہر جدہ پہنچتا ہے اور جدہ پہنچنے تک مسافر کی محاذات کعبہ کے رخ پر جاتے ہوئے نہیں ہوتی اس لئے اگر کوئی شخص جدہ تک احرام کو موخر کرے جدہ پہنچ کر احرام باندھ لے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔(۱)

لیکن اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ یلملم کی محاذات ہی میں احرام باندھ لے تاکہ شک وشبہ نہ رہے۔

ہوائی راستے سے جانے والوں کا حکم

کراچی سے جدہ جانے والا ہوائی جہاز اہل نجد یا اہل عراق کی میقات یا ان کی محاذات سے گزرتا ہوا بلکہ بعض اوقات حد حرم کے اوپر سے گزرتا ہوا جدہ پہنچتا ہے، اس لئے کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز جانے والوں کے لئے یہ گنجائش نہیں ہے کہ وہ جدہ پہنچنے تک احرام کو موخر کریں، ان حضرات پر لازم ہے کہ جہاز روانہ ہونے کے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹے کے اندر جہاز ہی میں احرام باندھ لیں تاکہ بلا احرام میقات یا اس کی محاذات سے تجاوز نہ ہو ورنہ گنہگار بھی ہوں گے اور دَم بھی لازم ہوگا۔

ہندوستان اور بنگلہ دیش کے حجاج کرام جو بمبئی یا ڈھاکہ سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوتے ہیں، نقشہ دیکھنے سے اندازہ ہوا کہ ان کا جہاز بھی نجد یا عراق

---

(۱) اس مسئلہ کی مکمل فقہی تحقیق مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی کتاب "جواہر الفقہ" (ص ۴۵۹ تا ۴۹۲ ج اول) میں دیکھی جاسکتی ہے۔ یہاں اسی کا خلاصہ لکھا گیا ہے۔ رفیع

کے میقات کی محاذات کے اندر سے گزر کر جدہ پہنچتا ہے، اس لئے ان حضرات کو بھی جہاز روانہ ہونے کے گھنٹہ، ڈیڑھ گھنٹہ کے اندر جہاز ہی میں احرام باندھ لینا چاہیے۔

ایک مفید مشورہ

بعض اوقات ہوائی جہاز کی پرواز کسی مجبوری کی وجہ سے ایک ایک دو دو دن موخر ہو جاتی ہے، اگر حاجی احرام باندھ چکے ہوں تو ان کو سخت دشواری پیش آتی ہے، کیونکہ احرام کی پابندیاں اپنے شہر میں رہتے ہوئے نباہنا آسان نہیں اور خلاف ورزی پر بہت سی صورتوں میں دَم لازم ہو جاتا ہے اور گناہ بھی ہوتا ہے اس لئے حجاج کرام کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ ایئرپورٹ پر احرام نہ باندھیں، بلکہ جب جہاز فضا میں بلند ہو جائے اس وقت احرام باندھیں، جس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ پیچھے احرام باندھنے کے طریقے میں جتنے کام تفصیل سے لکھے گئے ہیں، نیت اور تلبیہ کے سواوہ سب کام تو کراچی میں اپنی رہائش گاہ یا ایئرپورٹ پر پورے کرلیں، احرام کے کپڑے بھی باندھ لیں مگر نیت اور تلبیہ نہ کریں، نیت اور تلبیہ کے بغیر احرام شروع نہیں ہوتا، نہ اس کی پابندیاں عائد ہوتی ہیں، جب جہاز فضا میں بلند ہو جائے اس وقت نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔ احرام اور اس کی پابندیاں اس وقت سے شروع ہوں گی۔

جدّہ پہنچنے کے بعد

سمندری اور ہوائی دونوں راستوں سے سفر کرنے والے پہلے جدہ پہنچتے

ہیں، اس لئے جدہ کو حرمین کا دروازہ کہا جائے تو بعید نہیں، یہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ منزل مقصود قریب آگئی، اور تلبیہ موقع بہ موقع بآواز بلند کثرت سے پڑھتے رہیں، ضروریات سے فراغت کے بعد تمام اوقات کو ذکر اللہ میں مشغول رکھیں۔

بحری راستے سے آنے والوں نے اگر جدہ سے پہلے احرام نہ باندھا ہو تو اب جدہ پہنچ کر احرام باندھ لیں، کیونکہ مکہ مکرمہ جانے والوں کو اس سے آگے بلا احرام بڑھنا جائز نہیں، مگر کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز جانے والے حجاج کو جدہ تک احرام موخر کرنے کی گنجائش نہیں جیسا کہ پیچھے تفصیل سے بیان ہوا ہے اگر کوئی حاجی یا عمرہ کرنے والا بذریعہ ہوائی جہاز لاعلمی میں بلا احرام جدہ پہنچ گیا تو جدہ پہنچ کر فوراً احرام باندھ لے اور بلا احرام جدہ پہنچنے کی بنا پر دَم بھی دے اور اس گناہ سے توبہ استغفار بھی کرے۔

حدودِ حرم میں داخلہ

حدود حرم کا داخلہ رب العزت جل شانہ کی بارگاہ عظمت پناہ میں داخلہ ہے جو بہت خوش قسمت لوگوں کو نصیب ہوتا ہے اس کی عظمت و جلال کو دل میں اچھی طرح یاد کر کے ان حدود میں داخل ہوں، انبیاء سابقین علیہم السلام اور بزرگان امت کا عمل تو یہ رہا ہے کہ یہاں سے پیدل، ننگے پاؤں چلتے تھے۔ یہاں سے نہ ہوا تو ذی طویٰ (شہر مکہ مکرمہ سے باہر ایک مقام ہے) سے پیدل اور ننگے پاؤں ہو جاتے تھے، یہ بھی نہ ہو سکتا تھا تو مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر یہ

عمل کرتے تھے (حیات القلوب) لیکن آج کل عموماً موٹروں کی سواری ہے، اترنا آسان نہیں، پھر سامان موٹر میں رہے تو دل ادھر لگا رہے گا۔ اس لئے سوار ہی ہو کر داخل ہوتے ہیں۔ مگر کوشش کر کے نہایت خشوع خضوع سے استغفار کرتے ہوئے بار بار تلبیہ پڑھتے ہوئے داخل ہوں (زبدۃ)

مکہ معظّمہ میں داخلہ

حدود حرم میں کچھ اندر جا کر مکہ مکرمہ کی آبادی شروع ہو جاتی ہے۔

مسئلہ: مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا سنت ہے (زبدۃ)

آج کل جدہ ہی میں غسل کر کے چلنے سے یہ سنت ادا ہو سکتی ہے، کیونکہ موٹروں کی وجہ سے بہت تھوڑے وقت میں یہ سفر طے ہو جاتا ہے، مکہ مکرمہ میں داخلہ کے بعد پہلے اپنے سامان اور جائے قیام کا انتظام کریں تاکہ دل اس میں الجھا نہ رہے، اس کے بعد مسجد حرام میں حاضر ہوں۔

مسجد حرام میں داخلہ:۔

مسئلہ:۔ مسجد حرام کے بہت سے دروازے ہیں، مستحب یہ ہے کہ مسجد حرام میں باب السلام سے داخل ہوں، کسی دوسرے دروازے سے داخل ہوں تو بھی کچھ حرج نہیں۔ تلبیہ پڑھتے ہوئے تواضع اور خشوع کے ساتھ بیت اللہ کی عظمت و جلالت کا دھیان کئے ہوئے داخل ہوں۔

مسئلہ:۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت داہنا پاؤں پہلے داخل کریں اور درود

شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ

ترجمہ :۔ اے اللہ ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور ہمارے لئے اپنے رزق کے ذرائع آسان فرمادے

اگر دعا کے الفاظ یاد نہ ہوں تو اپنی زبان میں اس مضمون کی دعا مانگنا بھی کافی ہے۔

بیت اللہ پر پہلی نظر کے وقت

تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور یہ دعا بھی پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَاَحْیِنَارَبَّنَا بِالسَّلَامِ. اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَكَ ھٰذَا تَعْظِیْماً وَّ تَشْرِیْفاً وَّ تَکْرِیْماً وَّمَهَابَةً وَّ زِدْمَنْ حَجَّهٗ اَوِاعْتَمَرَهٗ تَشْرِیْفاً وَّ تَکْرِیْماً وَّ تَعْظِیْماً وَّ بِرًّا.

ترجمہ :۔ ”اے اللہ آپ ہی سلام ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہے، اے ہمارے پروردگار! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔ اے اللہ! اپنے اس گھر کی تعظیم و تکریم اور شرف وہیبت زیادہ کردیجئے اور جو اس گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے اس کی تعظیم و تکریم اور شرف اور ثواب کو بڑھادیجئے“۔ اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے، اگر یاد نہ ہو تو جو دعا چاہے مانگے اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

مسئلہ :۔ مسجد حرام میں داخل ہونے کے وقت تحیۃ المسجد کے نفل نہ پڑھے،

کیونکہ یہاں بغرض طواف آنے والوں کا تحیۃ نماز کی بجائے طواف ہے اس لئے مسجد حرام میں داخل ہو کر سب سے پہلے طواف کرنا چاہیے۔ (غنیہ)

سب سے پہلا کام طواف

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے والا آفاقی خواہ کسی بھی نیت سے آیا ہو، چونکہ اس پر لازم ہے کہ میقات سے احرام کے بغیر اندر نہ آئے، اس لئے یہاں آنے والا حج کی قسموں میں سے کسی قسم کا یا عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ معظمہ پہنچے گا۔ لہٰذا ہر حال میں اس کا پہلا کام یہ ہے کہ سامان کے انتظام سے فارغ ہو کر مسجد حرام پہنچے اور طواف کرے۔ البتہ طواف کی نوعیت علیحدہ علیحدہ ہو گی، عمرہ اور تمتع کرنے والے کے لئے یہ طواف عمرہ کا طواف ہو گا اور مفرد کے لئے یہ حج کا طواف قدوم ہو گا جو سنت ہے واجب نہیں۔ جس نے قران کا احرام باندھا ہو وہ مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلے عمرہ کا طواف اور سعی کرے، پھر حج کا طواف قدوم کرے۔

مسئلہ :۔ طواف بے وضو یا جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کرنا سخت گناہ ہے اس میں بعض مرتبہ دم وغیرہ واجب ہو جاتا ہے جس کی تفصیل جنایات کے باب میں آئے گی۔

طواف کرنے کا طریقہ اور حَجَرِ اَسْوَدْ کا استلام

طواف کے معنی کسی چیز کے گرد گھومنے کے ہیں۔ طواف کی نیت کر کے

بیت اللہ کے گرد سات مرتبہ گھومنے کو طواف کہتے ہیں، یعنی ایک طواف سات چکر لگانے سے مکمل ہوتا ہے۔ اور ایک چکر کو شوط کہتے ہیں، بیت اللہ کے سوا اور کسی چیز یا کسی مقام کا طواف کرنا جائز نہیں۔ طواف کے لئے نیت فرض ہے، بغیر نیت کے کتنے ہی چکر لگایئے طواف نہیں ہوگا۔

طواف کی نیت اس طرح کرے کہ "یا اللہ میں تیری رضا حاصل کرنے کے لئے طواف کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان کردے اور قبول فرما۔"

دل سے نیت کرنا فرض ہے اور زبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے، پہلے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اس گوشہ کے پاس جس میں حجر اسود ہے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجر اسود اس کی دائیں جانب ہو جائے، پھر طواف کی نیت کر کے ذرا دائیں جانب کو چلیں اتنا کہ حجر اسود بالکل مقابل ہو جائے، حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح ہاتھ اٹھائیں جیسے نماز کی تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں اور یہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اگر یہ یاد نہ ہو یا ہجوم کی وجہ سے پوری پڑھنا مشکل ہو تو صرف بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ، پڑھ لینا کافی ہے۔

پھر ہاتھ چھوڑ کر دونوں ہاتھ حجر اسود پر اس طرح رکھیں جیسے سجدہ میں رکھے جاتے ہیں اور دونوں ہتھیلیوں کے بیچ سر رکھ کر حجر اسود کو ادب کے ساتھ بوسہ دیں۔ ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو حجر اسود کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو بوسہ دیں۔ اگر ہاتھ بھی نہ رکھ سکیں تو لکڑی یا کسی دوسری چیز سے حجر اسود کو چھو کر اس چیز کو بوسہ دیں، یہ بھی نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھ حجر اسود کی طرف اس طرح اٹھائیں کہ گویا حجر اسود پر رکھے ہوئے اور ہاتھوں کی پشت اپنے چہرہ کی طرف رکھیں اس کے بعد ہاتھوں کو بوسہ دیں۔

حَجرِ اَسوَد کو بوسہ دینے میں احتیاط

حجر اسود کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے میں اس کا پورا خیال رکھیں کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے، اگر تکلیف کا خطرہ ہو تو اس کو چھوڑ دیں، صرف ہاتھوں کو کانوں تک حجر اسود کے بالکل سامنے کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے ہی پر اکتفا کریں کیونکہ حجر اسود کا استلام مستحب ہے اور کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے، استلام حجر اسود کے بعد دائیں طرف کعبہ شریف کے دروازہ کی جانب کو چلیں اور بیت اللہ کے گرد طواف کریں۔ جب رکن یمانی کے پاس پہنچیں تو اس کو دونوں ہاتھوں سے یا ئیں ہاتھ سے یا صرف داہنے ہاتھ سے چھونا مستحب ہے، اس کو بوسہ دینا یا صرف بائیں ہاتھ سے چھونا خلاف سنت ہے اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ ہو تو ایسے ہی گزر جائے۔

مسئلہ :۔ حج کے زمانے میں بعض لوگ حجر اسود پر خوشبو لگا دیتے ہیں تو اگر حجر اسود پر خوشبو لگی ہو اور طواف کرنے والا مُحرِم ہو تو اسے حجر اسود کا استلام جائز

نہیں، بلکہ ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دے لیں۔ اگر مُحرِم نے حجر اسود کا استلام کیا اور اس کے منہ یا ہاتھ کو خوشبو لگی تو اگر بہت لگی تو دَم واجب ہے اور تھوڑی سی لگی تو صدقہ لازم ہے (غُنیہ) اسی طرح رکن یمانی پر بھی خوشبو لگی ہو تو اس کو بھی ہاتھ نہ لگایئے اور طواف سے فارغ ہو کر ملتزم پر جائیں اور وہاں بھی خوشبو لگی ہو تو وہاں بھی دیوار سے نہ چمٹیں دور کھڑے ہو کر ہی دعا کر لیں۔

بیت اللہ کے چار گوشے

بیت اللہ کے چار گوشے ہیں، ہر گوشے کو رکن کہتے ہیں، ایک رکن تو حجر اسود کا ہے اس کے سامنے مغربی جانب کا گوشہ رکن یمانی کہلاتا ہے، باقی دو گوشے رکن شامی اور رکن عراقی کے نام سے مشہور ہیں، مگر طواف میں ان دونوں گوشوں کے بارے میں کوئی حکم ثابت نہیں ہے۔

جب لوٹ کر حجر اسود پر پہنچیں تو پھر "بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہہ کر بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے اور ہاتھ کو بوسہ دینے کا وہی عمل کریں جو پہلے کیا تھا، اس طرح یہ ایک شوط (چکر) پورا ہو گیا اب اسی طرح باقی چھ شوط (چکر) حجر اسود سے شروع کر کے حجر اسود تک کریں گے تو ایک طواف مکمل ہو گا۔ سات شوط پورے کرنے کے بعد آٹھویں مرتبہ بھی حجر اسود کا استلام اسی طرح کریں جس طرح پیچھے بیان ہوا ہے۔

مسئلہ :۔ حجر اسود کا استلام یعنی بوسہ دینا یا ہاتھ وغیرہ لگانا پہلی مرتبہ اور آٹھویں

مرتبہ بالاتفاق سنت موکدہ ہے، بیچ والے چکروں میں زیادہ تاکید نہیں ہے۔

مسئلہ :۔ جب جماعت نماز کے لئے اقامت ہو رہی ہو اس وقت سے جماعت ختم ہونے تک اور جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو، اس وقت طواف کرنا مکروہ ہے، اس کے علاوہ اور کسی وقت طواف کرنا مکروہ نہیں، اگرچہ وہ اوقات ہوں جن میں نماز مکروہ ہوتی ہے۔

طواف کی دعائیں

دورانِ طواف ذکر اللہ میں مشغول رہنا اور دعا مانگنا افضل ہے، دعا حالت طواف میں مقبول ہوتی ہے، مگر کوئی خاص ذکر اور دعا ایسی معین نہیں ہے کہ اس کے بغیر طواف نہ ہو، حدیث میں دو دعائیں منقول ہیں جو مختصر سی ہیں، ایک رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان، وہ یہ ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ: "اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔"

دوسری دعا جس کا حجر اسود اور حطیم کے درمیان پڑھنا منقول ہے، یہ ہے

اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

ترجمہ:۔ "اے اللہ جو کچھ آپ نے مجھے عنایت فرمایا ہے اس پر مجھے قناعت دے اور اس میں مجھے برکت بھی دے اور میرا مال و اولاد جو کچھ میرے سامنے نہیں ہے تو اس کی حفاظت فرما۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

امام محمدؒ نے مبسوط میں فرمایا کہ مقاماتِ حج میں کوئی دعا معین کرنا اچھا نہیں، جس میں جی لگے اور جس کی ضرورت سمجھے وہ دعا کرے، کیونکہ معین الفاظ کی پابندی سے رقتِ قلب اور خشوع اکثر نہیں رہتا۔

طواف کے ہر شوط (چکر) کے لئے جو دعائیں آگے آرہی ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول تو ہیں مگر خاص طواف کے لئے منقول نہیں، بہت سے عوام کتابیں ہاتھ میں لے کر طواف کی حالت میں ان الفاظ کو بے سمجھے مشکل سے ادا کرتے ہیں، اس سے بہتر یہ ہے کہ جو کچھ اپنی سمجھ میں آئے اور جس چیز کی ضرورت ہو اپنی زبان میں اس کی دعا کریں۔

البتہ کسی کو عربی دعائیں یاد ہوں اور ان کو سمجھ کر دعا کرے تو بہت اچھا ہے یا جو شخص وہ دعائیں حفظ یاد رکھنا چاہے تو ایسے حضرات کے لئے وہ دعائیں بھی مع ترجمہ لکھی جاتی ہیں اگر کسی کو عربی میں دعائیں یاد کرنا مشکل ہو وہ ان کا اردو ترجمہ یا مفہوم اپنے الفاظ میں ادا کرلے، یہ بھی یاد نہ رہے تو جو دعا بھی چاہے اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ سے مانگ لے۔

پہلے چکر کی دعا (عربی)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِیْمَاناً
بِکَ وَتَصْدِیقاً بِکَلِمَاتِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاِتِّبَاعاً
لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ
الدَّائِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ وَالْفَوْزَ
بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ۔

ہدایت :۔ رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے۔ اور رکن یمانی سے حجر اسود تک یہ دعا مانگیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا
غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ .

☆☆☆

پہلے چکر کی دعا (اردو)

ترجمہ :۔ "اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور (گناہوں سے بچنے) کی طاقت اور (عبادت کی) قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بزرگی اور عظمت والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر۔ اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیرے احکام کو مانتے ہوئے اور تجھ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی اور تیرے حبیب محمد ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے (میں طواف کرتا ہوں)

"اے اللہ ! میں تجھ سے معافی اور سلامتی اور دین و دنیا اور آخرت میں دائمی حفاظت کا سوال کرتا ہوں اور جنت کی کامیابی اور دوزخ سے نجات کا طلب گار ہوں۔"

ہدایت :۔ رکن یمانی تک یہ دعا ختم کر کے حجر اسود تک یہ دعا مانگیں:

"اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے، بڑی بخشش والے، اے تمام جہانوں کے پالنے والے۔

دوسرے چکر کی دعا (عربی)

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْ مَنَا وَ بَشَرَ تَنَا عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِىْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِى الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

ہدایت :۔ رکنِ یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے، اور آگے حجر اسود تک یہ دعا پڑھیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ .

دوسرے چکر کی دعا (اردو)

ترجمہ :۔ "اے اللہ بیشک یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور (یہاں کا) امن و امان تیرا ہی دیا ہوا ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں بھی تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے ہی بندہ کا بیٹا ہوں

اور یہ دوزخ کی آگ سے تیری پناہ پکڑنے والوں کی جگہ ہے، لہٰذا آپ ہمارے گوشت اور کھال کو دوزخ پر حرام کردیجئے۔ اے اللہ ہمارے لئے ایمان کو محبوب بنادے، اور ہمارے دلوں میں اس کی چاہ پیدا کردے اور ہمارے لئے کفر، بدکاری اور نافرمانی کو ناپسند بنادے، اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کردے، اے اللہ جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے تو مجھے اپنے عذاب سے بچانا، اے اللہ مجھے بغیر حساب کے جنت عطا فرما دے۔"

ہدایت :۔ رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کردیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے حجر اسود تک یہ دعا مانگیں۔

"اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے بڑے عزت والے اے بڑی بخشش والے، اے سب جہانوں کے پالنے والے۔

تیسرے چکر کی دعا (عربی)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

ہدایت:۔ رکن یمانی پر پہنچنے تک یہ دعا ختم کردیں اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَاعَزِيْزُ يَا غَفَّارُ
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

تیسرے چکر کی دعا (اردو)

"اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں (تیرے احکام میں) شک سے
اور (تیری ذات و صفات میں) شرک سے اور اختلاف و نفاق سے
اور برے اخلاق سے اور برے حال اور برے انجام سے مال میں
اور اہل و عیال میں۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری رضامندی اور
جنت کی بھیک مانگتا ہوں اور تیرے غضب اور آگ سے پناہ مانگتا
ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور
تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی ہر مصیبت سے۔

ہدایت:۔ رکن یمانی تک پہنچنے تک یہ دعا ختم کردیں اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھیں۔

"اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے، اے بخشش والے، اے سب جہانوں کے پالنے والے۔

چوتھے چکر کی دعا (عربی)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْ رًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ، يَاعَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ، اَخْرِجْنِيْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَارَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِيْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ.

ہدایت:۔ رکنِ یمانی تک یہ دعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا کیجئے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً. وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ.

چوتھے چکر کی دعا (اردو)

ترجمہ :۔ اے اللہ اس کو حج مقبول اور کامیاب کوشش بنادے
اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ، اور اچھا مقبول عمل، اور ایسی
تجارت بنادے جس میں خسارہ نہ ہو، اے دلوں کا حال جاننے
والے، اے اللہ مجھے (گناہ کی) اندھیریوں سے (ایمان اور نیک
عمل کی) روشنی کی طرف نکال لے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری
رحمت کے لازمی ذریعوں کا سوال کرتا ہوں اور ان اسباب کا جو
تیری مغفرت کو (میرے لئے) لازمی بنادیں اور ہر گناہ سے
سلامتی کا، اور ہر نیکی سے فیض یاب ہونے کا، اور جنت سے بہرہ
ور ہونے کا، اور دوزخ سے نجات پانے کا۔ اے میرے پروردگار
تونے جو کچھ مجھے دیا ہے اس پر قناعت عطا فرما اور جو نعمتیں مجھے
عطا فرمائی ہیں ان میں برکت بھی دے اور میری ہر غائب
چیز (اہل و عیال اور مال و جائداد) پر تو خیر و برکت کے ساتھ
میرا قائم مقام اور محافظ بن جا۔

ہدایت :۔ رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کردیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ
دعا پڑھیے۔

"اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت
میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں نیک لوگوں

کے ساتھ جنت میں داخل فرما، اے بڑی عزت والے، اے بڑی بخشش والے، اے سب جہانوں کے پالنے والے۔"

پانچویں چکر کی دعا (عربی)

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلَّ عَرْشِكَ، وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْهَكَ، وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِیْئَةً مَرِیْئَةً لَانَظْمَاءُ، بَعْدَ هَا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَاسَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِیْمَهَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْعَمَلٍ.

ہدایت:۔ رکن یمانی تک یہ دعا ختم کر دیجئے اور آگے حجر اسود تک یہ دعا پڑھئے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

عَذَابَ النَّارِ .وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ. يَاعَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ.

پانچویں چکر کی دعا(اردو)

ترجمہ :۔ ”اے اللہ مجھے اس روز اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ دینا جب تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا اور تیری ذاتِ پاک کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا اور اپنے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ(کوثر) سے مجھے ایسا خوشگوار اور خوش ذائقہ گھونٹ پلانا کہ اس کے بعد کبھی ہمیں پیاس کی تکلیف نہ ہو. اے اللہ میں تجھ سے ان چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں جو تیرے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے طلب کیں اور ان چیزوں کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن سے تیرے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی، اے اللہ میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کی بھیک مانگتا ہوں اور ہر اس قول یا فعل یا عمل کی جو مجھے جنت سے قریب کردے ، اور میں دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ہر اس قول یا فعل یا عمل سے جو مجھے دوزخ سے قریب کردے۔

ہدایت :۔ رکن یمانی تک یہ دعا ختم کردیجئے اور آگے حجر اسود تک یہ دعا مانگئے۔

"اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی، اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما، اے بڑی عزت والے، اے بڑی بخشش والے، اے سب جہانوں کے پالنے والے۔

چھٹے چکر کی دعا (عربی)

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ مَاكَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَاكَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ وَاَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَنْ مَّنْ سِوَاكَ يَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَّوَجْهَكَ كَرِيْمٌ وَاَنْتَ يَا اَللّٰهُ حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.

ہدایت:۔ رکن یمانی تک یہ دعا ختم کر دیجئے اور آگے حجر اسود تک یہ دعا مانگیں:۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

چھٹے چکر کی دعا(اردو)

ترجمہ:۔ ”اے اللہ مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ان معاملات
میں ہیں جو میرے اور تیرے درمیان ہیں اور بہت سے حقوق ان
معاملات میں ہیں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں،
اے اللہ ان میں سے جن کا تعلق صرف تیری ذات سے ہو ان
(میں کوتاہی) کی مجھے معافی دے اور جن کا تعلق مخلوق سے
(بھی) ہو ان (میں کوتاہی کی معافی) کا تو ذمہ دار بن جا۔ اے اللہ
مجھے حلال چیزیں عطا فرما کر حرام سے بچا اور فرمانبرداری کی توفیق
دے کر نافرمانی سے بچا اور اپنا فضل عطا فرما کر اپنے سوا دوسروں
سے مجھے مستغنی کر دے، اے وسیع مغفرت والے، اے اللہ بے
شک تیرا گھر بڑا عظمت والا ہے اور تیری ذات بڑی عزت والی
ہے اور تو اے اللہ بڑا باوقار، بڑا کرم والا اور بڑی عظمت والا ہے،
معافی کو پسند فرماتا ہے، لہٰذا مجھے معاف فرمادے۔

ہدایت: رکن یمانی تک یہ دعا ختم کردیں اور آگے حجر اسود تک یہ دعا مانگیں۔

”اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں
بھی بھلائی عطا فرما اور عذابِ دوزخ سے بچا اور نیک لوگوں کے ساتھ جنت
میں داخل فرما، اے بڑی عزت والے، اے بڑی بخشش والے، اے سب
جہانوں کے پالنے والے۔

ساتویں چکر کی دعا (عربی)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا كَامِلًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ لِسَانًا ذَاكِرًا وَّ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَالْمَوْتِ وَ مَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَالْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ یَا عَزِیْزُیَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ.

ہدایت: رکن یمانی تک یہ دعا ختم کر دیں اور آگے حجر اسود تک یہ دعا مانگیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ، یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

ساتویں چکر کی دعا (اردو)

ترجمہ:۔ "اے اللہ میں آپ سے ایمانِ کامل اور سچا یقین اور کشادہ رزق مانگتا ہوں، اور عاجزی کرنے والا دل اور (آپ کا) ذکر کرنے والی زبان اور حلال پاک روزی اور سچی توبہ مانگتا ہوں اور موت سے پہلے کی توبہ اور موت کے وقت کا آرام مانگتا ہوں، اور

مرنے کے بعد مغفرت ورحمت، اور حساب کے وقت معافی، اور جنت کا حصول اور دوزخ سے نجات مانگتا ہوں تیری رحمت کے وسیلہ سے، اے بڑی عزت والے، اے بڑی مغفرت والے، اے میرے پروردگار، میرے علم میں اضافہ کر، اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرمالے۔

ہدایت :۔ رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کردیں اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا مانگیں:۔

"اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا، اور نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما، اے بڑی عزت والے، اے بڑی مغفرت والے، اے سب جہانوں کے پالنے والے۔

مسئلہ :۔ طواف کے دوران ذکر افضل ہے اور تلاوتِ قرآن بھی جائز ہے، مگر ذکر و تلاوت اور دعا بلند آواز سے نہ کریں تاکہ دوسرے طواف کرنے والوں کو پریشانی نہ ہو (زبدہ) اس سے معلوم ہوا کہ معلّموں کا شور وشغب جو لوگوں کو دعائیں پڑھانے کے لئے ہوتا ہے اچھا نہیں۔

مسئلہ :۔ اگر طواف کے درمیان فرض نماز کھڑی ہوگئی اور رکعت جاتی رہنے کا خوف ہو تو طواف چھوڑ کر نماز میں شریک ہوجائیں اور بعد میں جس جگہ سے طواف چھوڑا تھا اسی جگہ سے آکر طواف پورا کریں۔ (زبدہ)

ملتزم پر جانا اور دعا مانگنا

بیت اللہ کی دیوار کا وہ حصہ جو حجر اسود اور دروازہ بیت اللہ کے درمیان ہے ملتزم کہلاتا ہے، اس مقام پر خاص طور سے دعا قبول ہوتی ہے، اور افضل یہ ہے کہ طواف کے چکروں سے فارغ ہو کر ملتزم پر جائیں اور اس جگہ کی دیوارِ کعبہ پر اپنے دونوں ہاتھ سر کے اوپر سیدھے بچھادیں اور اپنا سینہ دیوار سے ملادیں اور رخسار کو بھی دیوار پر رکھیں اور خوب رو رو کر دعا مانگیں جس زبان میں چاہیں مانگیں اور یہ سمجھ کر مانگیں کہ رب کریم کے آستانہ پر پہنچ گیا ہوں اور اس کی چوکھٹ سے لگا کھڑا ہوں اور وہ میرے حال کو دیکھ رہا ہے۔ تجربہ یہ ہے کہ اس جگہ مانگی ہوئی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ مگر دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے ہر کام میں پرہیز کریں۔

طواف کے بعد دو رکعت نماز

ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز واجب ہیں، طواف خواہ نفل ہو یا سنت یا واجب یا فرض، اور ان دو رکعتوں کا مقامِ ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے۔

(غنیہ و زبدہ)

مسئلہ :۔ دوگانہ طواف مقامِ ابراہیم کے پیچھے ہونے کا یہ مطلب ہے کہ مقامِ ابراہیم نمازی اور بیت اللہ کے درمیان آجائے، مقامِ ابراہیم سے جتنا قریب ہو سکے بہتر ہے اور کچھ فاصلہ بھی ہو تو مضائقہ نہیں۔ ہجوم کے وقت لوگوں کو

تکلیف دے کر آگے پہنچنا جہالت ہے۔

اس سے بہتر یہ ہے کہ کچھ فاصلے سے پڑھ لے، مگر بلاضرورت دور نہ جائے اور مقامِ ابراہیم اس کے اور بیت اللہ کے درمیان رہے۔

مسئلہ :۔ دوگانہ طواف مکروہ اوقات میں جائز نہیں یعنی آفتاب کے طلوع یا غروب یا زوال کے وقت نہ پڑھے اگر پڑھ لئے ہوں تو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ اگرچہ طواف ان اوقات میں بھی جائز ہے۔(زبدہ)

مسئلہ :۔ نمازِ فجر اور عصر کے بعد دوگانہ طواف پڑھنا مکروہ ہے اگرچہ طواف جائز ہے، اگر ان اوقات میں ایک یا متعدد طواف کئے ہوں تو ان کی نفلیں سورج نکلنے کے بعد اور مغرب کے فرضوں سے فارغ ہو کر سنت مؤکدہ سے پہلے ادا کریں۔(درمختار و زبدہ)

مسئلہ :۔ دوگانہ طواف کے لئے جس کو مقامِ ابراہیم کے قریب جگہ مل جائے، اسے چاہیے کہ مختصر قرأت کے ساتھ دو رکعت پڑھے اور مختصر دعا کر کے جگہ چھوڑ دے تاکہ دوسروں کو موقع ملجائے انہیں تکلیف نہ ہو طویل دعا یا نوافل یہاں نہ پڑھے بلکہ وہاں سے ہٹ کر پڑھے۔

مسئلہ :۔ اس دوگانہ کو طواف کے متصل پڑھنا چاہیے بلا عذر تاخیر مکروہ ہے (زبدہ)

مسئلہ :۔ کئی طواف کر کے سب کے دوگانہ ایک مرتبہ جمع کرنا مکروہ ہے،

ہاں وقت مکروہ ہو تو مضائقہ نہیں کہ کئی طواف کرے، پھر وقتِ مکروہ نکل جانے کے بعد ہر طواف کا دوگانہ الگ الگ ادا کرلے۔

مسئلہ :۔ دوگانہ طواف اگر مقامِ ابراہیم کے پیچھے نہ پڑھ سکے تو اس کے آس پاس یا حطیم میں یا مسجد حرام میں یا پھر سارے حرم میں کہیں بھی پڑھ لے واجب ادا ہو جائے گا۔ حدودِ حرم سے باہر ادا کرنا مکروہ ہے لیکن ادا ہو جاتا ہے۔ (زبدہ وغنیہ)

مسئلہ :۔ دوگانہ طواف اگر کوئی شخص حرم میں ادا کرنا بھول گیا یا موقع نہیں ملا اور اپنے وطن آگیا تو اب ادا کرے، ادا ہو جائے گا اگرچہ مکروہ ہوگا (غنیہ)

آبِ زَم زَم پینا

مستحب ہے کہ طواف اور اس کی دو رکعتوں اور ملتزم سے فارغ ہو کر زمزم کے کنویں پر جائے اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے زمزم کا پانی پیٹ بھر کر تین سانس میں پئے، شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہے۔

مسئلہ :۔ زمزم کے پانی سے غسل یا وضو کرنا اچھا نہیں، مگر بے وضو کو وضو کرلینا جائز ہے، استنجا کرنا یا بدن یا کپڑے کی ناپاکی اس سے دھونا جائز نہیں (غنیہ)

طواف میں اِضطِباع اور رَمل

یہاں تک جو افعال طواف میں بیان ہوئے وہ ہر طواف کرنے والے کے لئے برابر ہیں خواہ طواف عمرہ کا ہو یا حج کا اور خواہ یہ شخص مفرد ہو یا قارن یا متمتع

اور طواف خواہ فرض ہو یا واجب، یا سنت ہو یا نفل۔

لیکن جس طواف کے بعد صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا ہو اس طواف میں صرف مردوں کو دو کام زائد کرنا ہیں اور یہ دونوں سنت ہیں۔

(۱) ایک اضطباع یعنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈال لے، اور طواف کے اول سے آخر تک اضطباع کئے رکھنا سنت ہے مگر جب دوگانہ طواف پڑھے اس وقت دستور کے مطابق چادر اوڑھ کر دونوں مونڈھے ڈھانک لے۔ سر بہر حال کھلا رہے گا۔

(۲) دوسرا کام رمل ہے جو صرف طواف کے صرف پہلے تین چکروں میں سنت ہے۔

رمل کا طریقہ یہ ہے کہ چلنے میں جھپٹ کر جلدی جلدی اور زور، زور سے قدم اٹھائے اور قدم نزدیک نزدیک رکھے دوڑے نہیں اور مونڈھوں کو اس طرح ہلاتا ہوا چلے جیسے بہادر میدان جنگ میں جاتا ہے۔

مسئلہ :۔ اضطباع اور رمل صرف مردوں کے لیے سنت ہے عورتوں کے لئے نہیں۔

مسئلہ :۔ قارن اور متمتع جو پہلا طواف کریں گے وہ عمرہ کا طواف ہوگا، اس کے بعد عمرہ کی سعی کرنا ان کے لئے ضروری ہے، اس لئے ان دونوں کو تو پہلے ہی طواف میں اضطباع اور رمل کرنا ہے، لیکن مفرد جس نے صرف حج کا احرام باندھا اس کا یہ پہلا طواف "طواف قدوم" ہوگا جس کے بعد حج کے لئے سعی

کرنا اس وقت ضروری نہیں، کیونکہ اسے اختیار ہے کہ سعی ابھی کرے یا طوافِ زیارت کے بعد دسویں ذی الحجہ کو کرے۔ اگر "مفرد" حج کی سعی طوافِ قدوم کے ساتھ کرنا چاہے تو وہ بھی پہلے ہی طواف میں جو طوافِ قدوم ہے اضطباع اور رمل کی سنت ادا کرے، مگر افضل یہی ہے کہ حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرے۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی

صفا اور مروہ دو پہاڑیاں ہیں جو مسجد حرام کے قریب ہی ہیں۔ سعی کے لفظی معنی دوڑنے کے ہیں اور شرعاً صفا مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات پھیرے لگانے کو سعی کہتے ہیں۔ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ کے ایک خاص عمل کی یادگار ہے اور عمرہ اور حج دونوں میں یہ سعی کرنا واجب ہے۔

سعی کی شرائط اور آداب

سعی کا طواف کے بعد ہونا شرط ہے، کوئی طواف سے پہلے سعی کرے تو وہ معتبر نہیں، طواف کے بعد دوبارہ کرنا ہوگی۔ (زبدہ)

سعی طواف کے فوراً بعد کرنا ضروری نہیں مگر طواف کے متصل کرنا سنت ہے، اگر تکان یا کسی دوسری ضرورت کی وجہ سے درمیان میں کچھ وقفہ کرے تو مضائقہ نہیں۔ (زبدہ)

مسئلہ :۔ حج کی جو سعی وقوف عرفات کے بعد طواف زیارت کے ساتھ کی جاتی ہے، اس میں احرام شرط نہیں، بلکہ افضل و مستحب یہ ہے کہ دسویں تاریخ کو منیٰ میں قربانی اور حلق کر کے احرام کھولنے کے بعد طوافِ زیارت اور سعی کرے۔ اگرچہ یہ بھی جائز ہے کہ احرام کھولنے سے پہلے طوافِ زیارت اور سعی کر لے۔

لیکن حج کی جو سعی وقوفِ عرفات سے پہلے کی جائے اس میں احرام شرط ہے۔

مسئلہ :۔ عمرہ کی سعی کے لئے احرام بہر حال شرط ہے۔

مسئلہ :۔ اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی نہیں کی تھی تو ایام نحر میں طوافِ زیارت کے بعد کرے، ایام نحر کے بعد تاخیر مکروہ ہے۔ (حیات القلوب)

مسئلہ :۔ سعی پیدل کرنا واجب ہے، کوئی عذر ہو تو سواری رکشا وغیرہ پر بھی کر سکتے ہیں، اگر بلا عذر کے سواری پر سعی کی تو دَم یعنی قربانی واجب ہے۔

سعی کا مسنون طریقہ

جب طواف کے بعد آب زمزم پی کر فارغ ہو اور سعی کے لئے جانے لگے تو پھر حجر اسود پر جا کر نویں مرتبہ استلام کریں یعنی موقع ملے تو حجر اسود کو بوسہ دے ورنہ ہاتھ یا چھڑی وغیرہ حجر اسود کو لگا کر اس کو بوسہ دیں وہ بھی نہ

ہو سکے تو ہاتھوں کو حجر اسود کے مقابل کر کے ان کو بوسہ دیں۔ بھیڑ کی وجہ سے قریب نہ جا سکیں تو دور ہی سے استلام کریں اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں، اس کے بعد مستحب یہ ہے کہ باب الصفا سے باہر آئیں۔ کسی دوسرے دروازے سے جائیں تو یہ بھی جائز ہے، پھر صفا پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ نظر آسکے، پھر قبلہ رخ کھڑا ہو کر سعی کی نیت اس طرح کریں کہ "یا اللہ میں آپ کی رضا کے لئے صفا مروہ کے درمیان سات شوط (پھیرے) سعی کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرمادے اور قبول فرمایئے۔"

یہ نیت دل میں کرنا کافی ہے مگر زبان سے بھی کہنا افضل ہے پھر دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں جیسے دعا میں اٹھائے جاتے ہیں، نماز کی تکبیر تحریمہ کی طرح نہ اٹھائیں جیسے بہت سے ناواقف لوگ کرتے ہیں اور تکبیر و تہلیل با آواز بلند اور درود شریف آہستہ پڑھیں اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعا مانگیں۔ یہ قبولیت دعا کا مقام ہے یوں تو اختیار ہے کہ جو چاہے ذکر کریں اور جو چاہے مانگیں مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جگہ منقول ہے وہ افضل ہے اور وہ دعا یہ ہے"

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ (زبدہ)

ترجمہ :۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور صرف تنہا اسی نے دشمنوں کی جماعتوں کو شکست دی۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادِ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّاتَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ.

ترجمہ :۔یااللہ آپ نے فرمایا ہے کہ "مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا" اور آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے اور میں آپ سے یہ دعا مانگتا ہوں کہ جس طرح آپ نے مجھے دین اسلام کی ہدایت فرمائی ہے اسی طرح اس کو باقی بھی رکھئے یہاں تک کہ اسلام ہی پر میری وفات ہو۔

یہ تکبیرات اور دعائیں تین مرتبہ پڑھے اور اس کے علاوہ جو چاہے دعا مانگے، کیونکہ یہ قبولیت کی جگہ ہے۔ پھر ذکر کرتا ہوا صفا سے مروہ کی طرف اپنی چال چلے۔ جب وہ جگہ قریب آنے لگے جہاں دیوار میں سبز رنگ کے

ستون لگائے ہوئے ہیں اور بقدر چھ ہاتھ کے فاصلے پر رہ جائے تو صرف مرد دوڑنا شروع کردیں اور دوسرے سبز ستونوں کے بعد بھی چھ ہاتھ تک دوڑتے رہیں، عورتیں یہاں بھی نہ دوڑیں بلکہ معمولی رفتار سے چلتی رہیں، پھر مرد بھی اپنی چال چلنے لگیں۔ اس وقت میں یہ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ (زبدہ)

ترجمہ :۔ "اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما تو باعزت اور بڑا کریم ہے۔"

اس کے علاوہ بھی جو چاہیں دعا مانگیں کہ یہ بھی قبولیت کا مقام ہے۔

مسئلہ :۔ اگر سواری پر سعی کر رہا ہے تو دونوں سبز ستونوں کے درمیان سواری تیز کردے بشرطیکہ دوسرے لوگوں کو اس سے ایذا نہ پہنچے، پیادہ یا سوار دوڑنا اسی حد تک سنت ہے کہ دوسروں کو تکلیف دینے کا سبب نہ بنے۔ جب صفا کے بالمقابل دوسری پہاڑی مروہ پر پہنچے تو اس کے اوپر چڑھ کر بیت اللہ کی طرف رخ کرکے کھڑا ہو اور جس طرح صفا پر ہاتھ اٹھا کر تکبیر و تہلیل اور دعا کی تھی ویسا ہی عمل یہاں بھی کرے یہ ایک شوط (پھیرا) پورا ہوگیا، اس کے بعد مروہ سے صفا کی طرف چلیں تو اب بھی صرف مرد سبز ستون کے آنے سے کچھ پہلے دوڑنا شروع کردیں اور سبز ستون کے کچھ بعد تک دوڑتے رہیں، پھر معمولی رفتار سے چل کر صفا پر چڑھیں اور جیسا پہلے لکھا گیا ہے اسی

طرح دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر تکبیر و تہلیل اور دعا کریں یہ دوسرا شوط (پھیرا) پورا ہو گیا۔ اسی طرح سات شوط (پھیرے) پورے کریں، صفا سے شروع ہو کر مروہ پر سعی ختم ہوتی ہے۔

مسئلہ :۔ سعی کے سات شوط (پھیرے) پورے کرنے کے بعد دو رکعت نماز حرم میں آکر مطاف کے کنار پر پڑھنا مستحب ہے، اگر بابِ عمرہ پر کسی جگہ پڑھ لے تو یہ بھی درست ہے۔ (شرح زبدہ)

مسئلہ :۔ سعی میں باوضو ہونا اور کپڑوں کا پاک ہونا مستحب ہے اور اس کے بغیر بھی سعی ہو جاتی ہے۔ (غُنیہ)

مسئلہ :۔ خواتین دو سبز ستونوں کے درمیان نہیں دوڑینگی بلکہ معمول کے مطابق چلتی رہیں گی۔ سعی کے باقی مسائل مرد و عورت سب کے لیے یکساں ہیں۔ (زبدہ وغُنیہ)

سعی سے فارغ ہو کر

حَلْق یا قَصْر

اگر احرام صرف عمرہ کا ہے یا حج میں تمتع کا ہے تو اب احرام اور عمرہ کے افعال تمام ہو گئے، سعی سے فارغ ہو کر مرد تمام سر کے بال منڈا دے یا انگلی کے ایک پورے کے برابر سارے سر کے بال کتروا دے مگر منڈوانا افضل ہے۔

مسئلہ :۔ مردوں کو کم از کم چوتھائی سر کے بال منڈوانا یا ایک انگلی کے پورے کے برابر کم از کم چوتھائی سر کے بال کتروانا واجب ہے، اس سے کم حصہ کے بال منڈوانا یا کتروانا بالکل کافی نہیں۔ جب تک کم از کم چوتھائی سر کے بال نہ منڈوائے یا نہ کتروائے احرام سے حلال نہ ہوگا، احرام کی پابندیاں جوں کی توں باقی رہیں گی اور سارے سر کے بال منڈوانا یا کتروانا سنت ہے۔ (زبدہ)

مسئلہ :۔ خواتین کو سر کے بال منڈوانا حرام ہے البتہ کم از کم چوتھائی سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے برابر کاٹنا ان پر بھی واجب ہے اور سارے سر کے بال بقدر ایک پورے کے کتروانا سنت ہے۔ (زبدہ)

اہم وضاحت

بہت سے حنفی مرد اور عورتیں سعی سے فارغ ہو کر دوسروں کے دیکھا دیکھی، قینچی سے سر کے چند بال کتروا لینے کو احرام سے حلال ہونے کے لیے کافی سمجھ لیتے ہیں یاد رکھیں! چند بال کتروانے سے کوئی حنفی ہرگز احرام سے حلال نہیں ہوتا، بدستور محرم رہتا ہے اس حالت میں احرام کی پابندیوں کی خلاف ورزی ہوگی تو اکثر صورتوں میں دَم وغیرہ لازم ہو جائے گا۔

اس لئے قینچی والوں کے کہنے میں ہرگز نہ آئیں کم از کم چوتھائی سر کے بال منڈوا کر یا کتروا کر حلال ہوں۔

صرف عُمرہ یا تَمَتُّع کرنے والے

سر منڈوانے یا بال کتروانے کے بعد احرام ختم ہو گیا اور صرف عمرہ کرنے والا فارغ ہو گیا اور حج تمتع کا عمرہ کرنے والا عمرہ تمتع سے فارغ ہو گیا، احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں، اب عام اہل مکہ کی طرح مکہ مکرمہ میں مقیم رہیں اس دوران مسجدِ حرام کی حاضری اور نفلی طواف بکثرت کرنے کو سعادتِ کبریٰ سمجھیں، بازاروں، مجلسوں میں بلا ضرورت وقت ضائع نہ کریں۔

مُفرِد اور قارِن

اگر یہ شخص مفرد ہے یعنی میقات سے صرف حج کا احرام باندھا ہے یا قارِن ہے کہ میقات سے حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا ہے تو ان دونوں کا احرام ابھی باقی ہے، ان دونوں پر لازم ہے کہ احرام کی پابندیوں کے ساتھ مکہ مکرمہ میں قیام کریں۔ مسجدِ حرام کی حاضری اور بیت اللہ کے طواف کو غنیمت سمجھ کر زیادہ سے زیادہ وقت اس میں لگائیں اور ایامِ حج جو آٹھویں ذی الحجہ سے شروع ہوں گے اُن کا انتظار کریں۔

مسئلہ :۔ نفلی طواف میں اضطباع اور رَمَل نہیں ہوتا۔

حج کے پانچ دن

ذی الحجہ کی ساتویں تاریخ سے حج کے افعال وارکان مسلسل شروع ہوتے ہیں، سات تاریخ کو ظہر کے بعد امام حج کا پہلا خطبہ دیتا ہے، جس میں حج کے

احکام اور پانچ دن کا پروگرام بتایا جاتا ہے۔

پہلا دن ۸/ذی الحجہ

آج طلوع آفتاب کے بعد حالتِ احرام میں سب حاجیوں کو منیٰ جانا ہے۔ مفرد جس کا احرام حج کا ہے اور قارِن جس کا احرام حج و عمرہ دونوں کا ہے ان کے احرام تو پہلے سے بندھے ہوئے ہیں۔ متمتع جس نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا، اسی طرح اہل حرم حج کا احرام آج باندھیں گے۔ وہ سنت کے مطابق غسل کر کے احرام کی چادریں پہن کر مسجد حرام میں آئیں اور مستحب یہ ہے کہ طواف کریں پھر طواف کی دو رکعتیں جو واجب ہیں ادا کرنے کے بعد احرام کے لئے دو رکعت نفل پڑھیں۔ اگر جائے قیام پر حج کا احرام باندھ لیا تو بھی جائز ہے بلکہ ان دنوں بہتر ہے، کیونکہ گاڑیوں اور بسوں کا انتظام مشکل ہو جاتا ہے، اور حج کی نیت اس طرح کریں کہ "یا اللہ میں آپ کی رضا کے لئے حج کا ارادہ کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرمایئے۔" اس نیت کے ساتھ تلبیہ پڑھیں:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ

تلبیہ پڑھتے ہی احرام حج شروع ہو گیا۔ اب احرام کی تمام پابندیاں شروع ہو گئیں جن کی تفصیل پیچھے بیان ہو چکی ہے۔ اس کے بعد منیٰ کو روانہ ہو جائیں، منیٰ مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلے پر دو طرفہ پہاڑوں کے

درمیان ایک بہت بڑا میدان ہے۔ آٹھویں تاریخ کی ظہر سے نویں تاریخ کی صبح تک منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھنا اور اس رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے، اگر اس رات مکہ مکرمہ میں رہا یا سیدھا عرفات میں پہنچ گیا تو مکروہ ہے۔ (زبدہ)

دوسرا دن ۹/ ذی الحجہ۔ یَومِ عَرَفَہ

آج حج کا سب سے بڑا رکن ادا کرنا ہے جس کے بغیر حج نہیں ہوتا، آج طلوعِ آفتاب کے بعد جب کچھ دھوپ پھیل جائے تو منیٰ سے عرفات کو روانہ ہو جائیں۔ عرفات مکہ مکرمہ سے نو میل کے فاصلے پر حدِ حرم سے باہر ایک عظیم الشان میدان ہے، اس کے حدود چاروں طرف سے متعین اور اب سعودی حکومت نے ان حدود پر نشانات لگوا دیئے ہیں، تاکہ وقوفِ عرفات جو حج کا رکن اعظم ہے حدودِ عرفات سے باہر نہ ہوں۔

اس میدان میں جس طرف سے داخل ہوتے ہیں وہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کی ہوئی ایک بڑی مسجد ہے جس کو مسجد نمرہ کہتے ہیں، یہ مسجد میدانِ عرفات کے بالکل کنارے پر ہے اس کی مغربی دیوار کے نیچے کا حصہ عرفات سے خارج ہے، اس حصہ زمین کو جو عرفات میں داخل نہیں "بطن عرنہ" کہا جاتا ہے یہاں کا وقوف معتبر نہیں۔

آج کل دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے خیمے اسی بطن عرنہ میں لگے ہوتے ہیں اگر یہ لوگ وقوف کے وقت ان خیموں سے نکل کر حدودِ عرفات میں آجائیں تو حج ان کا درست ہو جائے گا ورنہ ان کا حج ہی نہیں ہوگا، اس بات کو خوب سمجھ لیا

جائے، محض معلموں کے کہنے پر نہ رہیں۔ عرفات کے پورے میدان میں جس جگہ چاہیں ٹھہر سکتے ہیں اور جبل رحمت کے قریب ٹھہرنا افضل ہے۔

وقوفِ عَرَفات

وقوف کے لفظی معنی ٹھہرنے کے ہیں، نویں ذی الحجہ کو زوالِ آفتاب کے بعد سے صبح صادق تک کے درمیانی حصے میں کسی قدر ٹھہرنا حج کا رکنِ اعظم ہے۔اور نویں کے غروب تک عرفات میں ٹھہرنا واجب ہے۔

مستحب یہ ہے کہ زوال آفتاب سے پہلے غسل کریں اور اس کا موقع نہ ملے تو وضو بھی کافی ہے، اس طرح تیاری کر کے مسجد نمرہ میں جائیں، یہاں امام المسلمین یا اس کا نائب، حج کا دوسرا خطبہ دے گا(۱)، جو سنت ہے واجب نہیں پھر ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں ظہر ہی کے وقت پڑھائے گا، پہلے ظہر کی پھر عصر کی، اس صورت میں ظہر کی دو سنتیں چھوڑ دی جائیں گی۔

آج کی نماز ظہر و عصر

عرفات میں عرفہ کے روز ظہر و عصر دونوں کو ظہر کے وقت میں جمع کرنا سنت ہے (زبدہ) مگر شرط یہ ہے کہ حج کا احرام باندھے ہوئے ہو اور امام المسلمین یا اس کے نائب کی اقتدا میں پڑھ رہا ہو، پہلے ظہر پھر عصر، الگ الگ پڑھی جائیں۔

---

(۱) حج کا پہلا خطبہ سات ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں ہوتا ہے

مسئلہ :۔ جمہور صحابہ ﷺ کے نزدیک اس دن کی نمازوں میں بھی عام نمازوں کی طرح مقیم کو چار رکعت نماز فرض پوری پڑھنا فرض ہے، مگر بعض حضرات کے نزدیک اس دن میں مقیم کو بھی قصر کرنا یعنی چار رکعت کی نماز میں دو رکعت پڑھنا احکام حج میں داخل ہے۔ اگر مسجدِ نمرہ میں ظہر وعصر کی امامت کوئی مقیم کرے اور نماز میں قصر کرے تو جمہور کے نزدیک یہ نماز نہیں ہوتی اس لئے اس کا اعادہ واجب ہے۔

آج کل عموماً ایسا ہی ہوتا ہے کہ مقیم امام، جماعت کے ساتھ قصر کر کے دو رکعت پڑھاتا ہے۔ اس لئے اپنی جگہ پر خیموں میں ظہر کو ظہر کے وقت میں پھر عصر کو عصر کے وقت میں جماعت کے ساتھ ادا کریں، کیونکہ دونوں نمازوں کو ظہر کے وقت میں جمع کرنے کی شرط یہ ہے کہ امام المسلمین یا اس کے نائب کی اقتدا میں ہو اور امام المسلمین یا اس کا نائب چونکہ مقیم ہونے کے باوجود قصر کرتا ہے اس لئے حنفی مقیم یا مسافر کی نماز اس کے پیچھے درست نہیں۔

وُقوفِ عَرَفات کا مسنون طریقہ

زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک پورے میدانِ عرفات میں جہاں چاہیں وقوف کر سکتے ہیں، مگر افضل یہ ہے کہ "جبل الرحمۃ" جو عرفات کا مشہور پہاڑ ہے اس کے قریب جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف فرمایا تھا وہاں وقوف کریں، بالکل اس جگہ نہ ہو جس قدر اس سے قریب

ہو بہتر ہے، لیکن اگر جبل الرحمۃ کے پاس جانے میں دشواری ہو، یا واپسی کے وقت اپنا خیمہ تلاش کرنا مشکل ہو، جیسا کہ آج کل عموماً ہوتا ہے تو خیمہ ہی میں وقوف کرلیں۔ اصل چیز دلجمعی اور خشوع و خضوع ہے وہ جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ دل اپنے سامان اور متعلقین کی طرف لگا ہوا نہ ہو۔

مسئلہ :۔ افضل واعلیٰ تو یہ ہے کہ قبلہ رخ کھڑے ہو کر مغرب تک وقوفِ عرفہ کریں، اگر پورے وقت میں کھڑے نہ رہ سکیں تو جس قدر کھڑے ہو سکتے ہیں کھڑے رہیں پھر بیٹھ جائیں پھر جب قوت ہو کھڑے ہو جائیں، اور پورے وقت میں خشوع و خضوع کے ساتھ بار بار تلبیہ پڑھتے رہیں۔ گریہ وزاری کے ساتھ ذکر اللہ اور تلاوت اور درود شریف اور استغفار میں مشغول رہیں، اور دینی و دنیاوی مقاصد کے لئے اپنے واسطے اور اپنے متعلقین واحباب کے اور تمام مسلمانوں کے واسطے دعائیں مانگتے رہیں یہ دعا قبول ہونے کا خاص وقت ہے اور ہمیشہ نصیب نہیں ہوتا، اس میں بلا ضرورت آپس کی جائز گفتگوؤں سے بھی پرہیز کریں پورے وقت کو دعاؤں اور ذکر اللہ میں صرف کریں۔

عَرَفَات کی دُعائیں

وقوف کی دعاؤں میں دعا کی طرح ہاتھ اٹھانا مستحب ہے جب تھک جائیں ہاتھ چھوڑ کر بھی دعا مانگ سکتے ہیں، پھر جب قدرت ہو، ہاتھ اٹھائیں (زبدہ)

حدیث :۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ مبارک اٹھا کر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہا پھر یہ دعا پڑھی۔

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْلِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى.

ترجمہ :۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے، اے اللہ تو مجھے ہدایت پر رکھ اور تقویٰ کے ذریعے پاک فرما اور مجھے دنیا و آخرت میں بخش دے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ چھوڑ دیئے اتنی دیر جتنی دیر میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاسکے، اس کے بعد پھر ہاتھ اٹھا کر وہی کلمات اور دعا پڑھی پھر اتنی دیر ہاتھ چھوڑے رکھے جتنی دیر میں سورہ فاتحہ پڑھی جاسکے۔ پھر تیسری مرتبہ وہی دعا ہاتھ اٹھا کر پڑھی۔

حدیث :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کے روز بہترین دعا اور جو دعائیں میں نے کیں یا مجھ سے پہلے انبیاءؑ نے کیں ان میں بہتر دعا یہ ہے:

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (ترمذی۔ احمد)

ترجمہ :۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ حکومت اسی کی ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان عرفہ کے دن زوالِ آفتاب کے بعد میدانِ عرفات میں قبلہ رخ ہو کر سو مرتبہ یہ (مذکورہ بالا) دعا

اور سو مرتبہ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اور سو مرتبہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ.

پڑھے گا تو حق تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ "اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت قبول کی، اور اگر وہ (تمام) اہلِ عرفات کے لئے شفاعت کرتا تو بھی میں قبول کرتا۔ (در منثور)

اور ایک روایت میں حدیث بالا کی تین دعاؤں کے ساتھ سو مرتبہ تیسرے کلمہ اور سو مرتبہ استغفار کا بھی اضافہ کیا گیا ہے، تیسرا کلمہ یہ ہے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

اور یہ بھی روایاتِ حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف کا پورا وقت دعا اور ذکر اللہ میں صرف فرمایا۔ مگر ان سب دعاؤں

اور ذکر اللہ کی کوئی تعین احادیث میں مذکور نہیں۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ الحزب الاعظم (یہ مسنون دعاؤں کی ایک جامع کتاب ہے) کی پوری دعائیں ترجمہ دیکھ کر سمجھ کر مانگیں یہ نہ ہو سکے تو اس سے مختصر "مناجات مقبول" ہے یہ بھی مسنون دعاؤں کا مجموعہ ہے) اس کی پوری دعاؤں کو سمجھ کر خشوع و خضوع کے ساتھ مانگیں یہ دونوں کتابیں چھوٹے سائز پر چھپی ہوئی ملتی ہیں ساتھ رکھنا مشکل نہیں اور کم از کم جو دعائیں الحزب الاعظم میں عرفات میں پڑھنے کیلئے لکھی ہیں وہ تو ضرور پڑھ لیں۔ اور جن لوگوں کے پاس دعاؤں کی یہ دونوں کتابیں ہوں ان کے لئے انہی دعاؤں میں سے چند منتخب دعائیں یہاں لکھی جاتی ہیں کم از کم یہی دعائیں سمجھ کر بار بار پڑھیں۔ وہ دعائیں یہ ہیں۔

۱...... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

ترجمہ :۔ اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا، لہٰذا تو میری مغفرت فرمادے اپنی خاص مغفرت سے، اور مجھ پر رحم فرما، بلاشبہ تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

۲...... اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً تُصْلِحُ بِهَا شَأْنِیْ فِی الدَّارَيْنِ

وَتُبْ عَلَيَّ تَوْبَةً نَّصُوحًا لَاأَنْكُثُهَا اَبَدًا وَالْزِمْنِيْ سَبِيْلَ الْاِسْتِقَامَةِ لَااَزِيْغُ عَنْهَا اَبَدًا.

ترجمہ:۔ اے اللہ تو میری ایسی مغفرت فرمادے جس سے تو دونوں جہاں میں میرے حال کی اصلاح فرمادے اور تو میری ایسی سچی توبہ قبول فرما، جسے میں کبھی نہ توڑوں اور مجھے راست بازی کی راہ پر لگادے جس سے میں کبھی نہ بھٹکوں۔

۳...... اَللّٰهُمَّ انْقُلْنِيْ مِنْ ذُلِّ الْمَعْصِيَةِ اِلٰى عِزِّ الطَّاعَةِ.

ترجمہ:۔ اے اللہ مجھے نافرمانی کی ذلت سے فرمانبرداری کی عزت کی طرف پھیر دے۔

اس کے علاوہ وقت بہت وسیع اور موقع غنیمت ہے لہٰذا اپنی زبان میں بھی نہایت گریہ وزاری کے ساتھ اپنے اور اپنے اہل وعیال، رشتہ داروں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لئے جس جس چیز کی ضرورت ہو وہ اللہ رب العالمین سے مانگیں اور ملک وملت کی اصلاح وفلاح کے لئے دعا کریں یہ قبولیت کا خاص وقت ہے۔

چند مسائل

مسئلہ:۔ جو شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات کی حدود سے نکل گیا اس پر لازم ہے کہ واپس آئے اور غروب کے بعد عرفات سے باہر نکلے اگر ایسا نہ کیا تو اس پر دم یعنی قربانی واجب ہو گی۔

مسئلہ :۔ اگر کسی شخص کو کسی مجبوری سے نویں ذی الحجہ کے زوال سے مغرب تک وقوفِ عرفات کا موقع نہ ملا تو وہ غروبِ آفتاب کے بعد ذی الحجہ کی دسویں شب میں صبح صادق سے پہلے پہلے وقوف کر لے ایسا کرنے سے فرض ادا ہو جائے گا اگرچہ یہ وقوف چند منٹ کا ہو۔

عَرَفَات سے مُزْدَلِفَہ کو روانگی اور وہاں کے مسائل

مزدلفہ منیٰ سے مشرق کی طرف تین میل کے فاصلے پر حدود حرم کے اندر ہے۔ عرفات کے وقوف سے فارغ ہو کر دسویں ذی الحجہ کی شب میں مزدلفہ پہنچنا ہے اور مغرب اور عشا کی دونوں نمازوں کو عشاء کے وقت میں جمع کر کے پڑھنا ہے۔ راستہ میں ذکر اللہ اور تلبیہ پڑھتے ہوئے چلیں، اس روز حجاج کے لئے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھنا جائز نہیں۔ واجب ہے کہ نمازِ مغرب کو مؤخر کر کے مزدلفہ میں عشاء کے ساتھ پڑھیں مغرب کے فرض کے فوراً بعد عشاء کے فرض پڑھیں۔ مغرب کی سنتیں اور عشاء کی سنت اور وتر سب بعد میں پڑھیں۔

مسئلہ :۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ایک اذان اور اقامت سے پڑھی جائیں۔

مسئلہ :۔ مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں جمع کرنا واجب ہے، اور اس کے لئے جماعت بھی شرط نہیں۔

مسئلہ :۔ اگر مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھ لی ہے تو مزدلفہ میں پہنچ کر اس کا اعادہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ :۔ اگر عشاء کے وقت سے پہلے مزدلفہ پہنچ گیا تو ابھی مغرب کی نماز نہ پڑھے، عشاء کے وقت کا انتظار کرے اور عشاء کے وقت میں دونوں نمازوں کو جمع کرے۔

مسئلہ :۔ مزدلفہ کی رات میں جاگنا اور عبادت میں مشغول رہنا مستحب ہے، یہ رات بعض کے نزدیک شبِ قدر سے بھی افضل ہے۔

مسئلہ :۔ نویں اور دسویں ذی الحجہ کی درمیانی شب میں مزدلفہ میں رہنا سنت مؤکدہ ہے اور اس رات کے بعد صبح کو یہاں وقوف کرنا واجب ہے جس کی تفصیل آرہی ہے۔

حج کا تیسرا دن ۱۰ ذی الحجہ

آج کا پہلا واجب صبح کو مزدلفہ میں ٹھہرنا

آج ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ہے اس میں حج کے بہت سے واجبات و فرائض ادا کرنا ہیں، اسی لئے حجاج سے نمازِ عید معاف کردی گئی ہے۔

پہلا واجب وقوفِ مزدلفہ ہے۔ اس کا وقت طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک ہے۔ اگر کوئی طلوعِ فجر کے بعد تھوڑی دیر ٹھہر کر منیٰ کو چلا جائے، طلوع

آفتاب کا انتظار نہ کرے تو بھی واجب ادا ہو گیا۔ واجب کی ادائیگی کے لئے اتنا بھی کافی ہے کہ نمازِ فجر مزدلفہ میں پڑھ لے مگر سنت یہی ہے کہ طلوعِ آفتاب سے کچھ پہلے تک ٹھہرے۔ (غُنیہ)

مسئلہ :۔ مزدلفہ کے تمام میدان میں جہاں چاہے وقوف کر سکتا ہے۔ بجز "وادی محسر' کے جو منیٰ کی جانب مزدلفہ سے باہر وہ مقام ہے جہاں اصحابِ فیل پر عذاب آیا تھا۔ اس کو آج کل وادی النار بھی کہتے ہیں۔ سعودی حکومت نے اس کے شروع میں تختی لگادی ہے تاکہ غلطی سے کوئی وادی محسر میں نہ ٹھہرے۔ افضل یہ ہے کہ "مشعر حرام" جس کو "جبل قزح" بھی کہا جاتا ہے وہاں وقوف کرے بھیڑ کی وجہ سے وہاں پہنچنا مشکل ہو تو جس جگہ ٹھہرا ہے وہیں صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ کر وقوف کرے اس وقوف میں بھی تلبیہ اور تکبیر و تہلیل اور استغفار و توبہ اور درود شریف کی کثرت کرے۔

مسئلہ :۔ وقوف مزدلفہ واجب ہے، لیکن عورتیں اور بہت بوڑھے ضعیف بیمار مرد اگر یہ وقوف ترک کردیں اور سیدھے منیٰ چلے جائیں تو جائز ہے اور اس کا کوئی کفارہ دم وغیرہ بھی واجب نہیں، البتہ مرد اگر بیماری اور بہت بڑھاپے کے عذر کے بغیر وقوف ترک کردیں تو دَم (قربانی) واجب ہوگا۔

مسئلہ :۔ بیمار اور غیر بیمار کا یہ فرق ہے کہ بیمار پر وقوفِ مزدلفہ چھوڑنے سے کوئی دم لازم نہیں ہوتا، صرف وقوف مزدلفہ کے ساتھ خاص ہے، ممنوعاتِ

احرام میں سے کسی اور کی خلاف ورزی اگر بیماری کی وجہ سے بھی کرنی پڑی تب بھی جزاء واجب ہوتی ہے۔ جس کی تفصیل آگے جنایات کے باب میں ملے گی۔

مسئلہ :۔ مستحب یہ ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی کے لئے سات کنکریاں بڑے چنے یا کھجور کی گٹھلی کے برابر مزدلفہ سے اٹھا کر ساتھ لے جائیں۔ (زبدہ)

مُزْدَلِفَہ سے مِنیٰ کو روانگی

جب طلوعِ آفتاب میں کچھ دیر بقدر دو رکعت کے باقی رہے تو مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جائے اس کے بعد تاخیر کرنا خلافِ سنت ہے۔

دسویں ذی الحجہ کا دوسرا واجب جَمْرَۃُ عَقَبَہ کی رمی

آج منیٰ میں پہنچ کر سب سے پہلا کام "جمرہ عَقَبَہ" کی رمی ہے جو آج کے دن واجب ہے، یاد رہے کہ منیٰ میں تین جگہ ہیں جن کو جمرات کہا جاتا ہے اور ان پر سات سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ پہلا جمرہ منیٰ کی بڑی مسجد یعنی مسجد خیف کے نزدیک ہے۔ جس کو جمرہ اُولیٰ کہتے ہیں، دوسرا جمرہ اس کے آگے ہے جس کو جمرہ وسطیٰ کہتے ہیں، تیسرا جمرہ بالکل منیٰ کے آخر میں ہے جس کو جمرہ عقبہ کہا جاتا ہے۔ آج دسویں تاریخ کو صرف جمرہ عقبہ پر سات کنکریوں سے رمی کرنا ہے، رمی کے معنیٰ کنکریاں مارنے کے ہیں، یہ رمی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے اس مقبول عمل کی یادگار ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کے واسطے لے جانے کے وقت تین جگہ شیطان

بہکانے کے لئے آیا تو اس کو کنکریاں مار کر بھگایا تھا۔

مسئلہ :۔ پہلے دن کی رمی جمرہ عقبہ کے لئے سات کنکریاں مزدلفہ سے لانا مستحب ہے، کسی دوسری جگہ سے لے لے تو یہ بھی جائز ہے مگر جمرات کے پاس سے نہ اٹھائے کیونکہ جمرات کے پاس جو کنکریاں پڑی رہ جائیں ان کے متعلق حدیث شریف میں ہے کہ وہ اللہ کے نزدیک مردود ہیں جن کا حج قبول ہوتا ہے ان کی کنکریاں اٹھالی جاتی ہیں، باقی دنوں میں جو جمرات کی رمی کی جائے گی ان کی کنکریاں مزدلفہ سے لانا مستحب نہیں، وہاں سے یا کہیں اور سے اٹھائے سب برابر ہے، مگر جمرات کے پاس سے نہ اٹھائے۔(زبدہ)

مسئلہ :۔ ناپاک کنکریوں سے رمی کرنا مکروہ ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ رمی سے پہلے کنکریوں کو دھولیا جائے اور اگر ان کی ناپاکی کا یقین نہ ہو۔ تو بغیر دھوئے استعمال میں لائی جاسکتی ہیں۔

مسئلہ :۔ کنکری بڑے چنے کے برابر ہو، کھجور کی گٹھلی کے برابر ہو تو بھی جائز ہے، بڑے پتھر سے رمی کرنا مکروہ ہے۔(زبدہ)

جمرہ عقبہ کی رمی کا طریقہ

دسویں تاریخ ذی الحجہ کو جو صرف جمرہ عقبہ کی رمی کی جاتی ہے، اس کا مسنون وقت طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک ہے۔اور زوالِ آفتاب سے غروب آفتاب تک بھی جائز ہے غروب کے بعد مکروہ ہے، مگر ضعیف، بیمار

اور عورتوں کے لئے غروب کے بعد بھی مکروہ نہیں آج کل ہجوم سخت ہوتا ہے اور زوال سے پہلے رمی کرنے میں سخت بھیڑ کی وجہ سے بعض لوگوں کی موت بھی واقع ہو گئی ہے۔اس لئے غروبِ آفتاب تک گنجائش ہے،اس سے کام لیں اور غروبِ آفتاب سے پہلے عورتوں کو موقع نہ مل سکے تو مغرب کے بعد رمی کریں، اسی طرح بیمار اور کمزور مرد بھی مغرب کے بعد رمی کرلیں ترک نہ کریں۔

مسئلہ :۔ جمرہ عقبہ سے کم از کم پانچ ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہو، زیادہ فاصلہ ہو تو حرج نہیں۔ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر داہنے ہاتھ سے ایک ایک کنکری کو جمرہ پر پھینکے۔ ہر کنکری کے ساتھ بسم اللہ اللہ اکبر کہتا رہے اور یاد رہے تو یہ دعا بھی پڑھے :۔

رَغْمًا لِّلشَّيْطَانِ وَرِضًى لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا.

ترجمہ :۔ "یہ کنکری شیطان کو ذلیل کرنے اور خدائے پاک کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں، اے اللہ تو میرے حج کو حجِ مقبول بنا اور کوشش کو قبول اور گناہوں کو معاف فرما"

مسئلہ :۔ ساتوں کنکریاں جمرہ پر ایک دفعہ پھینک دیں تو وہ ایک ہی شمار ہو گی، پھر سات کا عدد پورا کرنا ضروری ہو گا۔

مسئلہ :۔ جمرہ عقبہ کی رمی شروع کرتے ہی تلبیہ پڑھنا بند کردیں، بعد میں بھی تلبیہ نہیں پڑھا جائے گا۔

مسئلہ :۔ اس تاریخ میں جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کے بعد دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں، رمی کے بعد اپنی قیام گاہ پر چلے جائیں۔ اور اس تاریخ میں دوسرے جمرات کی رمی کرنا جہالت ہے۔

رمی کے ضروری مسائل

دسویں تاریخ کی رمی اگرچہ عورتوں اور بیماروں کے علاوہ دوسروں کے لئے مغرب کے بعد کرنا مکروہ ہے مگر رات میں طلوع فجر سے پہلے پہلے کرنے سے واجب ادا ہو جاتا ہے۔ (زبدہ)

مسئلہ :۔ اگر دسویں تاریخ کے بعد کی رات گزر گئی اور رمی نہیں کی تو اس کی قضا بھی واجب ہے اور وقت کے بعد کرنے کی وجہ سے دم دینا بھی لازم ہے۔

اپنی رمی دوسرے سے کرانا

مسئلہ :۔ مرد، عورت، بیمار اور ضعیف سب خود اپنے ہاتھ سے رمی کریں، کسی کو نائب بنا کر رمی کرانا عذرِ شرعی کے بغیر جائز نہیں اور شرعی عذر صرف ایسی بیماری یا کمزوری ہے جس کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہو، یا جمرات تک سوار ہو کر پہنچنے میں بھی سخت تکلیف ہو یا مرض کی شدت اختیار کرنیکا قوی

اندیشہ ہو یا پیدل چلنے پر قدرت نہیں اور سواری ملتی نہیں ایسا شخص معذور ہے وہ اپنی طرف سے دوسرے آدمی کو نائب بنا کر رمی کرا سکتا ہے۔

مسئلہ :۔ جو شخص کسی دوسرے کی طرف سے رمی کرے اس کے لئے افضل یہ ہے کہ پہلے اپنی رمی کرے بعد میں دوسرے کی طرف سے کرے۔ جن دنوں میں تینوں جمرات کی رمی کی جاتی ہے ان میں پہلے اپنی طرف سے تینوں جمرات کی رمی کر کے فارغ ہو جائے پھر دوسرے کی طرف سے تینوں جمرات پر رمی کرلے، اور اگر ہر جمرہ پر اپنی سات کنکریاں پھینکنے کے بعد ہی دوسرے کی طرف سے اسی وقت سات کنکریوں سے رمی کر دی، پھر دوسرے اور تیسرے جمرہ پر بھی اسی طرح کیا تو یہ بھی جائز ہے اور آج کل شدید ہجوم کی وجہ سے اسی میں سہولت ہے، لیکن ہرگز ایسا نہ کرے کہ ایک کنکری اپنی طرف سے مار کر دوسری کنکری دوسرے کی طرف سے مارے کیونکہ یہ مکروہ ہے، بلکہ پہلے اپنی سات کنکریاں ختم کرے پھر دوسرے کی طرف سے سات کنکریاں مارے۔

مسئلہ :۔ معذور کی طرف سے دوسرے کی رمی درست ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ دوسرا آدمی اس کو اپنا نائب بنا کر خود بھیجے، بغیر اس کے کہنے کے دوسرے نے رمی کر دی تو وہ معتبر نہیں، البتہ بے ہوش اور چھوٹے بچوں اور مجنون کی طرف سے ان کے ولی خود کر دیں تو یہ جائز ہے۔

کنکری کا جمرہ پر لگنا ضروری نہیں، اگر کنکری جمرہ کے قریب گر گئی تو بھی جائز ہے اور قریب کی حدود دیوار کا وہ احاطہ ہے جو ہر جمرہ کے گرد بنا دیا گیا ہے،

جو کنکری احاطہ میں نہ گرے اس کی جگہ دوسری کنکری مارے۔

مسئلہ :۔ کنکریوں کو جمرہ کی جڑ پر مارنا چاہیے، کچھ اوپر بھی لگ جائے تو حرج نہیں۔

دسویں تاریخ کا تیسرا واجب قربانی

قارِن اور متمتع کی چونکہ دو عبادتیں، عمرہ اور حج ادا ہو گئیں اس لئے ان پر بطورِ شکرانہ ایک قربانی واجب ہے، لہٰذا قارِن اور متمتع پر واجب ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہو کر جب تک یہ قربانی نہ کریں حلق یا قصر نہ کریں ورنہ دَم لازم ہو گا۔

البتہ مفرد جس نے صرف حج کا احرام باندھا ہے، اس کے لئے یہ قربانی واجب نہیں مستحب ہے، لہٰذا اگر مفرد کوئی قربانی نہ کرے اور حلق کرائے تو جائز ہے۔

مسئلہ :۔ اگر قارِن اور متمتع کے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ قربانی کر سکیں تو قربانی کے بدلے دس روزے رکھنا بھی کافی ہے۔ شرط یہ ہے کہ ان میں سے تین روزے یوم عرفہ تک رکھ لیں باقی سات کا اختیار ہے جب چاہیں وطن واپسی کے بعد رکھیں۔ لیکن اگر یہ تین روزے عرفہ کے دن تک نہ رکھے تو قربانی کرنا ہی ضروری ہے اور عدم گنجائش کی وجہ سے قربانی نہ کر سکیں تو حلق کر کے حلال ہو جائیں مگر اب ان کے ذمہ دو دَم لازم ہو جائیں گے ایک دم

قران یا تمتع جسے دَم شکر کہا جاتا ہے اور دوسرا دَم جنایت جو قربانی کرنے سے پہلے حلق کرنے کی وجہ سے بطور سزا کے واجب ہو گیا۔

مسئلہ :۔ قارن اور متمتع شکرانہ کے طور پر جو قربانی کرتے ہیں اس کے گوشت کا حکم بالکل عیدالاضحیٰ کی قربانی کی طرح ہے کہ خود کھائیں یا دوسروں کو کھلائیں سب جائز ہے، البتہ جو قربانی احرام یا احکام حج کی خلاف ورزی کی وجہ سے کرنی پڑے جسے دمِ جنایت کہتے ہیں اس کا گوشت خود کھانا یا مالداروں کو دینا جائز نہیں۔(غنیہ)

قربانی میں آسانی کے لئے مفید مشورہ

منیٰ میں سعودی حکومت نے حاجیوں کی سہولت کے لئے ایک بہت بڑی جگہ جانوروں کی قربانی کے لئے مقرر کی ہوئی ہے، جانور اور قصائی وہیں مل جاتے ہیں، یہ قربان گاہ کافی فاصلے پر ہے، قربانی وہیں کرنی چاہیے لیکن بوڑھے اور عورتوں کو وہاں خود جانے کی ضرورت نہیں وہ اپنے کسی بھی نمائندہ کو پیسے دے کر بھیج دیں وہ خود ہی بندوبست کرلے گا، قربان گاہ میں اجتماعی شکل میں جانا بہتر ہے، اس میں بہت آسانی رہتی ہے۔

عام طور پر حاجی قربان گاہ کے قریب ترین دروازہ سے جاتے ہیں، اس لئے بہت بھیڑ ہو جاتی ہے، درمیانی اور آخری دروازوں سے داخل ہونا چاہیے وہاں بھیڑ نہیں ہوتی جانور بھی مناسب قیمت پر ملتا ہے اور قربانی بھی آسانی سے ہو جاتی ہے۔

دسویں تاریخ کا چوتھا واجب حلق یا قصر

قربانی کے بعد مردوں کو کم از کم چوتھائی سر کے بال منڈوانا یا انگلی کے ایک پورے کے برابر کم از کم چوتھائی سر کے بال کتروانا واجب ہے، چوتھائی سر سے کم حصہ کے بال منڈوانے یا کتروانے سے محرم حلال نہیں ہوگا اور تمام سر کے بال منڈوانا یا کتروانا سنت ہے۔ (زبدہ)

بعض حنفی مرد و عورت قینچی سے چند بال کتروا کر سمجھتے ہیں کہ حلال ہوگئے یہ بالکل غلط ہے اس سے محرم حلال نہیں ہوتا بدستور محرم رہتا ہے اور احرام کی سب پابندیاں برقرار رہتی ہیں خواہ کتنی ہی مدت گزر جائے۔

مسئلہ :۔ خواتین کو بھی قصر یعنی کم از کم چوتھائی سر کے بال انگلی کے پورے کے برابر کتروانے واجب اور تمام سر کے بال کتروانے مسنون ہیں خواتین کو سر کے بال منڈوانا حرام ہے۔ (زبدہ)

اور بال منڈوانے یا کتروانے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ آج ہی کرے بارہویں تاریخ تک کر سکتا ہے۔ لیکن حلق یا قصر کے بغیر احرام ختم نہیں ہوگا۔

دسویں تاریخ کو منیٰ میں حلق یا قصر کر لے گا تو احرام سے فراغت ہو جائے گی ۔ سلا ہوا کپڑا پہننا، خوشبو لگانا، ناخن اور بال کاٹنا سب حلال ہو جائے گا، مگر بیوی سے مباشرت اور بوس و کنار اس وقت تک حرام رہے گا جب تک طوافِ زیارت جو فرض ہے اس سے فارغ نہ ہو جائے اگر طوافِ

زیارت سے پہلے یہ کام کیے تو سخت گنہگار ہوگا اور دم بھی لازم ہوگا۔

مسئلہ:۔ سر کے بال منڈوانے یا کتروانے سے پہلے ناخن کاٹنا یا لبیں (مونچھیں) تراشنا جائز نہیں ایسا کرے گا تو کفارہ لازم ہوگا۔(غنیہ)

مسئلہ:۔ حج کا حلق یا قصر منیٰ میں کرنا سنت ہے لیکن حدودِ حرم میں کسی اور جگہ کر لیا تو بھی واجب ہو جائے گا۔ اگر حدِ حرم سے باہر جاکر کیا تو احرام سے حلال تو ہو جائے گا لیکن دَم لازم ہوگا۔(زبدہ)

مسئلہ:۔ حلق یا قصر کرانے سے پہلے اگر کوئی حاجی جماع کرلے تو یہ سخت گناہ ہے اور اس پر بدنہ بھی واجب ہے یعنی پوری ایک گائے یا ایک اونٹ کی قربانی لازم ہوگی۔

قربانی اور بال کٹوانے میں ایک آسانی

جَمرہ عَقَبہ کی رمی کے بعد دو واجب یعنی قربانی اور پھر حلق دسویں تاریخ کو لازمی نہیں، بارہویں تک بھی کر سکتے ہیں اگر جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کرنا لوگوں کی ہجوم کی وجہ سے مشکل ہو تو بلا ضرورت اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالیں، آج نہیں ہو سکی تو کل پرسوں تک قربانی کر سکتا ہے، البتہ قارِن اور متمتع جب تک قربانی نہ کرے حلق یا قصر کرانا جائز نہیں اور جب تک حلق یا قصر نہ کرے احرام سے خارج نہ ہوگا خواہ کتنی ہی مدت گزر جائے۔

طوافِ زیارت، اس کا وقت، اور متعلقہ مسائل

اب حج کا صرف ایک فرض باقی رہ گیا ہے، یعنی طوافِ زیارت جو دسویں تاریخ کو ہوتا ہے اس طواف کی سنت یہ ہے کہ رمی، قربانی اور حلق کے بعد کیا جائے۔ اگر ان سے پہلے طوافِ زیارت کرے گا تو بھی فرض ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ :۔ طوافِ زیارت کا افضل دن دسویں ذی الحجہ ہے، لیکن بارہویں تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے پہلے پہلے کر لے تو یہ جائز ہے، اگر بارہویں گزر گئی اور طوافِ زیارت نہ کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم دینا لازم ہو گا اور طواف پھر بھی فرض رہے گا۔

یہ طواف کسی حال میں نہ فوت ہوتا ہے اور نہ اس کا بدل دے کر ادا ہو سکتا ہے، بلکہ آخر عمر تک اس کی ادائیگی فرض رہے گی اور جب تک اس کو ادا نہیں کرے گا حج ادا نہیں ہو گا اور بیوی سے مباشرت اور بوس و کنار حرام رہیں گے۔

مسئلہ :۔ عورت کو حالت حیض یا نفاس میں کسی قسم کا طواف کرنا جائز نہیں۔ دسویں تاریخ کو یا اس سے پہلے حیض یا نفاس شروع ہو گیا اور بارہویں تاریخ تک بھی فراغت نہ ہو تو وہ طوافِ زیارت کو موخر کرے اور اس تاخیر پر اس کے ذمہ دم لازم نہیں ہے۔ جب تک حیض و نفاس سے پاک نہ ہو جائے طواف زیارت نہیں ہو سکتا اور طوافِ زیارت کے بغیر وطن کو واپسی نہیں ہو سکتی، اگر واپس ہو جائے تب بھی عمر بھر یہ فرض لازم رہے گا اور دوبارہ

حاضر ہو کر طواف کرنا پڑے گا، اس لئے حیض و نفاس سے پاک ہونے کا انتظار لازمی ہے۔

مسئلہ :۔ اگر کسی مرد نے جنابت کی حالت میں یا عورت نے حیض و نفاس کی حالت میں طوافِ زیارت کر لیا تو ان پر "بدنہ" یعنی پوری ایک گائے یا اونٹ کی قربانی واجب ہو گی۔

مسئلہ :۔ طواف کا طریقہ پیچھے بیان ہو چکا ہے، البتہ جس حاجی نے اب تک حج کی سعی نہ کی ہو وہ چونکہ طواف زیارت کے بعد حج کی سعی کرے گا اس لئے وہ اس طواف کے ابتدائی تین شوط میں رَمل بھی کرے گا۔

مسئلہ :۔ طواف زیارت میں اضطباع نہیں ہوتا، البتہ اگر کوئی مرد حلق یا قصر سے پہلے بحالت احرام طوافِ زیارت کرے اور سعی بھی اس کے بعد کرنی ہو تو اُسے اضطباع کرنا بھی سنت ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ :۔ جو شخص وقوف عرفات کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے وفات پا گیا اور اس نے اپنا حج پورا کرانے کی وصیت بھی کی ہو تو اس کی طرف سے پوری ایک گائے یا پورے ایک اونٹ کی قربانی طوافِ زیارت کے بدلہ میں واجب ہے، اس طرح اس کا حج پورا ہو جائے گا۔ (غنیہ)

صفا اور مروہ کے درمیان حج کی سعی

جو شخص حج کی سعی طوافِ قدوم کے ساتھ کر چکا ہے تو اب سعی نہ

کرے، البتہ مفرد جس نے طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی اور قارن اور متمتع جنھوں نے وقوفِ عرفات سے پہلے عمرہ کی سعی کی ہے، حج کی سعی نہیں کی ان پر واجب ہے کہ طوافِ زیارت کے بعد سعی کریں۔

سعی کا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ طوافِ زیارت اور سعی کے بعد دسویں تاریخ کے سب کام پورے ہو گئے اب اس سے فارغ ہو کر پھر منیٰ چلا جائے۔

حج کا چوتھا دن ۱۱رذی الحجہ

اب حج کے واجبات میں مختصر کام رہ گئے ہیں، دو یا تین دن منیٰ میں رہ کر تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے، ان دونوں کی راتیں بھی منیٰ میں گزارنا سنت اور بعض کے نزدیک واجب ہے۔ منیٰ سے باہر مکہ میں یا کسی دوسرے مقام میں رات گزارنا ممنوع ہے۔

اگر قربانی یا طواف زیارت کسی وجہ سے دس تاریخ کو نہیں کر سکے تو آج گیارہویں تاریخ کو کر لیں اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے اس سے فارغ ہو جائیں۔ زوال آفتاب کے بعد نماز ظہر کے بعد تینوں جمرات کی رَمی کرنے کے لیے روانہ ہو جائیں آج کی رَمی کا وقتِ مستحب زوال کے بعد سے شروع ہو کر غروبِ آفتاب تک ہے، غروب کے بعد مکروہ ہے، مگر بارہویں تاریخ کو صبح طلوع ہونے سے پہلے پہلے رَمی کر لی جائے تو ادا ہو جاتی ہے۔ دم دینا نہیں پڑتا، اور اگر بارہویں تاریخ کی صبح ہو گئی تو اب گیارہویں تاریخ کی رَمی کا وقت فوت ہو گیا، اس پر قضا بھی لازم ہے اور

جزاء میں دم بھی واجب ہے، یعنی بارہویں تاریخ کو اس دن کی رَمی بھی کریں اور گیارہویں کی فوت شدہ رَمی کی قضا بھی کریں اور قضاء کرنے کی وجہ سے دم بھی دیں، گیارہویں تاریخ کی رَمی اس ترتیب سے کریں کہ پہلے جمرۂ اولیٰ پر آ کر سات کنکریوں سے رَمی اُسی طریقہ سے کریں جس طرح دس تاریخ کو جمرۂ عقبہ کی کر چکا ہے۔ اس کی رَمی سے فارغ ہونے کے بعد مجمع سے ہٹ کر قبلہ رُخ ہو کر ہاتھ اُٹھا کر دعا کریں کم از کم اتنی دیر ٹھیریں جتنی دیر میں بیس آیتیں پڑھی جا سکیں۔ اس وقفہ میں تکبیر تہلیل، استغفار اور درود شریف میں مشغول رہیں۔ اور اپنے احباب اور عام مسلمانوں کے لیے دعا کریں کہ یہ قبولیت دعا کا مقام ہے۔

اس کے بعد جمرۂ وسطیٰ پر آیئے اور اسی طرح سات کنکریاں اس جمرے کی جڑ میں ماریں جس طرح پہلے کر چکا ہے اور اس کے بعد بھی مجمع سے ہٹ کر قبلہ رخ ہو کر دعا و استغفار میں کچھ دیر مشغول رہیں پھر جمرہ عقبہ پر آیئے اور یہاں بھی حسبِ سابق سات کنکریوں سے رَمی کریں اور اس کے بعد دعا کے لیے نہ ٹھہریں کہ یہاں سنت سے ثابت نہیں ہے۔

آج کی تاریخ کا اتنا ہی کام تھا جو پورا ہو گیا، باقی اوقات اپنی جگہ پر منیٰ میں گزاریں، ذکر اللہ، تلاوت اور دعا میں مشغول رہیں، غفلتوں اور فضول کاموں میں وقت ضائع نہ کریں۔

حج کا پانچواں دن ۱۲/ ذی الحجہ

اگر قربانی یا طوافِ زیارت گیارہویں تاریخ کو بھی نہ کر سکے تو آج بارہویں تاریخ کو کریں اور آج کا اصل کام صرف تینوں جمرات کی رَمی کرنا ہے۔ زوال کے بعد بالکل اسی طریقہ سے تینوں جمرات کی رَمی کریں جس طرح ۱۱/ ذی الحجہ کو کی تھی۔ اب تیرھویں تاریخ کو رَمی کے لیے منیٰ میں مزید قیام کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے، اگر چاہیں تو آج بارہویں کی رَمی سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ جا سکتے ہیں بشرطیکہ غروبِ آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکل جائیں۔ اگر بارہویں تاریخ کا آفتاب منیٰ میں غروب ہو گیا تو اب منیٰ سے نکلنا مکروہ ہے، ایسی صورت میں چاہیے کہ آج کی رات بھی منیٰ میں قیام کریں اور تیرہویں کو رَمی کر کے مکہ معظمہ جائیں، اگر بعد غروب مکہ مکرمہ چلا گیا تو کراہت کے ساتھ جائز ہے اور اگر منیٰ میں تیرھویں کی صبح ہو گئی تو رَمی اس دن کی بھی اس کے ذمہ واجب ہو جاتی ہے، بغیر رَمی کیے ہوئے جانا جائز نہیں، اگر بغیر رَمی کیے چلے گئے تو دَم واجب ہوگا، البتہ تیرھویں تاریخ کی رَمی میں یہ سہولت ہے کہ وہ زوالِ آفتاب سے پہلے بھی جائز ہے، باقی طریقہ وہی ہے جو ۱۱/ ۱۲/ ذی الحجہ کی رَمی کا ہے۔

مسئلہ :۔ تیرھویں تاریخ کو شب میں منیٰ کا قیام اور تیرھویں تاریخ کی رَمی واجب نہیں مگر افضل ہے، البتہ تیرھویں کی صبح منیٰ میں ہو جائے تو اس دن رَمی بھی واجب ہو جاتی ہے۔

منیٰ سے مکہ معظّمہ کو واپسی

اب منیٰ سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ کو واپس آئے راستہ میں مقامِ محصب میں تھوڑی دیر ٹھہرنا سنت ہے مگر آج کل موٹروں کی سواری عموماً اختیار میں نہیں ہوتی اس لیے راستہ میں ٹھہرنا سخت مشکل ہوتا ہے۔ اس مجبوری سے اگر یہاں ٹھہرنے کا موقعہ نہ ملے تو کوئی حرج نہیں۔

اب اس کے ذمہ حج کے کاموں میں سے صرف ایک طوافِ وِدَاع باقی رہا ہے جو مکہ سے واپس ہونے کے وقت واجب ہے، جب تک مکہ مکرمہ میں قیام رہے دوسرے نفلی طواف اپنی قدرت کے مطابق کثرت سے کرتا رہے۔ حرم شریف کی حاضری بیت اللہ کا طواف اور بیت اللہ کو بقصد تعظیم دیکھنا، حرم میں نمازیں اور ذکر و تلاوت کو غنیمت جانیں کہ پھر معلوم نہیں نصیب ہو یا نہ ہو۔ کم از کم ایک قرآن مجید حرم شریف میں ختم کرنے کی کوشش کریں اور صدقہ و خیرات جتنا ہو سکے کرتے رہیں اہل مکہ سے محبت اور ان کی تعظیم و ادب ضروری سمجھیں ان کی حقارت سے انتہائی پرہیز کریں اور چھوٹے بڑے ہر طرح کے گناہوں سے بچنے کا پورا اہتمام کریں کیونکہ حرم مکہ میں جس طرح عبادات کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اسی طرح وہاں جو گناہ سرزد ہو جائے تو اس کا وبال بھی بہت بڑا ہے۔

طوافِ وداع

میقات سے باہر رہنے والوں پر واجب ہے کہ جب مکہ شریف سے واپس جانے لگیں تو رخصتی کا طواف کریں اور یہ حج کا آخری واجب ہے اور اس میں حج کی تینوں قسمیں برابر ہیں یعنی ہر قسم کا حج کرنے والے پر واجب ہے۔ یہ طواف اہلِ حرم اور حدودِ میقات کے اندر رہنے والوں پر واجب نہیں۔

مسئلہ :۔ جو عورت حج کے سب ارکان و واجبات ادا کر چکی ہے اور اس کا محرم روانہ ہونے لگا اور عورت کو اس وقت حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو طوافِ وِدَاع اس عورت کے ذمہ واجب نہیں رہتا، اس کو چاہیے کہ مسجد میں داخل نہ ہو مگر دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر دعا مانگ کر رخصت ہو جائے، عورت کے محرم اور قافلہ والوں پر لازم نہیں ہے کہ اس کے پاک ہونے تک رہیں اپنی صوابدید سے جب چاہیں روانہ ہو جائیں اور یہ عورت بھی ساتھ چلی جائے۔

مسئلہ :۔ طوافِ وِدَاع کے لیے نیت بھی ضروری نہیں۔ اگر واپسی سے پہلے کوئی طواف نفلی کر لیا ہے تو وہ بھی طوافِ وِدَاع کے قائم مقام ہو جاتا ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ مستقل نیت سے واپسی کے عین وقت پر یہ طواف کرے۔

مسئلہ :۔ اگر طوافِ وِدَاع کر لینے کے بعد کسی ضرورت سے پھر مکہ مکرمہ میں قیام کرے تو پھر چلنے کے وقت طوافِ وِدَاع کا اعادہ مستحب ہے۔

مسئلہ :۔ طوافِ وِدَاع کے بعد دوگانہ طواف پڑھے، پھر قبلہ کی طرف منہ

کر کے کھڑا ہو کر زمزم کا پانی پیئے، پھر مسجد حرام سے رخصت ہو۔ (زبدہ)

مسئلہ :۔ طوافِ وِدَاع سے پہلے مکہ معظمہ میں قیام کے زمانہ میں یہ بھی اختیار ہے کہ عمرے زیادہ کرتا رہے، جس کے لیے حدِ حرم سے باہر جا کر احرام باندھنا ضروری ہے، قریبی حد حرم مقام تنعیم (مسجد عائشہ) ہے وہاں سے احرام باندھ کر آئے اور عمرہ کے افعال ادا کرے۔ اس میں اختلاف ہے کہ زیادہ عمرے کرنا بہتر ہے یا مکہ مکرمہ اور مسجد حرام میں ٹھہر کر کثرت سے طواف کرنا بہتر ہے۔ حضرت ملا علی قاریؒ طواف کثرت سے کرنے کو زیادہ عمرے کرنے پر ترجیح دیتے ہیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وتابعین رحمتہ اللہ علیہ کے عمل سے یہی زیادہ قریب ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

باب دوم

جنایات

جنایات، اُن کی اقسام، جزائیں،
کفارے، مسائل اور حج بدل
کے احکام

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ.

"اور اپنے سروں کو اس وقت تک مت منڈاؤ جب تک کہ قربانی اپنے موقع پر نہ پہنچ جائے۔"

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ

البتہ اگر کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو تو

فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ع

یعنی روزے رکھے، یا صدقہ دے، یا قربانی کرے۔"

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ.

اے ایمان والو! وحشی شکار کو قتل مت کرو جبکہ تم احرام میں ہو

وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ

اور تم میں سے جو شخص اس کو جان بوجھ کر قتل کریگا، تو اس پر جزاء واجب ہوگی جو کہ

يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ

مساوی ہوگی اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے، جس کا فیصلہ تم میں

طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ. (سورۃ المائدہ)

سے دو معتبر شخص کردیں خواہ وہ جزاء خاص چوپایوں میں سے ہوں۔ بشرطیکہ قربانی کے طور پر کعبہ تک پہنچائی جائے اور خواہ کفارہ مساکین کو دیدیا جائے اور خواہ اس کے برابر روزے رکھ لیے جاویں تاکہ اپنے کیے کا مزہ چکھے۔

جنایات اور ان کی جزائیں

ممنوعاتِ احرام اور دیگر احکامِ حج کی خلاف ورزی کو "جنایت" کہا جاتا ہے اور اس کی جمع "جنایات" آتی ہے۔ ان جنایتوں پر شریعت میں کچھ جزائیں (کفارے) مقرر ہیں جو جنایت کرنے والے پر لازم ہوتی ہیں، تفصیل تو بڑی کتابوں یا معتبر علماء سے معلوم کی جاسکتی ہیں ہم یہاں زیادہ پیش آنے والے مسائل درج کرتے ہیں۔

جزاؤں کا تعارف

ممنوعاتِ احرام یا احکامِ حج کی خلاف ورزی پر جو جزائیں واجب ہوتی ہیں وہ مختلف ہیں ذیل میں ان کی تشریح کی جاتی ہے۔

دَم :۔ جس جگہ لفظ دَم بولا جاتا ہے، اس سے ایک بکرا، ایک بکری یا ایک بھیڑ یا ایک دُنبہ یا گائے کا ساتواں حصہ یا اونٹ کا ساتواں حصہ قربان کرنا مراد ہوتا ہے اور اس میں وہ تمام شرائط ضروری ہیں جو قربانی کے جانور کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔

بدنہ :۔ اس سے مراد پوری گائے یا پورا اونٹ ہوتا ہے اور یہ پوری گائے یا اونٹ کی قربانی صرف دو جنایتوں میں لازم ہوتی ہے۔

(۱) ایک حیض یا نفاس یا جنابت (جنبی ہونے) کی حالت میں طوافِ زیارت کرنا۔

(۲) دوسرے وقوف عرفہ کے بعد حلق (یا قصر) اور طوافِ زیارت سے پہلے جماع کرنا۔

صدقہ:۔ جہاں یہ لفظ، مطلق لکھا ہو اس کی خاص مقدار ساتھ نہ لکھی ہو تو اس سے ایک صدقۃ الفطر کی مقدار مراد ہوتی ہے، یعنی پورے دو کلو گندم یا اس کی قیمت جو ایک ہی مسکین کو دی جاسکتی ہے ایک سے زیادہ مسکینوں میں تقسیم کرنے سے یہ صدقہ ادا نہ ہوگا، (زبدہ) اور جہاں لفظ صدقہ کے ساتھ اس کی کوئی خاص مقدار بھی لکھی ہو، وہاں وہی مقدار واجب ہوگی۔ مثلاً جہاں لکھا ہو کہ چھ مسکینوں کو صدقہ دے تو مطلب یہ ہوگا کہ ہر مسکین کو ایک صدقۃ الفطر کی مقدار دے یعنی چھ مسکینوں کو چھ صدقۃ الفطر کی مقدار ادا کرے اگر ایک مسکین کو دو یا زیادہ مسکینوں کا صدقہ دے دیا تو وہ ایک ہی شمار ہوگا۔

(زبدہ)

کچھ صدقہ:۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مطلق صدقہ کے بجائے کہا جاتا ہے کہ "کچھ صدقہ" کردے تو اس سے مٹھی بھر غلہ یا اس کی قیمت یا ایک روٹی یا ایک قرش نقد دینا بھی کافی ہے۔

روزے:۔ جنایات کی بعض صورتوں میں ایک یا تین یا دس روزے بھی واجب ہوجاتے ہیں، جن کی کچھ تفصیل آگے آئے گی۔

جنایت کامل و جنایت ناقص

جن دو جنایتوں میں بدنہ واجب ہوتا ہے ان کے علاوہ باقی جنایات میں اگر جنایت کامل ہوئی تو دم لازم ہوتا ہے اور جنایت ناقص ہوئی تو پورا یا "کچھ صدقہ" واجب ہوتا ہے تفصیل ہر قسم کی جنایت کے ساتھ آگے آئے گی۔

مسئلہ : جنایات کی جزاء فوراً ادا کرنا واجب نہیں مگر افضل یہ ہے کہ جلد ادا کردے، مرنے سے پہلے ادا کرنا واجب ہے، اگر خود نہ کرسکا تو اس کی وصیت کرنا واجب ہے، بغیر وصیت کے بھی اگر وارث بہ طور احسان اس کی طرف سے ادا کردیں تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو میت کی طرف سے ادائیگی قرار دے دیں، مگر وارث میت کی طرف سے روزے نہیں رکھ سکتا۔ (زبدہ)

جنایات کی دو قسمیں

جنایات کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں، اول "جنایاتِ احرام" یعنی احرام کی پابندیوں کی خلاف ورزی۔ دوم واجبات حج میں سے کسی کو ترک کرنا یا اس میں کوتاہی کرنا۔ یہاں دونوں قسموں کے احکام اور جزائیں الگ الگ لکھی جاتی ہیں۔

قسم اول۔ جنایاتِ احرام اور ان کی جزائیں

جنایات احرام کے متعلق پہلے ضابطہ کے طور پر چند ضروری ہدایات ذہن نشین کرلی جائیں۔

1...... ہدایت :۔

جنایاتِ احرام سے مراد ان ۲۱ پابندیوں میں سے کسی کی خلاف ورزی کرنا ہے جن کا تفصیلی ذکر "احرام کی پابندیاں" کے عنوان سے بہت پیچھے ہو چکا ہے، ایک بار پھر دیکھ لیں۔

2...... ہدایت :۔

احرام کی پابندیوں کا معاملہ عام عبادات سے مختلف ہے، اس میں بھول، چوک، خطا عذر اور بلا عذر ہر حال میں جزاء لازم ہوتی ہے، احرام کی پابندیوں کی خلاف ورزی خواہ ناواقفیت سے ہو یا خطا اور بھول سے، یا کسی کی زبردستی سے اور خواہ جاگتے ہوئے ہوئے یا سوتے ہوئے، یا بے ہوشی اور نشے میں ہو، یا تنگدستی اور مجبوری سے خود کرے یا دوسرے سے کرائے، یا دوسرا اس کے کہے بغیر اس کے ساتھ کرے مثلاً زبردستی اس کو خوشبو لگادے ہر حال میں محرم پر جزا واجب ہوتی ہے اور اس تفصیل میں مرد و عورت سب برابر ہیں۔(غنیہ)

البتہ ایک فرق یہ ہے کہ بھول، خطا یا عذر سے خلاف ورزی کرنے میں گناہ نہیں ہوتا صرف جزاء لازم ہوتی ہے اور قصداً بلا عذر کرنے میں گناہ بھی ہوتا ہے اور جزا بھی لازم ہوتی ہے کوئی پیسے والا اگر بلا عذر ممنوعات احرام کی خلاف ورزی اس بناء پر کرے کہ جزاء یعنی دم دیدے گا تو سخت گناہ گار ہے اس کا حج مبرور (مقبول) نہیں ہوتا۔(زبدہ۔غنیہ)

عذر اور بلا عذر میں دوسرا فرق یہ ہے کہ بلا عذر خلاف ورزی کی صورت

میں جو جزاء مقرر کی گئی ہے وہی واجب ہوتی ہے اس کے بدلہ روزے رکھنا یا صدقہ کرنا کسی حال میں کافی نہیں ہوتا اور جو خلاف ورزی عذر سے کی جائے اس کی بعض صورتوں میں اس طرح کی سہولتیں ہیں جن کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

عذر کی وجہ سے بعض جنایتوں میں آسانی

یہ تو اوپر معلوم ہو چکا کہ جنایاتِ احرام کسی بھی عذر سے ہوں ان کی جزاء بہر حال واجب ہوتی ہے، اگرچہ عذر کی وجہ سے گناہ نہیں ہوتا۔

لیکن مندرجہ ذیل پانچ قسم کی جنایتیں ایسی ہیں کہ اگر یہ عذر سے کی جائیں تو ان میں آگے آنے والے مسائل میں جہاں جہاں لکھا جائے کہ دم لازم ہے وہاں ان مسائل میں جنایت کرنے والے کو اختیار ہے کہ دم دے دے یا تین روزے رکھ لے، یا چھ مسکینوں کو صدقہ دے دے (یعنی ہر مسکین کو ایک ایک صدقۃ الفطر کی مقدار دے)

اور ان پانچ قسم کی جنایتوں میں جہاں جہاں لکھا جائے گا کہ صدقہ واجب ہے تو وہاں جنایت کرنے والے کو اختیار ہو گا کہ ایک مسکین کو ایک صدقۃ الفطر کی مقدار دے دے، یا ایک روزہ رکھ لے۔

اور جہاں یہ لکھا ہو کہ "کچھ صدقہ" دے دے تو اختیار ہے کہ "کچھ صدقہ" دے دے یا اس کی بجائے ایک روزہ رکھے۔ (زبدہ وارشاد الساری)

وہ پانچ قسم کی جنایتیں یہ ہیں

(۱) بدن یا کپڑوں یا کھانے پینے میں خوشبو استعمال کرنا۔

(۲) سلا ہوا کپڑا یا بوٹ، موزے وغیرہ پہننا۔

(۳) سر یا چہرہ کا ڈھانپنا۔

(۴) جسم کے کسی حصے کے بال مونڈنا یا کٹوانا۔

(۵) ناخن کاٹنا۔

ان کے علاوہ باقی جنایتیں اگر عذر سے بھی ہوں تو یہ اختیار نہیں ملتا بلکہ ان کی جو جزاء وہاں لکھی ہو وہی ادا کرنی واجب ہے۔(ارشاد الساری)

یہ آسانی کونسے عذر میں ملتی ہے؟

یاد رہے کہ ان پانچ قسم کی جنایتوں میں بھی جس آسانی کا ذکر اوپر آیا ہے وہ بھی ہر عذر میں نہیں ملتی بلکہ اس کے لئے خاص قسم کے عذر مقرر ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) بخار (۲) زخم، پھوڑا پھنسی (۳) دردسر (۴) شدید سردی، (۵) شدید گرمی (۶) جوؤں کی زیادتی (۷) ہر وہ تکلیف یا بیماری جس میں مشقت زیادہ ہو (۸) مرض کے دائمی ہو جانے کا یا ہلاکت تک پہنچنے کا خطرہ اس آسانی کے لئے شرط نہیں۔(ارشاد الساری)

چنانچہ مذکورہ بالا عذروں میں سے کسی عذر کی بنا پر اگر ان پانچ جنایتوں میں

سے کسی جنایت کا ارتکاب کرنا پڑا اور اس کی وجہ سے دم واجب ہوا تو جنایت کرنے والے کو وہی تین اختیار ملیں گے اور اگر اس جنایت کی وجہ سے "صدقہ" یا "کچھ صدقہ" واجب ہو تو اختیار ہے کہ اس کی بجائے ایک روزہ رکھ لے۔ (زبدہ وارشاد الساری)

اگر مذکورہ بالا عذروں کی بجائے کسی اور عذر مثلاً، خطا، بھول، بے ہوشی یا نیند میں یا مسئلہ نہ جاننے یا کسی انسان کے مجبور کرنے سے احرام کی کوئی جنایت سرزرد ہوئی تو اس کی جو جزا مقرر ہے وہی دینی پڑے گی، اس کے بدلے کسی اور چیز روزہ وغیرہ سے جزا ادا نہ ہو گی، اگر وہ شخص مفلس ہے تب بھی وہی جزاء اس کے ذمہ رہے گی، جب اتنے پیسے آئیں جزا ادا کرے۔ (ارشاد الساری، زبدہ)

3...... ہدایت :۔

آگے احرام کی جنایتوں کا بیان آرہا ہے، ہم پہلے ان جنایتوں کو قدرے تفصیل سے الگ الگ بیان کریں گے جن میں عذر کی صورت میں مذکورہ بالا آسانی ہے، ان میں کہیں تو عذر اور بلا عذر ہر صورت کی جزاء تفصیل سے بیان کی جائے گی اور وہ اختیار بھی ذکر کیا جائے گا جو عذر میں جنایت کرنے والے کو ملتا ہے اور کہیں ان جنایتوں کی صرف اصلی جزاء لکھ دی جائے گی جو بلا عذر کی صورت میں واجب ہوتی ہے اور عذر کی صورت کی جزاء اور اس میں ملنے والا اختیار ہر جگہ نہ لکھا جائے گا، کیونکہ اس کی پوری تفصیل ہدایت نمبر 2 میں آچکی ہے، اس ہدایت کی روشنی میں عذر کی حالت کا حکم قارئین خود معلوم کر سکتے ہیں۔

خوشبو استعمال کرنے کی جنایت

بدن پر خوشبو کا استعمال

اگر کسی بڑے عضو مثلاً سر، یا داڑھی یا چہرے یا ہتھیلی یا ران یا پنڈلی پر پورے عضو کو خوشبو لگائی تو جنایت کامل ہو گئی، اگرچہ لمحہ بھر کے لئے لگائی ہو اس صورت میں بلا عذر لگانے میں دم لازم ہے۔ اگر فوراً ہی اس کو دھو ڈالا تب بھی دم معاف نہیں ہو گا۔ (غنیہ وزبدہ)

اور عذر کی صورت میں وہی تین اختیار ہیں جن کا ذکر پیچھے گزرا یعنی (۱) دم دے دے یا (۲) تین روزے رکھے یا (۳) چھ مسکینوں کو صدقہ دے، یعنی ہر مسکین کو صدقۃ الفطر کے برابر غلہ یا اس کی قیمت ادا کرے۔

اگر کسی چھوٹے عضو جیسے ناک، کان، آنکھ، مونچھ، انگلی کو خوشبو لگائی یا بڑے عضو کے کسی حصہ کو خوشبو لگائی، پورے عضو کو نہیں لگائی (اگرچہ اکثر حصہ کو لگائی ہو) تو جنایت ناقص ہے اس میں صدقۃ الفطر کے برابر صدقہ واجب ہے اور عذر کی حالت میں ایک روزہ بھی قائم مقام ہو سکتا ہے۔ (زبدہ)

اس مسئلہ کی ضروری وضاحت

یہ مذکورہ حکم اسی وقت ہے جب بدن کے کسی چھوٹے یا بڑے عضو پر جو خوشبو لگائی گئی وہ تھوڑی مقدار میں ہو، اور اگر خوشبو زیادہ ہو تو پھر چھوٹے بڑے عضو کا اور عضو کامل وناقص کا کوئی فرق نہیں، ہر حال میں دم لازم ہو گا۔

اور تھوڑی یا زیادہ ہونا ہر خوشبو کا الگ الگ ہوتا ہے جس کو زیادہ سمجھا جائے وہ زیادہ کہلائے گی مثلاً مشک کی قلیل مقدار بھی جو عام استعمال کے لحاظ سے کثیر سمجھی جائے وہ کثیر ہی میں داخل ہے اور جس کو عام استعمال کے اعتبار سے تھوڑا سمجھا جاتا ہو وہ تھوڑی کہلائے گی۔(غنیہ)

اور اگر وہاں قلیل و کثیر کا رواج نہ ہو، یعنی یہ معلوم نہ ہو سکے کہ عرف میں اسے زیادہ سمجھا جاتا ہے یا کم؟ تو جس کو خوشبو لگی ہے اس کی رائے کا اعتبار ہوگا وہ جس کو زیادہ سمجھے اس پر زیادہ کا اور جس کو تھوڑی سمجھے اس پر تھوڑی کا حکم لگے گا۔(شرح زبدہ)

مسئلہ :۔ حجر اسود پر اگر خوشبو لگی ہو (جیسا کہ حج کے موسم میں بعض لوگ اس پر خوشبو لگا دیتے ہیں) اور طواف کرنے والا محرم ہو تو اس کا استلام جائز نہیں، بلکہ ہاتھوں سے اشارہ کر کے، ہاتھوں کو بوسہ دے لے۔ اگر محرم نے حجر اسود کا استلام کیا اور اس کے منہ یا ہاتھ کو خوشبو لگی پھر اگر بہت لگی تو دم اور تھوڑی لگی تو صدقہ لازم ہوگا۔(غنیہ)

مسئلہ :۔ مہندی بھی خوشبو میں شمار ہے، لہٰذا سر یا ہاتھ یا ڈاڑھی کو حالت احرام میں مہندی لگانا ممنوع ہے۔ اگر پورے سر یا پوری ڈاڑھی یا چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی کو مہندی لگائی اور مہندی پتلی پتلی لگائی، خوب گاڑھی نہیں لگائی تو دم واجب ہے۔ اور اگر گاڑھی گاڑھی لگائی تو دو دم واجب ہونگے، ایک دم خوشبو کی وجہ سے، دوسرا دم سر یا چہرہ ڈھانکنے کی وجہ سے۔ یہ حکم اس صورت

میں ہے جب کہ سارادن یاساری رات لگائے رکھااور اگر ایک دن یاایک رات سے کم لگایا توایک دم (خوشبو کا) اور ایک صدقہ (سر ڈھانکنے کا) واجب ہوگا، یہ مرد کا حکم ہے، عورت پر ایک ہی دم واجب ہوگا کیونکہ اس کے لئے سر ڈھانکنا ممنوع نہیں۔ (غنیہ وشرح زبدہ)

مسئلہ :۔ پوری ہتھیلی پر مہندی لگانے سے بھی دم واجب ہوتا ہے، اگر عورت بھی ہتھیلی کو مہندی لگائے تو دم واجب ہوگا، کیونکہ ہتھیلی کامل عضو ہے۔
(غنیہ وشرح زبدہ)

مسئلہ :۔ اگر چند اعضا کو تھوڑی خوشبو لگائی تو اگر سب مل کر ایک بڑے عضو کے برابر ہو جائے تو دم لازم ہوگا، ورنہ صدقہ لازم ہوگا۔ (زبدہ)

مسئلہ :۔ اگر خوشبو دار سرمہ ایک دو بار لگایا تو صدقہ لازم ہے اور اگر دوبار سے زیادہ لگایا تو دم واجب ہوگا، اور بلا خوشبو کا سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں، کوئی جزا بھی لازم نہیں آتی، اگرچہ بلا عذر لگایا ہو۔
(غنیہ وارشاد والساری)

مسئلہ :۔ بحالت احرام گلے میں پھولوں کے ہار ڈالنا مکروہ ہے اور خوشبودار پھل یا پھول قصداً سونگھنا بھی مکروہ ہے، عام لوگ ان چیزوں کا خیال نہیں رکھتے۔ دونوں کاموں سے پرہیز لازم ہے۔ البتہ ان سے کوئی جزاء لازم نہیں ہوتی۔ (غنیہ وشرح زبدہ)

کپڑے میں خوشبو استعمال کرنا

مسئلہ :۔ اگر کپڑا خوشبو لگا ہوا پہنے تو اگر خوشبو بہت ہے مگر بالشت در بالشت (۱) سے کم لگی ہوئی ہے یا خوشبو تھوڑی ہے مگر بالشت در بالشت سے زیادہ میں لگی ہوئی ہے، تو ایسے کپڑے کو جو شخص سارے دن یا ساری رات پہنے رہے تو اس پر دم لازم ہے۔ (زبدہ)

اگر خوشبو تھوڑی ہو اور بالشت در بالشت سے کم لگی ہو تو صدقہ دے، اگرچہ سارا دن پہنے رہے، اور ایسے کپڑے کو ایک دن سے کم میں پہننے کی صورت میں بھی صدقہ یہی ہے (زبدہ)

اگر خوشبو بہت ہو اور کپڑا بالشت در بالشت (۲) میں بھرا ہوا ہو اور ایک دن سے کم پہنا ہے تو صدقہ ہے۔ اور آدھی رات سے آدھے دن تک پہنے رہے تو بھی ایک دن شمار ہو گا۔ (زبدہ)

مسئلہ :۔ جس بستر پر خوشبو لگی ہوئی ہو، محرم کے لیے اس پر لیٹنا، آرام کرنا جائز نہیں، اس کی جزاء میں وہی تفصیل ہو گی جو خوشبو لگا ہوا کپڑا پہننے میں ابھی بیان ہوئی۔

---

(۱) بالشت در بالشت سے مراد یہ ہے کہ لمبائی میں بھی ایک بالشت ہو اور چوڑائی میں بھی ایک بالشت ہو (ارشاد الساری)

(۲) بالشت در بالشت کا حکم بھی ان سب مسائل میں وہی ہے جو بالشت در بالشت سے کم کا ہے، کیونکہ بالشت در بالشت تک خوشبو کو قلیل ہی میں شمار کیا گیا ہے (ارشاد الساری و شرح زبدہ)

خوشبودار چیزیں کھانا

مسئلہ :۔ کھانے کی چیز میں اگر خوشبو مثلاً مشک، عنبر یاز عفران وغیرہ ملا کر پکائی گئی ہو تو اس کے کھانے سے کچھ لازم نہیں ہوتا، اگرچہ خوشبو آرہی ہو اور اگرچہ اس کی مقدار کھانے کی مقدار سے بھی زیادہ ہو۔(زبدہ وشرح زبدہ)

اگر کھانا پکنے کے بعد خوشبو ملائی گئی جیسے مصالحہ، دار چینی، الائچی وغیرہ ڈالتے ہیں تو ایسا کھانا کھانے سے بھی کچھ لازم نہ ہوگا، البتہ اگر کھانے میں خوشبو آرہی ہو تو یہ فعل مکروہ تنزیہی ہوگا، جزاء کچھ واجب نہ ہوگی۔(شرح زبدہ)

اور اگر ایسی چیز کھائے جس میں خوشبو ملائی ہوئی ہو مگر وہ پکایا نہیں گیا (یعنی وہ پکایا ہی نہیں جاتا) جیسے چٹنی، اچار وغیرہ تو اگر خوشبو کی مقدار اس چٹنی وغیرہ کے باقی اجزا سے زیادہ ہے تو دم واجب ہوگا، اگرچہ اس میں خوشبو نہ آتی ہو۔ یہ دم اس وقت واجب ہوگا جب کہ زیادہ مقدار میں کھائے اور اگر ایسی چیز تھوڑی کھائے تو صدقہ واجب ہوگا۔ کیونکہ اس صورت میں جزاء کا مدار خوشبو کے اجزا پر ہے، خوشبو آنے پر نہیں ہے۔(شرح زبدہ)

اگر اس طرح کا کھانا تھوڑا تھوڑا کئی بار کھایا تو دم لازم ہوگا، اگر بغیر پکائے ہوئے کھانے کی چیز میں خوشبو ملادیں تو اگر وہ کھانے کی چیز مقدار میں خوشبو سے زیادہ ہے تو کچھ لازم نہیں اگرچہ بہت کھائے، لیکن اگر خوشبو آتی رہی تو

مکروہ ہوگا، جزاءاس صورت میں بھی کچھ لازم نہ ہوگی۔(غنیہ وشرح زبدہ)

مسئلہ :۔ اگر کسی نے بہت سی خوشبو چبالی مثلاً زعفران چبائی اور وہ منہ کے اکثر حصے میں لگ گئی تو دم واجب ہے۔اور اگر منہ کے اکثر حصے میں نہیں لگی تو صدقہ لازم ہے۔یہ مسئلہ خالص خوشبو کھانے کا ہے جونہ پکائی گئی ہو نہ کسی اور چیز کے ساتھ ملائی گئی ہو۔(زبدہ وغنیہ)

مسئلہ :۔ پان میں خوشبودار تمباکو، الائچی، لونگ، ڈال کر کھانا محرم کے لئے بالاتفاق مکروہ ہے۔اور کتب فقہ کی بعض عبارتوں سے دم لازم ہونے کی طرف بھی اشارہ نکلتا ہے، لہٰذا احتیاط ضروری ہے۔

خوشبودار چیزیں پینا

پینے کی کوئی چیز مثلاً لیمن سوڈا یا کوئی اور بوتل یا شربت، چائے وغیرہ جس میں خوشبو نہ ملائی گئی ہو احرام کی حالت میں بھی پینا جائز ہے۔

اور پینے کی جس چیز میں خوشبو ملی ہوئی ہو مثلاً چائے یا قہوہ میں زعفران، الائچی، قرنفل، یا لونگ ڈالی گئی ہو یا شربت وغیرہ میں عرق گلاب ملایا گیا ہو اور حالتِ احرام میں وہ پی لیا، تو اگر خوشبو مغلوب ہو تو صدقہ واجب ہوگا۔ لیکن اگر ایک ہی مجلس میں کئی بار پیا تو دم واجب ہوگا اور دو مجلس میں ایک ایک بار پیا تو دو صدقے واجب ہونگے۔

اور اگر خوشبو غالب ہو تو ایک ہی بار زیادہ پینے سے دم لازم ہو جائے گا۔(غنیہ وشرح زبدہ)

خوشبودار چیزوں کے کھانے اور پینے میں ایک فرق

خوشبودار چیزوں کے کھانے اور پینے میں یہ فرق ہے کہ کھانے کی چیز میں اگر خوشبو ملا کر پکائی گئی ہو تو کسی حالت میں کوئی جزا لازم نہیں ہوتی۔ لیکن پینے کی چیز میں خوشبو ملا کر پکائی گئی ہو یا نہ پکائی گئی ہو ہر صورت میں جزاء لازم ہوتی ہے۔ (شرح زبدہ)

(۲) سلے ہوئے کپڑے کا استعمال

جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا یا بنا ہوا ہو، اگر اس کو پہنا اور پورے دن یا پوری رات پہنے رہا تو جنایت کامل ہے۔ دم لازم ہوگا۔ اور اس سے کم وقت اگرچہ گھنٹہ بھر پہنا ہو تو صدقہ واجب ہوگا۔ اور ایک گھنٹہ سے کم پہنا تو "کچھ صدقہ (۱)" واجب ہوگا۔ اور عذر و بلا عذر کا فرق اس باب کے شروع میں ہدایت نمبر (۲) میں پہلے بیان ہو چکا ہے۔ (غنیہ و زبدہ)

مسئلہ :۔ اگر کسی شخص نے سلے ہوئے کپڑوں ہی میں احرام باندھ لیا یعنی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیا، تو اگر تلبیہ پڑھنے کے بعد پورے دن سلے ہوئے کپڑے پہنے رہا تو دم واجب ہوگا اور ایک دن سے کم پہنے رہا تو صدقۃ الفطر کے برابر صدقہ واجب ہے۔

(غنیہ و زبدہ)

---

(۱) لفظ "کچھ صدقہ" کی تشریح اس باب کے آغاز پر بیان ہو چکی ہے

موزے یا بوٹ، جوتے پہننا

موزے اور ایسا جوتا جو قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی تک چھپالے، جیسے انگریزی بوٹ میں اور مکیشن جوتوں اور بعض دیسی قسم کے جوتوں میں ہوتا ہے تو ان کو احرام میں استعمال کرنا جائز نہیں، اگر ایسا جوتا یا موزہ ایک دن یا ایک رات پہنے رہے تو دم واجب ہے اور اس سے کم وقت پہنے رہے تو صدقۃ الفطر کے برابر صدقہ واجب ہے۔

(۳) سر یا چہرہ ڈھانپنا

اگر مرد نے سر یا چہرہ اور عورت نے صرف چہرہ کپڑے وغیرہ سے ڈھانپ لیا، تو اگر ایک دن کامل یا ایک رات کامل ڈھانپے رکھا تو جنایت کامل ہو گئی، دم لازم ہو گا۔ اور اس سے کم میں اگرچہ گھنٹہ بھر ہو صدقہ واجب ہو گا اور ایک گھنٹہ سے کم میں "کچھ صدقہ" واجب ہے۔ (شرح زبدہ)

اور عورت کو احرام کی حالت میں بھی سر چھپانا اسی طرح ضروری ہے جس طرح عام حالات میں اگر اس نے سر کھول دیا تو کوئی جزاء واجب نہیں، کیونکہ سر کا چھپانا اس کے لیے احرام کا جزو نہیں ہے بلکہ ایک عام حکم ہے۔ (شرح زبدہ)

مسئلہ :۔ اگر سِلا ہوا کپڑا سارا دن پہنے رہے یا سر اور چہرہ دن بھر ڈھانکے رکھے اور اس کا کفارہ ایک دم بھی دیدے، تو اگر مزید کامل ایک دن یا کامل ایک رات یا اس سے بھی زیادہ پہنے رہے تو دوسرا دم واجب ہے اور اگر بیچ میں دم نہیں دیا

تو ایک ہی دم کافی ہو جائے گا۔(زبدہ)

مسئلہ :۔ چوتھائی سر یا چوتھائی چہرہ ڈھانکنا سارے سر اور سارے چہرہ کے حکم میں ہے۔(زبدہ)

مسئلہ :۔ کان اور گردن ڈھکنے میں کوئی حرج نہیں اور ناک پر ہاتھ رکھنا بغیر کپڑے کے جائز ہے اور کپڑے کے ساتھ مکروہ تحریمی ہے۔(زبدہ)

مسئلہ :۔ اگر کئی کپڑے مثلاً کرتا، پائے جامہ اور ٹوپی پہنے تو اگر ایک ہی سبب سے سب کو پہنا ہے یعنی سب کو عذر کی وجہ سے پہنا یا سب کو بلا عذر پہنا تو ایک ہی جزاء لازم ہو گی، خواہ ایک ہی مجلس میں پہنے یا کسی مجلسوں میں۔

اور اگر کوئی کپڑا عذر سے اور کوئی بلا عذر پہنا تو جزاء مکرر ہو گی۔(زبدہ)

(۴) بال منڈوانا، کٹوانا، یا اُکھاڑنا

سر یا ڈاڑھی کے چوتھائی یا اس سے زیادہ بال منڈوائے یا کتروائے یا کسی بھی چیز کے ذریعہ دُور کیے یا اکھاڑے، خواہ قصداً بال دور کیے یا بھول چوک سے، ہر حال میں جنایت کامل ہے اور دم لازم ہے اور اگر چوتھائی سے کم ہوں تو صدقہ واجب ہے۔(زبدہ)

مسئلہ :۔ اگر پوری بغل کے بال کاٹے یا زیرِ ناف کے پورے بال صاف کیے یا پوری گردن کے بال صاف کروائے تو دم لازم ہے۔ اگر ان اعضاء کے پورے بال نہ کاٹے ہوں اگرچہ اکثر کاٹے ہوں تو صدقہ واجب ہے۔(زبدہ)

مسئلہ:۔ جس عضو کے بال کاٹنے عموماً مقصود نہیں ہوتے مثلاً سینہ، یا ران، یا پنڈلی، یا بازو، ان میں سے کسی عضو کے سارے بال مونڈے یا کاٹے یا اکھاڑے تو صدقہ ہی واجب ہوگا۔ (حوالہ بالا)

مسئلہ:۔ مونچھیں مونڈنے یا کترنے سے بھی صدقہ ہی واجب ہوتا ہے۔

(شرح زبدہ ص ۳٦۸)

مسئلہ:۔ اگر سر یا داڑھی وغیرہ سے تین بال توڑے تو ہر بال کے بدلہ میں کچھ صدقہ یعنی ایک مٹھی گندم یا ایک ٹکڑا روٹی کا یا اس کی قیمت کا صدقہ دیا جائے گا۔ اور تین بال سے زیادہ میں صدقۃ الفطر کے برابر صدقہ کرنا واجب ہے۔ (حوالۂ بالا)

مسئلہ:۔ اگر مُحرم کے اپنے کسی فعل کے بغیر ہی خود بخود بال گر جائیں تو کچھ لازم نہیں (حوالۂ بالا مع حاشیہ از غنیۃ) اور اگر مُحرم کے کسی ایسے فعل سے گریں جس کے کرنے کا اسے حکم ہے، جیسے وضوء، تو تین بال میں بھی ایک ہی مٹھی گندم کا صدقہ کافی ہے۔

مسئلہ:۔ ایک مُحرم دوسرے مُحرم کا چوتھائی سر یا اس سے زیادہ سر مونڈے تو مونڈنے والے پر صدقہ واجب ہے اور منڈوانے والے پر دم۔ (شرح زبدہ ص ۳٦۹)

یہ حکم ان حضرات کا ہے جن کے ذمہ حلق کے علاوہ اور بھی دیگر افعالِ حج یا عمرے کے باقی ہوں اور جو حضرات سب کاموں سے فارغ ہو چکے ہوں صرف حلق یا قصر ہی باقی رہتا ہو تو ان کو ایک دوسرے کا حلق یا قصر کر کے حلال ہونا جائز ہے اور اس سے ان پر کچھ لازم نہ ہوگا۔ کیونکہ اب ان کو یہ فعل کرنا مباح (جائز) ہے، لیکن سَر کے بال کاٹنے سے پہلے ناخن وغیرہ نہ کاٹیں۔ (شرحِ زبدہ)

(۵) ناخن کاٹنا

اگر ایک مجلس میں چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹے، یا ایک ہاتھ کے یا ایک پاؤں کے پورے کاٹے تو جنایت کامل ہوگئی دم واجب ہے۔

اور ایک مجلس میں ایک ہاتھ کے اور دوسری مجلس میں دوسرے ہاتھ کے ناخن کاٹے تو دو دم واجب ہوں گے۔ (زبدہ) اگر تیسری مجلس میں ایک پاؤں کے اور چوتھی مجلس میں دوسرے پاؤں کے ناخن کاٹے تو سب ہاتھ پاؤں کے چار دم لازم ہوں گے۔ (شرحِ زبدہ)

مسئلہ:۔ اگر پانچ ناخن سے کم تراشے، یا پانچ ناخن متفرق مثلاً دو ایک ہاتھ کے تین ایک ہاتھ کے کاٹے یا سولہ ناخن متفرق چار چار، چاروں ہاتھ پاؤں کے تراشے، تو ہر ناخن کے بدلے ایک صدقہ پورا (یعنی صدقۃ الفطر کی مقدار کا) دینا ہوگا۔ یعنی سولہ ناخن کے سولہ صدقے دینے ہوں گے۔ (زبدہ)

ایک ضروری یاد دِہانی

ہر جنایت کی جو جزاء لکھی گئی ہے وہ اس صورت میں ہے کہ جنایت کا ارتکاب بلا عذر ہوا ہو، اور اگر یہ جنایتیں عذر کی وجہ سے کرنی پڑی ہوں تو ان کی جزاؤں کی ادائیگی میں کچھ سہولت شریعت نے دی ہے جو "جنایاتِ احرام" کے آغاز پر ہدایت نمبر (۲) میں تفصیل سے بیان کر دی گئی ہے اسے بغور دیکھ لیا جائے۔

باقی جنایاتِ احرام جو آگے آرہی ہیں ان میں عذر اور بلا عذر کا کوئی فرق نہیں ان میں عذر کی صورت میں بھی وہی جزائیں اداء کرنی واجب ہوں گی جو ان کے ساتھ لکھی جارہی ہیں ان کے بدلے روزے وغیرہ کافی نہ ہوں گے۔

(۶) جوئیں مارنا

اگر کوئی حالت احرام میں اپنے بدن یا اپنے کپڑے کی جوں مارے، یا پکڑ کر دھوپ میں ڈالے، یا کپڑا دھوپ میں ڈالے تاکہ جوئیں مرجائیں، یا کپڑا جوئیں مارنے کے لیے دھوئے تو ایک جوں کے عوض روٹی کا ٹکڑا، اور دو تین کے بدلے میں ایک مُٹھی گیہوں کسی مسکین کو دیدے اور تین سے زیادہ جتنی بھی ہوں ان کے عوض پورا صدقہ یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت ادا کرے۔ (زبدہ)

مسئلہ:۔ اگر کپڑا دُھوپ میں ڈالا، یا دھویا، اور جوئیں مرگئیں لیکن جوئیں مارنے کی نیت نہ تھی تو کچھ واجب نہیں۔ (غُنیہ)

مسئلہ:۔ اپنے بدن یا کپڑے کی جُوں کو کسی دوسرے سے کہہ کر یا اشارہ کر کے مروانا، یا پکڑ کر زمین میں زندہ ڈال دینا یا خود پکڑ کر کسی دوسرے کو مارنے کے لیے دیدینا یا اپنا کپڑا دوسرے کو دیدینا تاکہ وہ ماردے سب برابر ہے، سب صورتوں میں جزاء واجب ہوگی جس کی تفصیل اوپر گذری۔ (غُنیہ)

(۷) جنسی خواہشات

مسئلہ :۔ حالت احرام میں کسی مرد یا عورت کا شہوت کے ساتھ بوسہ لینے یا شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانے سے دم واجب ہوتا ہے۔ انزال ہو یا نہ ہو۔ (غنیہ)

مسئلہ :۔ اگر ہاتھ سے شہوت رانی کی اور انزال ہو گیا تو دم واجب ہے۔ بغیر انزال کے کچھ واجب نہیں، مگر ایسا کرنا گناہ ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ :۔ محرم کو احتلام ہوا یا کسی شہوت انگیز چیز کو محض دیکھنے یا اس کا صرف خیال کرنے سے انزال ہو گیا تو حسبِ دستور غُسل واجب ہے۔ (کوئی جزا لازم نہیں آتی۔ (غنیہ)

مسئلہ :۔ اگر حالت احرام میں کسی حاجی نے وقوفِ عرفات سے پہلے جماع کر لیا تو انزال ہو یا نہ ہو حج فاسد ہو گیا اگلے سال یا اس کے بعد حج کی قضاء لازم ہے اور دم یعنی بکری ذبح کرنا بھی واجب ہے۔ اگر جماع کرنے والے دونوں محرم تھے تو دونوں کا یہی حکم ہے اور دم بھی دونوں پر الگ الگ واجب ہے۔ اور حج کے فاسد ہونے کے سبب افعالِ حج کو ترک کر دینا جائز نہیں بلکہ عام حجاج کی طرح ممنوعاتِ احرام سے بچنا، اور حج کے تمام افعال پورے کرنا واجب ہے اب پھر احرام کی کسی پابندی کی خلاف ورزی ہو گی تو اس کی بھی جزاء لازم ہو گی۔ لیکن تمام افعال پورے ادا کر لینے سے بھی ان کا یہ حج ادا نہیں ہو گا اگلے سال قضاء کرنا بہر حال واجب ہو گا۔ اگر فاسد شدہ حج فرض تھا تب تو قضاء کا

واجب ہونا ظاہر ہے اور اگر حج نفل تھا تو وہ بھی چونکہ شروع کرنے سے واجب ہو گیا اس لیے قضاء بھی ضروری ہے۔ (غنیہ وزبدہ)

مسئلہ :۔ اگر وقوفِ عرفات کے بعد سر منڈوانے اور طوافِ زیارت سے پہلے جماع کر لیا تو حج فاسد نہیں ہوا مگر ایک بدنہ یعنی ایک سالم گائے، یا ایک سالم اونٹ ذبح کرنا لازم ہو گا۔ (غنیہ وشرح زبدہ)

مسئلہ :۔ اور اگر سر منڈوانے (یا قصر) کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے جماع کر لیا تو اس صورت میں بھی حج فاسد نہیں ہو گا۔ لیکن جزاء میں ایک بکری واجب ہو گی، بعض علماء نے اس صورت میں بھی بدنہ ہی واجب کیا ہے۔ (غنیہ) اور اگر طوافِ زیارت کے بعد حلق یا قصر سے پہلے جماع کیا تو اس صورت میں بھی حج فاسد نہیں ہوا، مگر یہاں بالاتفاق دم ہے۔ بدنہ واجب نہیں۔ (شرح زبدہ)

(۸) احرام میں شکار مارنا یا اس کی طرف اشارہ کرنا

احرام کی حالت میں خشکی کا شکار مارنا، زخمی کرنا، اس کے پاؤں توڑنا، پر کاٹنا، انڈا توڑنا، دودھ نکالنا یہ سب منع ہیں اور ان پر جزاء واجب ہوتی ہے۔

نیز شکار کی طرف مارنے کے لیے دوسرے کو اشارہ کرنا، بتلانا یا اس کا حکم دینا یہ سب منع ہیں اور ان صورتوں میں شکار کو نقصان پہنچا تو اس کی بھی جزاء واجب ہوتی ہے جن کی تفصیلات بڑی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

مسئلہ :۔ احرام اور حدودِ حرم میں بکری، گائے، اونٹ، بھینس، مرغی گھریلو جانوروں کا ذبح کرنا اور کھانا جائز ہے، البتہ کبوتر کا ذبح کرنا حدودِ حرم میں یا حالتِ احرام میں ممنوع ہے خواہ پالتو کبوتر ہو۔ حرم میں رہنے والے بہت سے لوگ پالتو کبوتر کا ذبح حلال سمجھتے ہیں جو غلط ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ :۔ احرام میں ٹڈی مارنا بھی منع ہے ایک دو تین ٹڈی کے مارنے میں جو چاہے تھوڑا بہت صدقہ دیدے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ایک کھجور ایک ٹڈی سے بہتر ہے۔ (مؤطا امام محمدؒ) اور تین سے زیادہ ٹڈی مارنے میں پورا صدقہ یعنی پونے دو کلو گندم دے۔ (زبدہ)

اور ٹڈی کو حرم میں مارنے کا بھی وہی حکم ہے جو احرام میں مارنے کا ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ :۔ دریائی جانور مثلاً مچھلی وغیرہ کا شکار حالتِ احرام میں بھی جائز ہے، خواہ حدودِ حرم میں شکار کیا جائے، اس کے کھانے سے بھی کوئی جزاء لازم نہیں ہوتی۔ (شرحِ زبدہ)

مسئلہ :۔ ان سب مسائل میں خشکی کے جانور سے مراد وہ جانور ہے جو خشکی میں پیدا ہوتا ہے، اگرچہ رہتا دریا میں ہو۔

اور دریائی جانور سے مراد وہ جانور ہے جو پانی میں پیدا ہوتا ہو، اگرچہ رہتا خشکی میں ہو۔ (شرح زبدہ غنیہ)

مسئلہ :۔ خشکی کے وہ جانور جو پیدائشی طور پر ہی پالتو جانوروں میں شمار ہوئے ہیں، مثلاً گائے، بھینس، اونٹ، بکری، بھیڑ، دُنبہ وغیرہ، ان کو حالتِ احرام اور حدود حرم میں بھی ذبح کرنا ممنوع نہیں۔ اور ان سے کوئی جزا بھی لازم نہیں ہوئی۔ (غُنیہ شرح زبدہ)

مسئلہ :۔ کوئے کی وہ قسم جو مردار کھاتا ہے، اور چیل، بھیڑیا، کاٹنے والا کتا، بچھو، سانپ، چوہا، گھریلو بلی، چیونٹی، پسو، مچھر، چیچڑی، پروانہ، مکھی، چھپکلی، بھڑ، نیولا، اور تمام حشرات الارض کو حالتِ احرام یا حدودِ حرم میں مارنے سے کوئی جزاء لازم نہیں ہوتی۔ (غُنیہ وزبدہ)

حرم کا شکار مارنا یا درخت کاٹنا

حدودِ حرم کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے اس کے متعلق حکم یہ ہے:۔

مسئلہ :۔ حرم میں محرم اور غیر محرم دونوں کے لیے شکار کرنا حرام ہے اور حرم کی گھاس اور درخت کاٹنا بھی ممنوع ہے، اس میں جزاء لازم ہوتی ہے، اگر ایسا واقعہ پیش آجائے تو کسی معتبر عالم سے دریافت کرلیں۔ مکہ مکرمہ، منیٰ اور مزدلفہ حدودِ حرم میں داخل ہیں، یہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے پرہیز لازم ہے۔ عرفات کا میدان حدودِ حرم سے باہر ہے اس کی گھاس کاٹنے میں مضائقہ نہیں۔

جنایات کی دوسری قسم متعلقہ واجباتِ حج

بلا احرام میقات سے آگے بڑھ جانا

مسئلہ :۔ اگر کوئی شخص عاقل بالغ جو میقات سے باہر رہنے والا ہے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا خیال رکھتا ہے خواہ حج و عمرہ کی نیت سے ہو یا اور کسی غرض سے جانا چاہتا ہو۔ میقات سے بغیر احرام باندھے آگے مکہ مکرمہ کی طرف جائے گا تو گنہگار ہوگا، اور میقات پر واپس آکر احرام باندھنا واجب ہوگا اور اگر لوٹ کر میقات پر نہیں آیا اور میقات سے آگے ہی احرام باندھ لیا تو ایک دم دینا واجب ہوگا۔ اور اگر میقات پر واپس آکر احرام باندھا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔ (غنیہ)

بے وضو یا ناپاکی کی حالت میں طواف کرنا

مسئلہ :۔ اگر بدن یا کپڑے پر کسی بھی قسم کا طواف کرتے وقت نجاست لگی ہوئی تھی تو کچھ واجب نہ ہوگا، لیکن مکروہ ہے۔ (زبدہ وغُنیہ)

مسئلہ :۔ اگر پورا یا اکثر (یعنی چار شوط) طواف زیارت بے وضو کیا تو دَم دے، اور اگر طوافِ قدوم یا طواف وِداع یا طوافِ نفل یا طوافِ زیارت آدھے سے کم (یعنی تین شوط) بلا وضو کیا تو ہر پھیرے کے لیے صدقۃ الفطر کے برابر صدقہ ہے اور اگر ان تمام صورتوں میں وضو کر کے طواف لوٹا لیا تو کفارہ اور دَم ساقط

ہو جائے گا۔(غنیہ)

مسئلہ :۔ اگر پورا طواف یا اکثر (یعنی چار شوط) طوافِ زیارت جنابت یا حیض و نفاسِ کی حالت میں کیا تو بدنہ (یعنی ایک اونٹ یا ایک گائے سالم) واجب ہو گا......اور اگر پورا یا اکثر طوافِ قُدوم، یا طوافِ نفل ان حالتوں میں کیا تو دَم یعنی ایک بکری واجب ہو گی اور ان سب صورتوں میں طہارت کیساتھ طواف لوٹا لینے سے کفارہ ساقط ہو جائے گا۔(غُنیہ)

مسئلہ :۔ جو طواف، جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کیا ہو اس کا اعادہ واجب ہے اور جو بے وضو کیا ہو اس کا اعادہ مستحب ہے (زُبدہ) لیکن اگر اعادہ نہ کیا ہو تو مذکورہ بالا جزاء دینا لازم ہے۔

مسئلہ :۔ اگر طواف کا اعادہ کرنے سے پہلے سعی کر چکا ہو تو طواف کے اِعادہ کے بعد اب سعی کا اعادہ نہ کرے کیونکہ پہلا طواف جو ناپاکی کی حالت میں کیا تھا معتبر ہو گیا، لیکن ناقص ہونے کی وجہ سے اعادہ کیا گیا ہے اور دوسرا طواف صرف اس نقصان کی تلافی کے لیے ہے۔ (زبدہ)

مسئلہ :۔ طوافِ زیارت ایامِ نحر میں بے وضو کر لیا تو اگر اس کے بعد طوافِ وداع ایام نحر ہی میں باوضو کر لیا تو یہی طواف، طواف زیارت بنجائے گا اور جو دم طواف زیارت بے وضو کرنیکی وجہ سے واجب ہوا تھا ساقط ہو جائے گا۔اور اگر طوافِ وداع ایام نحر کے بعد کیا تو یہ طواف، طوافِ زیارت کے قائم مقام نہیں ہو گا بلکہ دم واجب رہیگا۔(زبدہ)

طواف عمرہ

مسئلہ :۔ عمرہ کا طواف پورا یا اس کے اکثر یا تھوڑے چکر خواہ ایک ہی چکر ہو اگر جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں یا بے وضو کیا تو دم واجب ہو گا۔(زبدہ)
اور اگر طہارت کے ساتھ طواف کو لوٹا لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔(غنیہ)

طواف کے چکروں میں کمی کرنا

مسئلہ :۔ اگر طواف قدوم یا طواف وداع کا ایک چکر یا دو تین چکر ترک کیے تو ہر چکر کے بدلے پورا صدقہ واجب ہو گا اور اگر چار چکر یا زیادہ چھوڑے دے تو دم واجب ہو گا۔اور طواف قدوم بالکل چھوڑنے کی وجہ سے کچھ واجب نہ ہو گا کیونکہ یہ طواف سنت ہے لیکن چھوڑنا مکروہ اور برا ہے۔
مسئلہ :۔ طواف قدوم اگرچہ سنت ہے لیکن شروع کر دے تو پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے اسی لیے اگر طواف قدوم شروع کرنے کے بعد چھوڑا تو اکثر چکروں کو چھوڑنے میں دم واجب ہو تا ہے اور کم چھوڑنے میں ہر چکر کے بدلہ میں صدقہ واجب ہو تا ہے۔اور نفلی طواف کا حکم طواف قدوم کی طرح ہے جس کا حکم ابھی گزرا۔(غنیہ وشامی)

سعی کی جنایات

مسئلہ : اگر پوری سعی یا اکثر سعی کے چکر بلا عذر چھوڑ دیئے یا بلا عذر سوار ہو کر کئے تو حج ہو گیا لیکن دم واجب ہو گا۔اور سعی کو دوبارہ پیدل لوٹا لینے سے دم

ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر سعی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر کی یا ایسا بیمار یا اپاہج ہے کہ اسے کوئی اٹھانے والا نہیں سواری پر بھی نہیں بیٹھ سکتا اس مجبوری سے سعی پوری چھوڑ دی تو کچھ واجب نہ ہو گا۔

مسئلہ :۔ اگر ایک یا دو تین چکر سعی کے چھوڑ دیئے یا بلا عذر سوار ہو کر کئے تو ہر چکر کے بدلہ صدقہ لازم ہو گا۔ (غنیہ)

غروبِ آفتاب سے قبل عرَفات سے نکل آنا

مسئلہ :۔ اگر کوئی محرم حاجی نو ۹، ذی الحجہ کو میدان عرفات سے غروب آفتاب سے پہلے نکل گیا تو دم واجب ہو گا اگر چہ بھاگے ہوئے اونٹ کو پکڑنے کے لیے یا کسی شخص کو تلاش کرنے کے لیے نکلا ہو۔ البتہ غروب سے پہلے عرفات میں آگیا ہو تو دم ساقط ہو جائے گا اور اگر غروب آفتاب کے بعد آیا تو دم ساقط نہ ہو گا۔ (زبدہ)

بلا عذر وقوف مزدلفہ چھوڑنا

مسئلہ :۔ اگر بغیر کسی عذر کے مزدلفہ کا وقوف جو دسویں تاریخ کی صبح کو ہوتا ہے چھوڑ دیا تو دم واجب ہو گا اور اگر عذر کی وجہ چھوڑا مثلاً عورت، یا بیمار یا بہت بوڑھے، ضعیف مرد نے ہجوم کے خوف سے چھوڑ دیا تو کچھ واجب نہ ہو گا۔ (غنیہ)

مسئلہ :۔ اگر رات کو مزدلفہ میں نہ ٹھہرا اور دسویں کی صبح کو مزدلفہ آکر وقوف کرلیا تو کوئی جزاء لازم نہیں ہوتی، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔(غنیہ)

دسویں تاریخ کے افعال خلاف ترتیب ادا کرنا

مسئلہ :۔ اگر مفرد یا قارن یا متمتع نے رمی سے پہلے سر کا حلق کرایا یا قارن اور متمتع نے ذبح سے پہلے حلق(۱) کرایا یا قارن اور متمتع نے رمی سے پہلے قربانی کر لی تو دم واجب ہو گا، کیونکہ ان چیزوں میں ترتیب واجب ہے۔ مفرد کے لیے صرف رمی اور سر منڈانے میں ترتیب واجب ہے، کیونکہ قربانی اُس پر واجب نہیں، اور قارِن کو ان تینوں (یعنی رمی، قربانی اور سر منڈانے) میں ترتیب واجب ہے، اول رمی کرے اس کے بعد قربانی، اس کے بعد سر منڈوانے اگر تقدیم و تاخیر کی تو دم واجب ہو گا۔(غنیہ وزبدہ)

رمی کی جنایات

مسئلہ :۔ ایک دن کی رمی پوری چھوڑ دے یا اکثر کنکریاں چھوڑ دے تو دَم واجب ہے، مثلاً پہلے دن کی رمی چار کنکریاں چھوڑ دیں، تین سے رمی کی، یا بعد کے دنوں میں گیارہ کنکریاں چھوڑ دیں صرف دس کنکریوں سے رمی کی تو دم واجب ہو گا۔

اور اگر کنکریاں کم چھوڑیں، اکثر سے رمی کی، مثلاً پہلے دن ایک یا دو یا تین

(۱) ان سب مسائل میں جو حکم "حلق" کا ہے وہی "قصر" کا ہے (رفیع)

کنکریاں ترک کردیں، یا باقی دنوں میں دس کنکریاں ترک کیں تو ہر کنکری کے بدلے ایک صدقہ واجب ہوگا۔(غنیہ)

دم اور صدقہ دینے کا طریقہ اور متعلقہ تفصیلات

۱...... جنایات کے جتنے مسائل میں دم واجب ہونے کا ذکر ہے، ان سب میں ضروری ہے کہ جانور حدودِ حرم کے اندر ذبح کیا جائے۔ حرم سے باہر ذبح کرنا کافی نہیں اور اس جانور کا گوشت خود کھانا یا مالداروں کو کھلانا جائز نہیں یہ فقراء و مساکین کا حق ہے۔

۲...... اگر مفلسی کی وجہ سے دم یا صدقہ میسر نہ ہو تو یہ کفارہ بدستور اس کے ذمہ رہتا ہے، جب میسر ہو ادا کرے۔ یعنی جس شخص نے بلاعذر ایسی جنایات کیں جن پر دَم یا صدقہ واجب ہوتا ہے تو جب تک یہ دَم و صدقہ ادا نہ کرے یہ ہمیشہ اس پر واجب رہیں گے اور اس کے بدلے میں روزے رکھنے کا بھی اختیار نہیں۔ ہاں اگر عذر سے پہلے ان پانچ قسم کی جنایتوں میں سے کوئی جنایت سرزد ہوئی جو جنایات احرام کے آغاز پر ہدایت نمبر (۲) میں بیان کی گئی ہیں اور ان کی وجہ سے دَم یا صدقہ واجب ہوگیا تو دَم کی بجائے تین روزے رکھ لینا اور "صدقہ یا کچھ صدقہ" کی بجائے ایک روزہ رکھ لینا کافی ہے۔(زبدہ)

۳...... جنایات احرام کا ارتکاب کرنے میں قارِن پر دو جزائیں واجب ہوتی ہیں، خواہ دَم واجب ہو خواہ صدقہ، کیونکہ اس کے دو احرام ہوتے ہیں ایک حج کا دوسرا عمرہ کا۔ البتہ قارِن میقات سے بلا احرام گزر جائے تو ایک ہی

دم واجب ہوگا۔ نیز واجباتِ حج میں قارِن سے جو جنایت سرزد ہوگی اس کی ایک ہی جزاء واجب ہوگی۔

۴...... جنایت میں جو دَم واجب ہوتا ہے اس میں جانور کی قیمت کسی محتاج کو دے دینا جائز نہیں بلکہ حدودِ حرم میں جانور کی قربانی کرنا واجب ہے۔ البتہ جن صورتوں میں دَم اور صدقہ میں اختیار دیا گیا ہے ان میں دم کی قیمت ادا کرنا بھی کافی ہے۔ (غُنیہ)

حجِ بدل

تعریف

کسی دوسرے کی طرف سے اس کی فرمائش کے مطابق حج کرنے کو حج بدل کہا جاتا ہے۔

آمر و مامور

حج بدل کے مسائل میں دو لفظ "آمر" اور "مامور" بہت استعمال ہوتے ہیں۔

آمر حج بدل کرانے والے کو اور مامور حج بدل کرنے والے کو کہتے ہیں۔

ضروری مسائل

حج بدل کے احکام میں بہت تفصیل ہے(۱) یہاں ہم اس کے خاص خاص اور ضروری مسائل عوام کی سہولت کے لئے تحریر کرتے ہیں۔

مسئلہ :۔ کسی شخص پر حج فرض ہو گیا اور اس نے اداءِ حج کا زمانہ اور حج کرنے کی قدرت بھی پائی، لیکن حج نہیں کیا، پھر وہ حج کرنے سے معذور ہو گیا۔ مثلاً ایسا بیمار ہو گیا جس سے شفا کی امید نہیں یا نابینا یا اپاہج ہو گیا یا بڑھاپے کی وجہ سے

---

۱ حضرات اہل علم حج بدل کی پوری تفصیل اور تحقیق مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب "جواہر الفقہ" (ص ۴۹۵ ج۔۱) میں ملاحظہ فرمائیں، یہاں اس کا خلاصہ لکھا گیا ہے۔

ایسا کمزور ہو گیا کہ خود سواری پر سوار نہیں ہو سکتا اور آئندہ یہ عذر دور ہونے کی امید نہیں تو اس شخص پر فرض ہے کہ اپنی طرف سے کسی دوسرے شخص کو بھیج کر خود حج بدل کرائے یا وصیت کر دے کہ میرے مرنے کے بعد میری طرف سے میرے مال سے حج بدل کرا دیا جائے۔

مسئلہ :۔ اگر حج کی مالی استطاعت حاصل ہو جانے کے بعد زمانہ حج آنے سے پہلے فوت ہو گیا، یا یہ شخص مالی استطاعت حاصل ہونے کے بعد پہلے ہی سال حج کے لئے روانہ ہو گیا، مگر حج ادا کرنے سے پہلے فوت ہو گیا، تو ان دونوں صورتوں میں حج بدل کی وصیت کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ حج اس کے ذمہ سے ساقط ہو گیا۔

مسئلہ :۔ کسی شخص کو حج کی مالی استطاعت زمانہ حج سے پہلے حاصل ہوئی مگر اداء حج کا زمانہ آنے سے پہلے معذور ہو گیا اور موت تک معذور ہی رہا تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی مشہور روایت کے مطابق حج بدل کی وصیت کرنا اس پر واجب نہیں، لیکن صاحبینؒ کے نزدیک وصیت کرنا واجب ہے۔ اس لئے احتیاطاً حج بدل کی وصیت کر جائیں اور وارث حج بدل کرا دیں۔

اس مسئلہ میں معذور ہونے سے مراد مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱...... اس کو کسی نے قید کر لیا یا زبردستی مکہ مکرمہ جانے سے روک دیا اور موت تک یہ عذر قائم رہا یا

۲...... کوئی ایسا مرض پیش آ گیا جس سے صحت کی امید نہیں مثلاً اپاہج،

نابینا، یا لنگڑا ہو گیا، یا بڑھاپے کا ایسا ضعف ہو گیا کہ خود سواری پر سوار نہیں ہو سکتا۔ یا

۳......راستہ مامون نہیں رہا، سفر کرنے میں جان و مال کا قوی اندیشہ ہے۔

۴......چوتھی صورت خاص عورتوں کے لئے یہ ہے کہ کوئی محرم ساتھ کے لئے نہ ملا ان سب صورتوں میں اس کو معذور سمجھا جائے گا، اگر یہ عذر حج کا زمانہ آنے سے پہلے شروع ہوئے اور موت تک قائم رہے تو وہ حکم ہے جو اوپر بیان ہوا کہ احتیاطاً حج بدل کی وصیت کر دیں اور وارث حج بدل کرا دیں۔ اگرچہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وصیت کرنا واجب نہیں۔ لیکن اگر موت تک یہ عذر باقی نہ رہے، بلکہ موت سے پہلے دور ہو گئے پھر اداءِ حج کا زمانہ بھی مل گیا، لیکن خود حج نہ کیا یہاں تک کہ حج کا زمانہ ختم ہو گیا اور اس کے بعد پھر معذور ہو گیا، تو ایسی صورت میں حج بدل کرانا یا اس کی وصیت کرنا بالاتفاق واجب ہے۔

مسئلہ :۔ اگر کسی کا عذر ایسا تھا کہ اس کے زائل ہونے کی امید تھی، اس نے حج بدل کرا لیا، پھر وہ عذر زائل ہو گیا۔ مثلاً بیمار تھا تندرست ہو گیا، یا عورت تھی اسے محرم مل گیا، تو اب خود حج کرنا اس پر فرض ہے، پہلا حج جو دوسرے سے کرایا تھا، وہ نفلی ہو جائے گا۔ (شرح زبدہ)

مسئلہ :۔ بہتر یہ ہے کہ حج بدل ایسے شخص سے کرایا جائے جس نے اپنا حج کر لیا ہو۔ اگر کسی ایسے شخص سے حج بدل کرایا جس نے ابھی اپنا حج ادا نہیں کیا، اور

اس پر حج فرض بھی نہیں ہے تو حج بدل ادا ہو جائے گا مگر خلافِ اولیٰ ہو گا۔

اور اگر اس کے ذمہ اپنا حج فرض ہونے کے باوجود اس نے اب تک حج فرض ادا نہیں کیا تو اس کے لئے دوسرے کے واسطے حج بدل پر جانا جائز نہیں مکروہ تحریمی اور گناہ ہے مگر حج بدل کرانے والے کا حج فرض پھر بھی ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ :۔ حج بدل کرنے پر معاوضہ واجرت لینا اور دینا حرام ہے، اگر کسی نے اجرت طے کر کے حج بدل کرادیا تو کرنے والا اور کرانے والا دونوں گناہ گار ہوئے۔ البتہ حج پھر بھی آمر ہی کا ادا ہو جائے گا اور جو اجرت لی ہے اسے واپس کرنا لازم ہو گا، صرف مصارفِ حج اس کو دیئے جائیں گے۔

مسئلہ :۔ حج بدل کے تمام ضروری مصارف، حج کرانے والے کے ذمہ ہیں، جس میں آنے جانے کا کرایہ، اور زمانہ سفر میں اور قیام حرمین میں کھانے، پینے، کپڑے دھلوانے وغیرہ کے اخراجات، رہنے کے لئے مکان یا خیمہ کا کرایہ وغیرہ سب داخل ہیں۔ اور احرام کے کپڑے اور سفر کے لئے ضروری برتن اور اشیائے ضرورت کی خریداری سب آمر کے ذمہ ہے۔ لیکن کپڑے اور برتن وغیرہ حج سے فارغ ہونے کے بعد آمر یعنی حج کرانے والے کو واپس دینا ہوں گے۔

اسی طرح خرچ کرنے کے بعد اگر کچھ نقد رقم بچ رہی تو وہ بھی واپس کرنا ہو گی، البتہ حج بدل کرانے والا اپنی خوشی سے اس کو دے دے یا پہلے ہی کہہ

دے کہ یہ سامان اور باقی ماندہ رقم تمہارے لئے میری طرف سے ہبہ ہے تو باقی مال کو اپنے خرچ میں لانا درست ہے مگر میت کی طرف سے میت ہی کے ترکہ سے حج بدل کرایا ہو یا تو ایسی گنجائش دینے کے لئے خود میت کی وصیت ہونا ضروری ہے، اور اگر میت کی ایسی وصیت نہ ہو یا وصیت تو ہو مگر وصیت اس کے ترکہ کی ایک تہائی سے زائد ہو تو سب وارثوں کا اس پر رضامند ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ :۔ جس شخص پر حج ہے، اس کی زندگی میں اس کی فرمائش یا اجازت کے بغیر اگر کسی نے اس کی طرف سے حج کر لیا، تو اس کا فرض ادا نہ ہو گا۔ لیکن اگر میت کی طرف سے اس کا حج فرض اس کی وصیت کے بغیر کسی نے کر لیا تو امید ہے کہ انشاءاللہ میت کا فرض ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ :۔ حج بدل کا سفر آمر یعنی حج کرانے والے کا وطن سے شروع کرایا جائے۔

مسئلہ :۔ مامور یعنی حج بدل کرنے والے پر لازم ہے کہ احرام باندھنے کے وقت نیت اس شخص کے حج کی کرے جس کی طرف سے حج بدل کرایا ہے اور بہتر یہ ہے کہ احرام کے ساتھ جو تلبیہ پڑھے اس سے پہلے یہ الفاظ کہے۔ لبیک عن فلان۔ فلاں کی جگہ اس کا نام ذکر کرے۔

مسئلہ :۔ مامور پر لازم ہے کہ آمر یعنی حج کرانے والے کی ہدایات جو حج کے

متعلق ہوں ان کے خلاف کوئی کام نہ کرے اگر خلاف کیا تو اس کا حج بدل ادا نہیں ہو گا، بلکہ یہ حج خود مامور کی طرف سے ہو جائے گا اور اس پر لازم ہو گا کہ آمر کی جو رقم اس حج میں خرچ کی ہے وہ اس کو واپس کر دے۔

مسئلہ :۔ لہٰذا اگر آمر نے صرف حج یعنی "افراد" کرنے کے لئے کہا ہے تو اس پر لازم ہے کہ حج کی تین قسموں میں سے صرف "افراد" کرے، قران یا تمتع کرنا جائز نہیں اگر کرے گا تو یہ حج آمر کا نہیں بلکہ مامور کا اپنا ہو جائے گا اور مصارف حج واپس کرنے پڑیں گے۔

مسئلہ :۔ اگر حج بدل کرنے والے نے آمر کی ہدایت کے خلاف کیا تو یہ حج اگرچہ مامور کی طرف سے ہو جائے گا مگر اس سے مامور کا بھی حج فرض ادا نہیں ہو گا۔ بلکہ یہ نفلی حج ہو گا اگر بعد میں اس کے پاس اتنا مال جمع ہو گیا جو حج کے لئے کافی ہو اور حج فرض ہونے کی باقی شرطیں بھی پائی گئیں تو اس کو اپنا حج فرض پھر ادا کرنا پڑے گا۔

البتہ چونکہ بہت سے فقہا نے آمر کی اجازت سے تمتع کرنے کو بھی جائز کہا ہے اس لئے شدید مجبوری تمتع کرنے کی پیش آجائے اور تمتع کرلے تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کے کہ حج کرانے والے کا فرض ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ :۔ اگر آمر یعنی حج بدل کرانے والے نے اس کو عام اجازت دے دی کہ تمہیں اختیار ہے جس قسم کا چاہو میری طرف سے حج کرلو، خواہ افراد یعنی

صرف حج کرلو، یا قران یعنی حج و عمرہ دونوں کا ایک احرام باندھ لو یا تمتع کرو کہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھو پھر عمرہ سے فارغ ہو کر حج کا احرام مکہ مکرمہ سے باندھ کر حج کرلو، تو اس صورت میں مامور کے لئے افراد اور قران تو بالاتفاق جائز ہیں مگر تمتع کے معاملہ میں فقہا کا اختلاف ہے بہت سے فقہا اس کو آمر کی اجازت کے باوجود جائز نہیں کہتے، ان کے نزدیک تمتع کی صورت میں آمر کا حج ادا نہیں ہوگا اگرچہ اجازت مل جانے کی وجہ سے مامور پر لازم نہ ہوگا کہ وہ مصارف حج واپس کرے مگر آمر کو اپنا حج بدل دوبارہ کرانا ضروری ہوگا اس لئے اس میں بہت احتیاط لازم ہے۔

البتہ چونکہ بہت سے فقہائے آمر کی اجازت سے تمتع کرنے کو بھی جائز کہا ہے اس لیے شاید مجبوری تمتع کرنے کی پیش آجائے اور تمتع کرلے تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ حج کرانے والے کا فرض ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ :۔ جس شخص کی طرف سے حج بدل کیا جارہا ہو، اس کا فرض ادا ہونے کے لیے ایک شرط یہ ہے کہ مصارف حج کا اکثر حصہ اسی کی طرف سے ہو، اور سفر کا اکثر حصہ سواری پر ہو۔

اگر مامور نے اکثر مال اپنا خرچ کر کے اس کی طرف سے حج بدل کر دیا یا اکثر سفر پیدل طے کیا تو آمر کا فرض ادا نہیں ہوگا۔ البتہ اگر مامور نے کچھ تھوڑا مال اپنا بھی خرچ کرلیا یا سفر کا تھوڑا حصہ پیدل بھی طے کرلیا تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ :۔ مامور حج بدل خود کرے، آمر کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے سے

کرانا جائز نہیں۔ اگر آمر کی اجازت کے بغیر کسی کو بھیج دیا تو وہ حج مامور کا ہو جائے گا، آمر کا نہیں ہوگا، اور آمر کی رقم واپس کرنا پڑے گی۔

اس لیے بہتر یہ ہے کہ مامور کو اجازت عام دے دی جائے کہ وہ کسی وجہ سے خود نہ کر سکے تو دوسرے سے کرادے۔

بابِ سوم

زیارتِ مدینۂ منوّرہ

مدینہ منوّرہ، مسجدِ نبویؐ اور رحمتِ عالم ﷺ کی
خدمت میں حاضری،
اس کے فضائل، آداب واحکام، صلوٰۃ وسلام اور
مقدس مقامات کا تعارف

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْظَّلَمُوْآ اَنْفُسَهُمْ

اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے، اگر وہ

جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُ وااللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ

اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے، پھر

لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوااللّٰهَ

اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے

تَوَّابًارَّحِيْمًاہ

اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا، رحمت کرنے والا پاتے

زیارت مدینہ منورہ

حج کے بعد اب اس سفر میں سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سیدالانبیاء، رحمۃ اللعالمین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان ہی درست نہیں ہوتا۔ اس کا تقاضا فطری طور پر بھی ہونا چاہیے کہ دیارِ مقدس میں پہنچنے کے بعد روضہ اقدس کی زیارت کے بغیر واپس نہ ہو اور اس پر مزید یہ کہ روضہ اقدس کے سامنے حاضری اور سامنے حاضر ہو کر درود و سلام کے وہ عظیم الشان ثمرات اور برکات ہیں جو دور سے سلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

حدیث :۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہو گی"

(فضائل حج بحوالہ بزاز و دار قطنی)

حدیث :۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری اس مسجد میں ایک نماز، مسجد حرام کے علاوہ دوسری مسجدوں میں ادا کی گئی ہزار نمازوں سے بہتر ہے"۔ (بخاری و مسلم) جمہورِ علماء و فقہا کے نزدیک مسجد نبوی کی قدیم و جدید دونوں عمارتوں کا یہی حکم ہے (حیات القلوب)

بعض روایات میں مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر

آیا ہے (ابن ماجہ) اور بعض علماء محققین نے اس سلسلہ کی دوسری روایات کے پیشِ نظر حساب لگا کر فرمایا ہے کہ مسجد نبوی میں کروڑوں گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (فضائل حج)

حدیث :۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح (مسلسل) پڑھے کہ درمیان میں اس کی ایک نماز بھی مسجد سے فوت نہ ہو تو اس کے لئے آگ سے براءۃ اور عذاب سے براءۃ لکھ دی جاتی ہے اور ایسا شخص نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔(۱)

تشریح :۔ زائرین کو چاہیے کہ مدینہ منورہ میں کم از کم آٹھ دن قیام کریں تاکہ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پوری ہو جائیں۔ تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن اگر کوئی چالیس نمازیں پوری نہ کر سکے تو گناہ نہیں اور حج میں بھی کوئی خلل نہیں آتا۔

حدیث :۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص بھی میری قبر کے پاس آ کر مجھ پر سلام پڑھے تو حق تعالیٰ شانہ میری روح مجھ تک پہنچا دیتے ہیں، میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں(۲)

تشریح :۔ علامہ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ "میری روح مجھ تک پہنچانے کا مطلب

---

(۱) رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات کذافی مجمع الزوائد۔ (فضائل حج)

(۲) رواه احمد في رواية عبدالله كذافي المغني للموفق واخرجه ابوداؤد بدون لفظ عند قبر لكن رواه في باب زيارة القبور بعدابواب المدينة من كتاب الحج وسكت عليه

یہ ہے کہ بولنے کی طاقت اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں اور قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک اللہ تعالیٰ کی حضوری میں مستغرق رہتی ہے۔ جب کوئی سلام پیش کرتا ہے تو اس حالت استغراق سے سلام کا جواب دینے کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ (فضائل حج)

مسئلہ :۔ جس شخص پر حج فرض ہے اس کے لئے پہلے حج کر لینا اور زیارت مدینہ کے لئے بعد میں جانا بہتر ہے اور اگر حج فرض نہ ہو تو اختیار ہے پہلے مدینہ منورہ حاضر ہو بعد میں حج کرے یا حج کرنے کے بعد مدینہ طیبہ حاضر ہو۔ (زبدہ)

حاضری مدینہ منورہ کے بعض آداب

جب مدینہ منورہ کی طرف چلیں تو راستہ میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں اور جب مدینہ طیبہ کے درخت نظر پڑیں تو درود شریف کی اور زیادہ کثرت کر دیں، اور جب وہاں کی عمارتیں نظر پڑیں تو درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ نَبِیِّكَ فَاجْعَلْهُ وِقَایَةً لِّیْ
مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ

ترجمہ :۔ اے اللہ یہ آپ کے نبی کا حرم ہے اس کو میرے لئے جہنم سے پردہ، اور عذاب سے اور برے حساب سے امان بنا دیجئے۔

مسئلہ :۔ مستحب ہے کہ مدینہ منورہ میں داخلہ سے پہلے غسل کریں اور وضو بھی کافی ہے اور پاک وصاف کپڑے اور اچھا لباس جو اپنے پاس موجود ہو وہ پہنیں، اگر نئے کپڑے ہوں تو بہتر ہے، اور خوشبو لگائیں اگر شہر میں داخلہ سے پہلے یہ کام ممکن نہ ہوں تو شہر میں پہنچ کر اپنے سامان اور قیام کا ضروری انتظام کر کے یہ کام کریں۔

مدینہ طیبہ میں داخلہ

شہر میں داخل ہونے سے پہلے اگر ممکن ہو پیدل چلیں اور شہر مقدس کی عظمت کا خیال کرتے ہوئے نہایت خشوع و خضوع اور تواضع کے ساتھ شہر میں آئیں۔

مدینہ طیبہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا مانگیں:

رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطَانًا نَّصِيۡرًا اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ وَارۡزُقۡنِیۡ مِنۡ زِيَارَةِ رَسُوۡلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقۡتَ اَوۡلِيَا ءَ كَ وَاَهۡلِ طَاعَتِكَ ، وَاغۡفِرۡلِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ يَا خَيۡرَ مَسۡئُوۡلٍ وَّ اَغۡنِنِیۡ بِحَلَالِكَ عَنۡ حَرَامِكَ ، وَبِطَاعَتِكَ عَنۡ مَّعۡصِيَتِكَ ، وَبِفَضۡلِكَ عَمَّنۡ سِوَاكَ، وَنَوِّرۡ قَلۡبِیۡ وَقَبۡرِیۡ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الۡخَيۡرَ كُلَّهٗ عَاجِلَهٗ وَآجِلَهٗ مَاعَلِمۡتُ مِنۡهُ وَمَا لَمۡ اَعۡلَمۡ وَاَعُوۡذُبِكَ

مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمْرِيْ وَاجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِيْ اٰخِرَهٗ، وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ.

ترجمہ :۔اے میرے پروردگار! مجھے یہاں صحیح طور سے داخل کیجئے اور صحیح طریقہ سے نکالئے اور اپنی طرف سے میرے لئے طاقتور مددگار بنادیجئے۔

اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے اور مجھے اپنے رسول ﷺ کی زیارت سے وہ فائدہ عطا فرمایئے جو آپ نے اپنے اولیاء اور فرمانبرداروں کو عطا فرمایا ہے، اور میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما، اے وہ ذات! جو ان سب سے بہتر ہے جن سے کچھ مانگا جاتا ہے۔

اور مجھے اپنے حلال کے ذریعے حرام سے، اور اپنی اطاعت کے ذریعے اپنی نافرمانی سے، اور اپنے فضل کے ذریعے اپنے غیر سے بے نیاز کردے اور میرے دل اور قبر کو نور سے بھردے۔

اے اللہ! میں آپ سے ہر بھلائی مانگتا ہوں، جلدی آنے والی بھی، دیر سے آنے والی بھی، وہ بھلائی بھی جو میرے علم میں ہے اور وہ بھی جو میرے علم میں نہیں اور میں ہر برائی سے

آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس برائی سے بھی جو میرے علم میں ہے اور اس سے بھی جو میرے علم میں نہیں۔

اے اللہ! آپ مجھ پر اپنا سب سے زیادہ رزق میرے بڑھاپے اور اختتام عمر کے قریب عطا فرمایئے اور میری آخری عمر کو بہترین زندگی، اور آخری اعمال کو بہترین عمل اور اپنی ملاقات کے دن کو میرے لئے بہترین دن بنا دیجئے۔

ادب اور حضورِ قلب کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہوا داخل ہو اور یہ پیش نظر رکھے کہ یہ وہ مقدس زمین ہے جس پر جا بجا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پڑے ہیں۔

مدینہ طیبہ میں آنے کے بعد سامان اور رہائش کا ضروری انتظام کر کے جلد از جلد مسجد نبویؐ میں حاضری کی فکر کریں اگر شہر سے باہر غسل یا وضو، کر کے پاک وصاف کپڑے اور خوشبو نہ لگا سکے ہوں تو اب ان کا اہتمام کریں اور ادب اور حضورِ قلب کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد نبویؐ کی طرف چلیں، اگر وسعت ہو تو راہ چلتے کچھ صدقہ بھی کر لیں۔

مسجد نبویؐ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ پہنچے تو اس مسجد کی بنیاد رکھی، آپؐ نے اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے مل کر اس کی تعمیر فرمائی آپؐ پانچوں وقت کی نماز اسی مسجد شریف میں پڑھاتے

تھے آپ ﷺ کے بعد آپؐ کے خلفاء اور سلاطین امت نے اپنے اپنے دور میں اس مسجد کی حسبِ ضرورت توسیع کی۔(جذب القلوب)

اس وقت یہ مسجد مبارک سلطان عبد المجید خان اور سعودی حکومت کی تعمیر کردہ نہایت خوبصورت، دیدہ زیب عمارات پر مشتمل ہے۔ مسجد نبوی میں ایک نماز کا ہزار نمازوں سے زیادہ ثواب ہے جو پیچھے ایک حدیث میں بیان ہوا ہے، جمہور علما کے نزدیک وہ صرف قدیم مسجد کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ عہدِ رسالت کے بعد جو حصے اس مسجد شریف میں شامل کئے گئے یا آئندہ کئے جائیں ان میں بھی ایک نماز کا اتنا ہی ثواب ہے۔(حیات القلوب)

اسی مسجد میں سمت قبلہ کے بائیں جانب ایک گوشہ میں روضہ اقدسؐ ہے جس میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دو رفقاء (حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما) کے ساتھ آرام فرما ہیں۔(جذب القلوب)

مسجد نبویؐ میں داخلہ

مسجد نبویؐ کے بہت سے دروازے ہیں مردوں کے لئے بہتر ہے کہ باب جبریل سے داخل ہوں اگر دوسرے دروازوں سے داخل ہوں تو بھی مضائقہ نہیں اور عورتیں جب داخل ہوں تو باب النساء سے داخل ہوں۔

جب مسجد نبویؐ میں داخل ہوں تو داہنا پاؤں پہلے رکھیں اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اس کے بعد اگر دوسروں کو تکلیف پہنچائے بغیر جگہ مل جائے تو پہلے ریاض الجنہ میں آئیں:۔

ریاض الجنتہ

مسجد نبویؐ میں مزار مبارک اور منبر کی درمیانی جگہ کو کہتے ہیں اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

"میرے گھر (یعنی جس حجرہ شریفہ میں اب آپ کی قبر مبارک ہے) اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

چنانچہ یوں تو مسجد نبوی کا کونہ کونہ انوار و برکات سے معمور ہے، لیکن یہ خاص حصہ رحمت و برکت کا بہت ہی اہم مرکز ہے اس حصہ کی خاص علامت یہ ہے کہ اس میں جتنے ستون ہیں ان پر تقریباً قد آدم تک سفید سنگ مرمر چڑھا ہوا ہے جس پر مینا کاری کی گئی ہے اور پوری مسجد سے ممتاز رنگ کے قالین یہاں بچھے ہوتے ہیں، اس حصہ میں آٹھ ستون ہیں جن میں سے ایک روضۂ اقدس کی جالیوں کے اندر ہے یہ سب ستون خاص خاص برکات کی وجہ سے مشہور ہیں جن کی تفصیل آگے آتی ہے۔ ذکر و تلاوت اور نفلی عبادت کرنے والوں کا ریاض الجنہ میں ہجوم رہتا ہے۔ بعض علما نے لکھا ہے کہ یہ ٹکڑا جنت کا حصہ ہے۔ قیامت کے دن جنت میں شامل کر دیا جائے گا۔ (جذب القلوب)

اگر مکروہ وقت نہ ہو تو ریاض الجنۃ میں تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھیں اس

کے بعد روضۂ اقدس کے پاس حاضر ہوں۔

روضۂ اقدس ﷺ

یہ مسجد نبوی میں سمت قبلہ کے بائیں طرف دیوارِ قبلہ سے دو صف پہلے ایک مقدس حجرہ ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے جو پوری دنیا میں سب سے افضل اور مقدس مقام ہے اس حجرۂ شریفہ کے چاروں طرف جالیاں ہیں اور بالائی حصہ پر گنبد خضرا (سبز گنبد) بنا ہوا ہے، مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی کئی میل سے گنبد خضرا اور مسجد نبوی کے منارے نظر آجاتے ہیں۔ (جذب القلوب)

حاضری

روضۂ اقدس کے سرہانے کی دیوار کے کونے میں جو ستون ہے اس سے تین چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑا ہو نہ بالکل جالیوں کے پاس جائے اور نہ بلا ضرورت بہت دور کھڑا ہو، رخ روضۂ اقدس کی طرف اور پشت قبلہ کی طرف کرکے کچھ بائیں طرف کو مڑ جائے تاکہ چہرہ مبارک کے سامنے ہو جائے (اس جگہ کو مواجہ شریف کہتے ہیں) اور یہ تصور کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف میں قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کئے ہوئے لیٹے ہیں۔ اور پھر نہایت ادب کے ساتھ درمیانی آواز سے نہ بہت پکار کر اور نہ بالکل آہستہ، سلام عرض کرے، یہاں بھی سلام کے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں، لیکن نیچے لکھے ہوئے الفاظ میں درود و سلام عرض کرے تو بہتر ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ پر درود و سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَۃَ اللّٰہِ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اِنِّیْٓ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ

وَاَشْھَدُ اَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَشْھَدُ اَنَّکَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ

وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ

وَکَشَفْتَ الْغُمَّۃَ، فَجَزَاکَ اللّٰہُ

عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ. اَللّٰھُمَّ اَعْطِ سَیِّدَنَا

عَبْدَکَ وَرَسُوْلَکَ مُحَمَّدَ نِالْوَسِیْلَۃَ

وَالْفَضِیْلَۃَ وَ الدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ

وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِالَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

وَاَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ

اِنَّکَ سُبْحَانَکَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ:

اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ پر سلام ہو۔

اے مخلوقِ خدا میں سب سے بہتر! آپ پر سلام ہو۔

اے مخلوقِ خدا میں خدا کے برگزیدہ! آپ پر سلام ہو۔

اے اللہ کے محبوب! آپ پر سلام ہو۔

اے اولادِ آدم کے سردار! آپ پر سلام ہو۔

اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔

یارسولؐ اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،

وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،

اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

اور گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے رسالت پہنچادی

اور امانت ادا کردی اور امت کی خیر خواہی کی

اور بے چینی کو دور کر دیا پس اللہ آپ کو ہماری طرف سے ان جزاؤں سے بہتر جزادے جو اس نے کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے دی ہو۔

اے اللہ! آپ اپنے بندے اور رسول سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرمایئے اور ان کو مقامِ محمود پر پہنچایئے جس کا آپ نے وعدہ کیا ہے، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے۔ اور ان کو اپنے نزدیک مقرب درجہ عطا فرمایئے۔ بے شک آپ پاک ہیں اور عظیم احسان والے ہیں۔

اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا اور شفاعت چاہیں۔ یا یوں کہیں:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ فِيْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِماً عَلٰى مِلَّتِكَ وَ سُنَّتِكَ

"اے اللہ کے رسولؐ میں آپ سے شفاعت کا طلب گار ہوں اور اللہ کی طرف آپ کا وسیلہ چاہتا ہوں اس بات کے لئے کہ میں اسلام پر اور آپ کی ملت و سنت پر مروں۔"

اور ان الفاظ میں جس قدر چاہے اضافہ کرے، مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں، لیکن بزرگان دین حتی الامکان اختصار کو پسند فرماتے ہیں۔ اور یہاں بہت پکار کر نہ بولے بلکہ آہستہ نہایت عاجزی اور ادب سے عرض کرے اور جس کسی کا سلام کہنا ہو یوں عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

مِنْ...... يَسْتَشْفَعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ

ترجمہ:۔ اے اللہ کے رسول آپ پر...... کی طرف سے سلام ہو وہ بھی آپ سے شفاعت کا طلب گار ہے۔

اور مذکورہ عبارت میں خالی جگہ پر اس شخص کا نام لے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ پر سلام

پھر قدم مبارک کی طرف ایک ہاتھ کے برابر ہٹ کر حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس طرح سلام کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَثَانِیَهٗ فِی الْغَارِ، وَرَفِیْقَهٗ فِی الْاَسْفَارِ ، وَاَمِیْنَهٗ عَلَی الْاَسْرَارِ ، اَبَا بَکْرِ نِ ــــــــــــ الصِّدِّیْق ، جَزَاكَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَیْرًا.

ترجمہ :۔ ”اے اللہ کے رسول کے خلیفہ، غار میں ان کے ساتھی، اور سفروں میں ان کے رفیق، اور ان کے رازوں کے امین اے ابو بکر صدیق آپ پر سلام ہو، اللہ آپ کو امت محمدیہؐ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت عمر فاروقؓ پر سلام

پھر قدم مبارک کی طرف ایک ہاتھ کے برابر اور ہٹ کر حضرت عمرؓ پر یوں سلام کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ اَلَّذِی اَعَزَّ اللّٰہُ بِهِ الْاِسْلَامَ اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ مَرْضِیًّا حَیًّا وَّ مَیِّتًا جَزَاكَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَیْرًا.

ترجمہ :۔ اے امیر المومنین عمر فاروق کہ جن کے ذریعے اللہ نے اسلام کو عزت عطا فرمائی آپ پر سلام ہو۔ اللہ نے آپ کو مسلمانوں کا امام بنایا، اور زندہ و مردہ پسند کیا، اللہ آپ کو امت محمدیہؐ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

اور یہاں بھی الفاظ کی کمی زیادتی میں اختیار ہے اور جس نے سلام کہلوایا ہو اس کا سلام پہنچادے پھر ذرا بائیں کو بڑھ کر (دونوں حضرات خلفاء کے درمیان) کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَفِیْقَیْہِ وَوَزِیْرَیْہِ جَزَاکُمَا اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ جِئْنَا کُمَا نَتَوَسَّلُ بِکُمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَشْفَعَ لَنَا وَیَدْعُوَ لَنَا رَبَّنَا اَنْ یُّحْیِیْنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَسُنَّتِہٖ، وَیَحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ. (زبدہ)

ترجمہ:۔اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹنے والو! اور ان کے رفیقو! اور وزیرو! اللہ تعالیٰ تم دونوں کو بہترین جزا عطا فرمائے، ہم تمہارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنا وسیلہ بنائیں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری شفاعت کریں اور ہمارے لئے پروردگار سے یہ دعا کریں کہ وہ ہمیں ان کی ملت اور سنت پر زندہ رکھے اور ہمیں اور تمام مسلمانوں کو حشر میں ان کے زمرہ میں اٹھائے۔

پھر بائیں طرف آگے بڑھ کر چہرہ مبارک کے سامنے، اسی طرح کھڑا ہو جس طرح پہلے حاضر ہوا تھا اور جو کچھ ہوسکے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، خصوصاً اپنے والدین، اعزہ واحباب اور عام مسلمانوں کے واسطے دعا کرے۔

پھر وہاں سے نکل کر ستون ابولبابہؓ کے پاس اگر دوسروں کو تکالیف پہنچائے بغیر جگہ مل جائے تو دو رکعت نفل پڑھ کر دعا کرے، (یہ ریاض الجنۃ کے ایک ستون کا نام ہے، ستونوں کا مفصل تعارف آگے آرہا ہے)

پھر ریاض الجنہ میں آکر نفلیں پڑھے، اگر ریاض الجنہ میں بھی جگہ نہ ملے تو مسجد میں کسی اور جگہ پڑھ لے، اگر وقت مکروہ ہو تو اذکار و استغفار اور دعا کرتا رہے جس قدر اس میں کثرت ہو سکے بہتر ہے اور درود شریف میں لگا رہے۔

مدینہ طیبہؒ میں قیام کے دوران راتوں کو بہت جاگے اور وقت ضائع نہ کرے اور پوری کوشش اس کی کرے کہ پانچوں نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ مسجد نبویؐ میں ادا ہوں۔

مسئلہ :۔ اگر کسی وقت خاص مواجہہ شریف پر حاضری کا موقع نہ ملے تو روضۂ اقدس کے کسی طرف بھی کھڑے ہو کر یا مسجد نبوی میں کسی جگہ سے بھی سلام عرض کر سکتا ہے، اگرچہ اس کی وہ فضیلت نہیں جو سامنے سے حاضر ہو کر سلام عرض کرنے کی ہے۔

مسئلہ :۔ مسجد نبوی سے باہر بھی جب کبھی روضۂ اقدس کے سامنے سے گزریں تو تھوڑی دیر سلام عرض کر کے آگے بڑھیں۔

مسئلہ :۔ عورتوں کو بھی روضۂ اقدس کی زیارت اور مواجہہ شریف میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنا چاہیے، البتہ ان کے لئے بہتر ہے کہ رات کے وقت حاضر ہوں، اور جب زیادہ بھیڑ ہو تو کچھ فاصلے ہی سے سلام عرض کر دیں۔

خواتین کے لئے ضروری ہدایت

مسجد حرام اور مسجد نبویؐ میں خواتین کی حاضری کے متعلق بعض ضروری مسائل و آداب اسی کتاب کے باب اول میں "حرمین شریفین میں عورتوں کی نماز" کے عنوان سے بیان کئے گئے ہیں خواتین اس کو ضرور ملاحظہ فرمالیں۔

مسئلہ :۔ مسجد نبوی میں دنیا کی باتوں سے بہت زیادہ پرہیز کریں اور بلند آواز سے کوئی بات نہ کریں۔

مزارِ مبارک کی زیارت کے بعد ہر روز یا جمعہ کو جنت البقیع کے مزارات کی بھی زیارت کریں تو باعثِ سعادت ہے۔ خواتین کو جنت البقیع میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔

جنّت البقیع

یہ مدینہ منورہ کا وہ قبرستان ہے جہاں خلیفہ سوم حضرت عثمان غنیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ، صاحبزادۂ رسول حضرت ابراہیم، آپ کے چچا حضرت عباسؓ، نواسے حضرت حسنؓ، اور دیگر ہزارہا صحابہ کرام و تابعین عظام مدفون ہیں، علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں حلیمہ سعدیہؓ اور امہات المومنینؓ بھی سوائے حضرت خدیجہؓ و حضرت میمونہؓ کے سب یہیں آرام فرما ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔

جبل احد اور شہداءِ احد کی بھی زیارت کریں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سید الشہدا حضرت حمزہ سمیت ستّر صحابہ کرام آرام فرما ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔

جبل احد

مدینہ منورہ سے تقریباً تین میل پر یہ مقدس پہاڑ ہے جس کے بارے میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"هذا جبل يحبنا ونحبه"

یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں" (جذب القلوب)

شہداءِ احد

جبل احد کے دامن میں غزوۂ احد ہوا تھا جس میں تقریباً ستّر صحابہ کرام شہید ہوئے اور وہیں دفن کیے گئے، ان میں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (جذب القلوب)

اور ہفتہ کے روز مسجد قبا میں جاکر نماز پڑھ کر دعا کرے۔

مسجد قبا

مسجد نبویؐ سے جنوب کی طرف تقریباً تین میل پر یہ مبارک مسجد واقع ہے جس کی تعمیر میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود شرکت

فرمائی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد تعمیر ہونے والی یہ سب سے پہلی مسجد ہے اور مسجد حرام، مسجد نبویؐ اور مسجد اقصیٰ کے بعد یہ دنیا کی سب سے افضل مسجد ہے۔ اس میں دو نفل پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے، یہاں ہفتہ کے دن جانا مستحب ہے۔ (حیات القلوب)

اور حسب موقع ''مسجد فاطمہ'' (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میں جاکر بھی نفل نماز پڑھے۔

مسجدِ فاطمہؓ

یہ مسجد حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام سے ہے اب جنت البقیع میں آگئی ہے اور بیت الاحزان کے نام سے مشہور ہوگئی۔ (حیات القلوب)

مسجد نبویؐ کا کونہ کونہ رحمتوں اور برکتوں کا گہوارہ ہے، اس میں کون سی جگہ ایسی ہے جہاں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک نہ پڑے ہوں اور صحابہ کرامؓ نے نمازیں نہ پڑھی ہوں، بلکہ مدینہ طیبہ کے سارے شہر میں کون سا حصہ ایسا ہوگا جہاں ان بابرکت ہستیوں کے قدمِ مبارک بار بار نہ پڑے ہوں اس لئے وہاں کی ہر جگہ نہایت بابرکت ہے، اب ہم ذیل میں مسجد نبویؐ کے خاص خاص ستونوں، مدینہ منورہ کی دیگر خاص خاص مساجد اور کنوؤں کا تعارف پیش کرتے ہیں، دوسروں کو تکلیف پہنچائے بغیر حسب موقع یہاں بھی حاضری دیں اور یہاں کی برکتوں سے فیض یاب ہوں۔

مسجد نبویؐ کے ستون

مسجد نبویؐ میں بہت سے ستون ہیں، عربی میں ستون کو اسطوانہ کہا جاتا ہے، ان میں سے بعض ستونوں کے ساتھ عہد رسالت کے کچھ خاص واقعات متعلق ہیں، ان خاص مبارک ستونوں کا مختصر تعارف یہ ہے۔

اُسطوانۂ حنّانہ (رونے والا ستون)

اس جگہ کھجور کا وہ تنا تھا جو اس وقت ستون کے طور پر استعمال ہوتا تھا، منبر بننے سے پہلے اس پر ٹیک لگا کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے، جب لکڑی کا منبر شریف تیار ہو گیا اور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے اس پر تشریف فرما ہوئے اور اس ستون سے ٹیک لگانا چھوڑ دیا تو اس ستون میں سے بہت زور سے رونے کی آواز آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور اپنا دستِ شفقت رکھا جس سے اس کا رونا بند ہو گیا (جذب القلوب و فضائل حج) یہ ستون محراب النبیؐ علی صاحبہ الصلوۃ والسلام کی پشت کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اس کو ستونِ مخلقہ بھی کہا جاتا ہے۔

اسطوانۂ عائشہؓ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ قرعہ

اندازی کرنے لگیں۔"اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمائی تھی۔اس لئے اس کو ستون عائشہؓ کہتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اکثر اس کے قریب نماز پڑھا کرتے تھے ایک حدیث میں آیا ہے کہ اس جگہ دعا قبول ہوتی ہے۔اس کو اسطوانۃ القرعہ بھی کہا جاتا ہے۔(فضائل حج وجذب القلوب)

اسطوانۂ ابولبابہ

حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے ایک خطا سرزد ہو گئی تھی، اس وجہ سے انہوں نے اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ لیا تھا، اور یہ عہد کر لیا تھا کہ جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معاف نہ فرمائیں گے اور خود نہ کھولیں گے، بندھا رہوں گا، آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی خطا معاف فرمائی اور رسول اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے ان کو کھولا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہاں نوافل پڑھا کرتے تھے اور صبح کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک تشریف فرما رہتے، اور جتنا قرآنِ پاک شب میں نازل ہوتا لوگوں کو سناتے۔اس کو "ستونِ توبہ" بھی کہتے ہیں کیونکہ یہاں حضرت ابولبابہؓ کی توبہ قبول ہوئی تھی۔(فضائل حج وجذب القلوب)

اسطوانۃ السریر (تخت والا ستون)

سریر تخت اور چارپائی کو کہتے ہیں، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب

اعتکاف فرماتے تو شب میں اس جگہ آپ کی سریر بچھا دی جاتی تھی وہاں آپ آرام فرماتے تھے۔ (فضائل حج و جذب القلوب)

اسطوانۃ الحرس (حفاظت کا ستون)

اس جگہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکثر نماز پڑھا کرتے اور راتوں کو بیٹھ کر اسی جگہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسبانی اور پہرہ داری کیا کرتے تھے اس لئے اس کو اسطوانہ علیؓ بھی کہا جاتا ہے، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ سے جب تشریف لاتے تو اس جگہ سے گزرتے تھے۔ (فضائل حج و جذب القلوب)

اسطوانۃ الوفود (آنے والے وفود کا ستون)

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرب کے وفود مشرف بہ اسلام ہونے یا تعلیم و تربیت اور احکامِ شرعیہ سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے تو وہ اکثر اسی جگہ بٹھائے جاتے، آپ اسی جگہ ان سے ملاقات فرماتے تھے، آج کل یہ ستون اور ستونِ حرس اور ستونِ سریر، تینوں روضہ اقدس کے گرد آدھے جالیوں کے اندر اور آدھے باہر ہیں۔

اسطوانۃ التہجد

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔

(فضائل حج)

اسطوانہ جبرئیل

یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے آنے کی خاص جگہ تھی۔(فضائل حج)
لیکن یہ ستون روضۂ اقدس کی تعمیر کے اندر آگیا ہے اس لئے باہر سے اس کی زیارت نہیں ہوسکتی۔

علماء نے یہ آٹھ ستون خاص طور سے گنوائے ہیں جن پر عربی میں ان کے نام بھی تحریر ہیں، ریاض الجنہ میں ان ستونوں کے پاس جب بھی موقع ملے دوسروں کو تکلیف پہنچائے بغیر دعاواستغفار اور سنن ونوافل پڑھنی چاہئیں۔

صفہ (چبوترہ)

شروع اسلام میں مسجد نبویؐ سے متصل ایک سایہ دار چبوترہ بنادیا گیا تھا اس میں وہ مہاجرین صحابہؓ کرام قیام پذیر ہوتے تھے جو مکہ مکرمہ اور دیگر علاقوں سے دین متین سیکھنے کے لئے بھوک وپیاس کو اپنی غذا بناکر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپڑتے تھے۔یہ حضرات نہ کاروبار کرتے تھے، نہ مدینہ میں ان کے پاس گھر تھا صرف علم دین سیکھنا، اور جہاد ان کا مشغلہ تھا، ان میں سب سے زیادہ مشہور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں (جذب القلوب) اب یہ چبوترہ مسجد کے اندر آگیا ہے، باب جبرئیل سے جب داخل ہوں تو داخل ہوتے ہی دائیں جانب یہ چبوترہ واقع ہے۔

مدینہ منورہ کی خاص خاص مسجدیں

مساجد خندق

غزوۂ احزاب کے موقع پر جس جگہ خندق کھودی گئی تھی وہاں چند مسجدیں بنی ہوئی ہیں ان میں سے ایک مسجد کو مسجد احزاب اور مسجد فتح کہتے ہیں اس جگہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی، اللہ پاک نے دعا قبول فرمائی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ اس کے گرد اور بھی کئی مسجدیں صحابہؓ کے نام سے بنی ہوئی ہیں۔

مسجد قبلتین (دو قبلہ والی مسجد)

یہ مسجد مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادیٔ عقیق کے قریب ایک ٹیلے پر ہے اس میں ایک محراب بیت المقدس کی طرف ہے اور دوسری کعبہ کی جانب ہے، چونکہ قبلہ تبدیل ہونے کا واقعہ نماز کے درمیان اسی مسجد میں ہوا تھا، اسی لئے اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

مسجد بنی ظفر

اسے ''مسجد بغلہ'' بھی کہتے ہیں یہ جنت البقیع کے مشرق کی جانب واقع ہے یہاں قبیلہ بنی ظفر رہتا تھا ایک بار یہاں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک صحابیؓ نے آپؐ کے فرمان پر آپؐ کو سورہ نساء سنائی

تھی۔ مسجد کے قریب آپ کے خچر کے سم کا نشان تھا اس لئے اس کو مسجد البغلہ بھی کہتے ہیں۔

مسجد الاجابۃ

یہ مسجد جنت البقیع سے شمالی جانب ہے یہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی جو قبول ہوئی اس لئے اس کو مسجد الاجابہ کہتے ہیں۔

مسجد جمعہ

ہجرت کے بعد سب سے پہلے چند روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قُبا میں قیام فرمایا پھر جمعہ کے دن شہر مدینہ کے لئے روانہ ہوئے راستے میں بنوسالم کا قبیلہ آباد تھا یہاں پہنچے تو نماز کا وقت ہو چکا تھا آپؐ نے یہیں جمعہ کا خطبہ دیا اور نمازِ جمعہ پڑھائی۔ یہ اسلام میں سب سے پہلی جمعہ کی نماز تھی جو یہاں پڑھی گئی۔ (جذب القلوب)

مسجد غمامہ

یہ مسجد مدینہ منورہ میں شارع المناخ کے جنوب میں واقع ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہاں کھلی جگہ عیدین کی نماز پڑھا کرتے تھے بعد میں مسجد بنادی گئی اس لئے اس کو مسجد مصلّی بھی کہتے ہیں کیونکہ عربی میں مصلّی عیدگاہ کو کہا جاتا ہے۔

(جذب القلوب)

مسجد سقیا

مکہ معظمہ سے جو لوگ مدینہ منورہ آتے ہیں ان کو سب سے پہلے اسی مسجد کی زیارت ہوتی ہے یہ مسجد بہت چھوٹی ہے، یہاں ایک کنواں ہے جس کا نام سقیا ہے اسی لئے مسجد کا نام بھی سقیا ہے۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے لشکر کا معائنہ کیا تھا اور نماز ادا فرمائی تھی اور اہلِ مدینہ کے لئے برکت کی دعا فرمائی تھی۔ (جذب القلوب)

مسجد ذباب

مدینہ منورہ سے ملکِ شام کی طرف جاتے ہوئے داہنے ہاتھ کو یہ مسجد ایک اونچے پہاڑ پر واقع ہے جس کو ذباب کہتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز ادا فرمائی ہے، اور غزوہ تبوک کے موقع پر یہاں آپؐ کا خیمہ بھی نصب ہوا تھا۔ اب اس کو مسجد رایہ کہا جاتا ہے۔ (وفاءالوفاء)

مسجد بنی حرام

مسجد فتح کو جاتے ہوئے، جبل سلع کی گھاٹی میں داہنی جانب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی ہے۔ اس کے قریب ایک غار ہے، اس میں آپ پر وحی نازل ہوئی تھی اور غزوہ خندق کے دنوں میں آپؐ رات کو اسی غار میں آرام فرماتے تھے۔

(ارشاد الساری)

مسجد اُبَیؓ

یہ مسجد جنت البقیع کے متصل ہے، اس جگہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں اکثر تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے۔ (ارشاد الساری)

ان مسجدوں کے علاوہ اور بھی مسجدیں ہیں، موقع بموقع ان تمام مسجدوں میں حاضر ہونا، دوگانہ ادا کر کے فلاح دارین کی دعا مانگنا باعث خیر و برکت ہے، خاص طور پر مسجد قبا کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ پیدل یا سواری پر یہاں تشریف لایا کرتے تھے اور صحابہ کرامؓ بھی اس کی اہمیت کا بہت لحاظ رکھتے تھے۔ (جذب القلوب)

مدینہ طیبہ کے خاص خاص بابرکت کنویں

بیر اَریس:۔ عربی میں "بیر" کنویں کو کہتے ہیں۔

یہ کنواں مسجد قبا کے قریب تھا، اس کا پانی بہت ہی صاف شفاف تھا، ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لائے اور کنویں کی مینڈیر پر پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور آپؐ کے ساتھ پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور وہ ان کے برابر پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، ان حضرات کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے چونکہ اب کنویں کی منڈیر پر اس

طرف جگہ باقی نہ رہی تھی اس لئے وہ سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے اس موقع پر آپؐ نے ان تینوں کو جنتی ہونے کی خوشخبری دی۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنویں کا پانی نوش فرمایا ہے، اس سے وضو کیا ہے، اور اپنا لعاب مبارک بھی ڈالا ہے جس کی بنا پر آپؐ کی برکت سے اس کنویں کا پانی بہت ہی شیریں ہوگیا ورنہ اس سے پہلے اتنا شیریں نہ تھا، اس کنویں کو بیر خاتم بھی کہتے ہیں کیونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک اس کنویں میں گر گئی تھی اور باوجود تلاش کے نہیں ملی (وفاء الوفاء) اب حال میں یہ کنواں بھی بے نشان ہوگیا ہے۔

بیر حاء:۔ یہ کنواں مسجد نبویؐ کے بابِ مجیدی کے سامنے شمالی فصیل سے باہر ہے، یہاں حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باغ تھا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہاں تشریف لاتے اور اس کے درختوں کے سایہ میں جلوہ افروز ہوتے اور اس کنویں کا پانی نوش فرماتے تھے، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے تمام مال و جائداد میں یہ کنواں سب سے زیادہ محبوب تھا جو انہوں نے اپنے رشتہ داروں پر صدقہ کر دیا تھا۔ (وفاء الوفا) آج کل یہ کنواں ایک مکان کے گوشہ میں آگیا ہے۔

بیر بضاعہ:۔ بابِ شامی کے قریب ایک باغ میں واقع تھا، اس کنویں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی،

آپؐ کے زمانہ میں جب کوئی بیمار ہوتا تو اس کے پانی سے اس کو نہلایا جاتا، اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس کو شفا عطا فرمادیتا تھا۔ (وفاءالوفا) اب یہ کنواں بھی ایک مکان کے اندر آگیا ہے۔

بیر غرس:۔ یہ کنواں مسجد قبا سے شمالی جانب نصف میل کے فاصلے پر واقع ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنویں کے پانی سے وضو فرمایا اور بچا ہوا پانی اسی میں ڈال دیا اور اپنا لعاب مبارک اور کچھ شہد بھی اس میں ڈالا اور آپؐ کا اس کنویں سے پانی پینا بھی ثابت ہے۔ (جذب القلوب، وفاءالوفا)

بیر بضہ :۔ یہ کنواں جنت البقیع کے قریب ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مکان پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا "تمہارے پاس کچھ بیری کے پتے ہیں؟ تاکہ اس سے اپنا سر دھولوں؟ کیونکہ آج جمعہ کا دن ہے" میں نے عرض کیا "جی ہاں یا رسول اللہ موجود ہیں۔" چنانچہ میں بیری کے پتے لے آیا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک دھویا اور مستعمل پانی کنویں میں ڈال دیا۔ اس کنویں میں سیڑھیاں بھی ہیں اور اس کا پانی بہت قریب ہے۔

(جذب القلوب)

بیر رومہ: یہ کنواں مسجد قبلتین سے شمال کی جانب وادی عقیق میں ہے اس کنویں کا پانی نہایت صاف اور شیریں تھا۔ اس کا مالک ایک یہودی تھا جو اس کا پانی بیچا کرتا تھا، مسلمانوں کو پانی کی بہت تکلیف تھی، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے صحابہ کرامؓ کو اس کے خرید لینے کی ترغیب دی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس یہودی سے آدھا کنواں بارہ ہزار درھم میں خرید لیا لیکن جب اس یہودی نے دیکھا کہ اب اس کا پانی فروخت نہیں ہوتا تو اس نے بقیہ کنواں بھی حضرت عثمان غنیؓ کے ہاتھ ہزار درہم میں فروخت کردیا پھر حضرت عثمان غنیؓ نے پورا کنواں وقف کردیا۔ (جذب القلوب)

بیر عھن:۔ یہ کنواں مسجد قبا کے مشرقی جانب عوالی مدینہ منورہ میں واقع ہے، اس سے بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔ (جذب القلوب)

مدینہ طیبہ سے رخصت

رخصت کے وقت دو رکعت نفل مسجد نبویؐ میں پڑھیں، پھر روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہوکر سلام عرض کریں۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے سفر کو آسان فرمادے اور مجھے سلامتی کے ساتھ اور عافیت کے ساتھ اپنے اہل وعیال میں پہنچادے اور دونوں جہاں کی آفتوں سے محفوظ رکھے اور یہ کہ مجھے پھر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب فرما اور اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنا۔

مسئلہ:۔ مدینہ منورہ سے اگر صرف جدہ ہی جانا ہے، مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ نہیں تو اب جدہ یا کہیں اور جانے کے لئے احرام باندھنے کی بالکل ضرورت

نہیں اور اگر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہے تو مسجد نبویؐ سے عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوں، یا زیادہ سے زیادہ ذوالحلیفہ تک جسے آج کل "بیر علی" کہا جاتا ہے اور مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے تقریباً چھ میل کے فاصلے پر ہے وہاں سے احرام باندھ لیں، مکہ مکرمہ جانے والوں کو وہاں سے بلا احرام آگے بڑھنا جائز نہیں۔

وطن واپسی:۔ واپسی کے سفر میں بھی ان تمام آداب واحکام کا لحاظ رکھا جائے جو کتاب کے شروع میں درج کئے گئے ہیں اور دورانِ سفر دعا قبول ہوتی ہے، اس لئے دعا سے غافل نہ ہوں۔ وطن واپسی سے پہلے اپنے گھر والوں کو واپسی کی تاریخ سے مطلع کر دینا مستحب ہے۔ جب اپنے شہر کی آبادی نظر آئے تو یہ دعا پڑھیں:۔

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ترجمہ:۔ ہم، سفر سے آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

اور جب شہر میں آجائیں اور نماز کا مکروہ وقت نہ ہو تو مستحب ہے کہ پہلے اپنے محلّہ کی مسجد میں جا کر دو رکعت نفل ادا کریں، اس کے بعد اپنے گھر تشریف لے جائیں اور یہ دعا پڑھیں:۔

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَایُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا. (غنیہ)

ترجمہ:۔ ہم بہت ہی توبہ کرتے ہیں، اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں وہ ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔اور گھر میں پہنچ کر بھی شکرانہ کی دو رکعتیں نفل پڑھنا بہتر ہے اور خیریت سے پہنچنے پر تہہ دل سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

حج کے مقبول ہونے کی علامت

حج میں انسان کو اپنے پچھلے سب گناہوں سے سچی توبہ کرنے کی توفیق ہوتی ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے سب گناہ معاف فرمادیتے ہیں اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا اپنی ولادت کے وقت گناہوں سے پاک تھا۔

اب اپنی آئندہ زندگی کو سدھارنے کا یہ بہترین موقع ہے، حج نے یہ کام بہت آسان کر دیا ہے، کیونکہ اس مبارک سفر میں آپ کو طرح طرح کی ریاضتوں، جفاکشی اور مجاہدوں سے گزرنا پڑتا ہے، ہر وقت اللہ کی رضا جوئی، گناہوں سے بچنے اور نیک کاموں میں آگے بڑھنے کی مشق اس سفر میں خوب ہو جاتی ہے، اس مشق کو غنیمت جانیئے اور اس سے کام لیجئے۔

اب یوں سمجھئے کہ ہماری زندگی کا نیا دور شروع ہو رہا ہے، اس نئے دورِ زندگی کا نظام العمل اس صاف ستھری زندگی کی روشنی میں مرتب کیجئے جو آپ نے حرمین شریفین میں گزاری اور جس کی تعلیم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ خصوصیت سے نماز باجماعت کی پابندی اور اپنی روزی کو حلال

رکھنے کا بہت اہتمام کرنے کی ضرورت ہے ان دو کاموں کی پوری پابندی کرلی جائے تو رفتہ رفتہ پوری زندگی اسلامی تعلیمات کے حسین قالب میں ڈھل جاتی ہے۔

حج اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہونے کی علامت حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ اور دوسرے اولیاللہ سے یہ منقول ہے کہ دینی اعتبار سے حج کے بعد کی زندگی حج سے پہلے کی زندگی سے بہتر ہو جائے۔ اور دنیا کے مقابلے میں آخرت کی فکر بڑھ جائے۔ (ارشاد الساری و مناسک ملا علی قاری)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور دونوں جہاں میں فلاحِ کامل نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَحَبِيْبِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ نُجُوْمِ الْهِدَايَةِ اَجْمَعِيْنَ ، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

محمد رفیع عثمانی غفرلہ ولوالدیہ

خادم دار العلوم کراچی

۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۹۹ھ

اس کتاب کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتابوں سے مدد لی گئی

کتاب	مصنف
(۱) صحیح بخاری	
(۲) صحیح مسلم	
(۳) سنن ابوداوٗد	
(۴) سنن ابن ماجہ	
(۵) تفسیر معارف القرآن	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ
(۶) احکامِ حج	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ
(۷) رفیق سفر	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ
(۸) جواہر الفقہ	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ
(۹) زُبدۃ المناسک	حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ
(۱۰) شرح زبدۃ المناسک	حضرت مولانا شیر محمد صاحب سندھیؒ
(۱۱) حیات القلوب	حضرت مولانا مخدوم محمد ہاشم صاحب سندھیؒ
(۱۲) غنیۃ الناسک	
(۱۳) مناسِکِ ملا علی قاری	حضرت ملا علی قاریؒ
(۱۴) اِرشاد الساری الیٰ مناسِک الملا علی القاری	فضیلۃ الشیخ حسین محمد سعید عبد الغنیؒ
(۱۵) وَفاء الوفاء	علامہ سہودیؒ
(۱۶) جذبُ القلوب	حضرت مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ

(۱۷) فضائل حج

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم

(۱۸) فتاویٰ عالمگیری

(۱۹) شامی (رُدالمختار) — علامہ ابن عابدین شامیؒ

(۲۰) تدوین حدیث — حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ

نوٹ:۔

ان میں سے جس کتاب سے کوئی مسئلہ لیا گیا ہے وہیں قوسین میں اس کا مختصر نام لکھ دیا گیا ہے، سوائے کتاب "اَحکامِ حج" کے کہ اس سے مسائل بہت زیادہ لئے گئے، اس لئے ہر مسئلہ کے ساتھ اس کا حوالہ درج نہیں کیا گیا۔

عربی بول چال

ضروری گنتی، ہر گفتگو میں مدد دینے والے الفاظ، مختصر جملے، موٹر والے سے گفتگو، دکاندار سے گفتگو وغیرہ

آج کل عرب ممالک میں فصیح عربی کی بجائے بگڑی ہوئی عامی زبان بولی جاتی ہے جس میں بہت سے الفاظ کا تلفظ، اصل عربی سے کافی مختلف ہے، مگر تحریر میں صحیح لکھتے ہیں، ہم نے حجاج کرام کی سہولت کے لئے مجبوراً بہت سے الفاظ کا وہ تلفظ لکھا ہے جو وہاں عام بول چال میں رائج ہے۔

ضروری گنتی

اردو	عربی	اردو	عربی
ایک	وَاحِدٌ	گیارہ	اَحَدَعَشَرَ
دو	اِثْنَیْنِ	بارہ	اِثْنَا عَشَرَ
تین	ثَلَاثَةَ	تیرہ	ثَلَاثَةَ عَشَرَ
چار	اَرْبَعَةَ	چودہ	اَرْبَعَةَ عَشَرَ
پانچ	خَمْسَةَ	پندرہ	خَمْسَةَ عَشَرَ
چھ	سِتَّه	سولہ	سِتَّةَ عَشَرَ
سات	سَبْعَةَ	سترہ	سَبْعَةَ عَشَرَ
آٹھ	ثَمَانِيَه	اٹھارہ	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ
نو	تِسْعَةَ	انیس	تِسْعَةَ عَشَرَ
دس	عَشَرَة	بیس	عِشْرُوْنَ

دہائیاں سینکڑے، ہزار

اردو	عربی	اردو	عربی
دس	عَشَرَة	دوسو	مِائَتَیْنِ
بیس	عِشْرِیْن	تین سو	ثَلَاثَ مِائَة
تیس	ثَلَاثِیْن	چار سو	اَرْبَعَ مِائَة
چالیس	اَرْبَعِیْن	پانچ سو	خَمْسَ مِائَة

پچاس	خَمْسِيْنَ	چھ سو	سِتَّ مِائَةِ
ساٹھ	سِتِّيْنَ	سات سو	سَبْعَ مِائَةِ
ستر	سَبْعِيْنَ	آٹھ سو	ثَمَانِيَ مِائَةِ
اسی	ثَمَانِيْنَ	نو سو	تِسْعَ مِائَةِ
نوے	تِسْعِيْنَ	ایک ہزار	اَلْفٌ
ایک سو	مِائَةً	دو ہزار	اَلْفَيْنِ
		ایک لاکھ	مِائَةَ اَلْفِ

ہر گفتگو میں مدد دینے والے الفاظ اور مختصر جملے

اردو	عربی	اردو	عربی
کیا؟	اَيْش؟	کتنا؟	كَمْ
کتنا لوگے؟	كَمْ تَأْخُذُ	بہت اچھا۔ہاں	طَيِّبْ. نَعَمْ
شکریہ	شُكْرًا	کہاں؟	فِيْنَ (اَيْنَ)
اوپر	فَوْقُ (فوگ)	پیچھے	وَرَاءَ
نزدیک	قَرِيْبٌ	دور	بَعِيْدٌ
آئندہ کل	بُكْرَةً	گزشتہ کل	اَمْسِ
اس سال	اَلْعَامْ	گز	ذِرَاعٌ
آگے	قُدَّامْ	یہ لوگ	هٰؤُلَاءِ
وہ لوگ	اُولٰئِكَ	یہ (مذکر کیلئے)	هٰذَا
وہ	ذَالِكَ	یہ (مونث کیلئے)	هٰذِهِ
آئیے	تَعَالْ	آؤنگا	اَجِیْءُ

اتاریئے	نَزِّلْ	اتر جاؤ	اِنْزِلُوْا
آمدورفت	اَيَابٌ وَذِهَابٌ	پلائیے	اِسْقِ
پیجئے	اِشْرِبْ	پکائیے	اِطْبُخْ
تشریف رکھئے/لائیے	تَفَضَّلْ	جائیے/جاؤنگا/میں جاتاہوں	اَرُوْحُ
دیکھئے	شُفْ.اُنْظُرْ	خریدوں گا	اَشْتَرِيْ
دیجئے	اَعْطِ	دھولیجئے	غَسِّلْ
کھولئے	اِفْتَحْ	روشنی کرو	نَوِّرُوْا
لے لیجئے	خُذُوْا	کھائیے (جمع)	كُلُوْا
میں کہتاہوں	اَكُلَّكَ(اَقُوْلُ لَكَ)	میں آیا	جِئْتُ
میں چاہتاہوں	اَبْغِيْ.اُرِيْدُ	روشنی کرو	نَوِّرُوْا
چھوڑیئے	اُتْرُكْ		

روزمرہ استعمال ہونے والے ضروری الفاظ

حروف تہجی کی ترتیب سے (الف)

اردو	عربی	اردو	عربی
اسٹیشن	مَحطَّةالحديد	اسباب وسامان	عَفَش
آٹا	دَقِيق	آگ	نَارٌ
انڈا	بَيْضَة	اونٹ	جَمَلْ
انجیر	تِين	اخبار	جَرِيْدَة
اونچا	عَالِيْ	آج	اَلْيَوْم

اردو	عربی	اردو	عربی
انگوٹھی	خَاتَمْ	آبِ زمزم	زَمْ زَمْ
ایئرلائن	اَلْخُطُوطُ الْجَوِّيَّة	آروی	قُلْ كَاسْ
آلو	بَطَاطَسْ	الائچی	هِيْل
ازاربند	دُكَّه	اخروٹ	جَوْزْ
آم	اَنْبَه	انگور	عِنَبْ
انار	رُمَّان	اے ڈرائیور	يَاسَوَّاگ(سواق)

(ب)

اردو	عربی	اردو	عربی
برف	تلج(ثلج)	بستر	فِرَاش
بنیان	فنيله	بیت الخلاء	مَرَاحِيْض. مِرْحَاض
بادام	لوز	بازار	سُوْقْ
بڑا رومال	منديل كبير. احرام	بکری	غَنَمْ
بیٹا	ولد	بچہ	طِفْل
بارش	مَطَر	بڑا	كَبِيْرْ
بینگن	باذنجان	بھنڈی	بَامِيَهْ

(پ)

اردو	عربی	اردو	عربی
پانی	مَاءٌ. مُوْيَهْ	پیاز	بَصَل
پیسے	فُلُوْسْ	پگڑی	عَمَامَهْ
پودینہ	نَعْنَاعْ	پان	تَمْبُوْلْ
پانی والا	زُفَّهْ	پیالی	فِنْجَانْ

اردو	عربی	اردو	عربی
پاسپورٹ	جَوَازٌ	پالک	مِسْلَكٌ
پیالہ	مُرِيْدِيَّةٌ	پتیلی	قِدْرٌ. گِدْر
پولیس	بُوْلِيْس، شُرْطَةٌ	پاجامہ، شلوار	سَرْوَالٌ
پلیٹ/رکابی	صَحْنٌ		

(ت)

اردو	عربی	اردو	عربی
تربوز	حَبْ حَبْ	تار	بَرْقِيَةٌ
تسبیح	سُبْحَةٌ	تولیہ	مِنْشَفَةٌ
ترکاری	بَقْلٌ		

(ٹ)

اردو	عربی	اردو	عربی
ٹیلی فون	تَلْفُوْن	ٹیلی فون نمبر	نَمْرَةُ تَلْفُوْن
ٹیکسی	اُجْرَةٌ	ٹرک	نَقْل
ٹوپی	كُوْفِيَةٌ		

(ج)

اردو	عربی	اردو	عربی
جائے نماز	مُصَلّٰی	جوتا	كَنْدَرْ. نَعْلٌ

(چ)

اردو	عربی	اردو	عربی
چاول	اَرُزٌّ	چھری	سِكِّيْن
چینی۔ شکر	سُكَّرٌ	چارپائی	سَرِيْر
چھوٹا	صَغِيْرٌ	چائے	شَائی

چنا	حِمَّصْ	چائےدانی	بَرَّادْ
چمچہ	مِلْعَقَةٌ	چٹائی	خَصَفَةٌ
چشمہ	منظرة.نظارہ		
چائےدودھ والی	شَاء بِدُوْن حَلِيْب.سلمانی		

(خ)

خاکِ شفا	تُرَابُ الْمَدِيْنَةُ	خمیری روٹی	خُبْزٌ
خربوز	خربز		

(د)

اردو	عربی	اردو	عربی
دروازہ	بَابٌ	دودھ	حَلِيْبٌ
دہی	لَبَنٌ	دیوار	جِدَارٌ
دال	عَدَسٌ	دھاگہ	خَيْطَةٌ
دکان	مَحَلَّات		

(ڈ)

ڈبہ	دُبَّہ	ڈرائیور	سَوَّاگ(سَوَّاق)
ڈاک خانہ	مَكْتَبُ الْبَرِيْدُ		
ڈاک کے ٹکٹ	طَوَابِعُ الْبَرِيْد(وَاحِد) طَابِعْ		
ڈاک	بُوْسْتَہْ.بَرِيْد		

(ر)

روڈ۔ سڑک	شَارِعٌ	رومال	مِنْدِیْل
روٹی	عَیْش. خُبْزٌ	رکابی۔ پلیٹ	صَحْنٌ
رسی	حَبْلٌ	زرد	اَصْفَرٌ

(س)

سرمہ۔ کاجل	کُحْل	سرمہ دانی	مِکْحَلَةٌ
سالن	اِدَامٌ	سوئی	مِخْیَطٌ. اِبْرَةٌ
سرکہ	خَلٌّ	سفید	اَبْیَضٌ
سیب	تُفَّاحٌ	سرخ	اَحْمَرٌ
سامان واسباب	عُفَشٌ	سبز	اَخْضَرٌ

(ش)

اردو	عربی	اردو	عربی
شکر۔ چینی	سُکَّرٌ	شربت	مَشْرُوْبٌ
شہد	عَسَلٌ	شوربہ	مَرَقَةٌ

(ق)

قلی۔ مزدور	حَمَّال	قالین	سُجَّادَةٌ، فِرَاشٌ
قمیض	قَمِیْصٌ		

(ک)

اردو	عربی	اردو	عربی
کپ۔پیالی	فِنجَان. کُوب	کلیجی	کَبِدَہُ
کرتالمبا	ثَوب.تَوب	کھجور	تَمَرُ
کھجور تازہ	رُطَب	ککڑی	قِثَّاء
کالا	اَسوَدُ	کوئلہ	فَحمُ
کمپنی	شِرکَۃُ	کاغذ	وَرَقُ
کتنا؟	کَمْ	کیا؟	اَیُش
کتنالے گا؟	کَمْ تَاُخذُ	کپڑا	قُمَاشُ
کتنے کا ہے؟	بِکَمْ؟		

(گ)

اردو	عربی	اردو	عربی
گھی	سَمَنْ	گوشت	لَحمُ
گنا	قَصَبُ	گلابی	وَردِیٌّ
گیہوں	حِنطَہُ	گھڑی۔ایک گھنٹہ	سَاعَۃُ
گزشتہ کل	اَمْسِ	گز	ذِرَاعُ
گائے	بَقَرَۃ	گھر	بَیْت

(ل)

اردو	عربی	اردو	عربی
لفافہ	ظَرفُ	لوٹا	اِبرِیق
لہسن	ثُوم	لونگ	قَرَنفُلُ

(م)

اردو	عربی
مسور کی دال	عَدَسٌ
منٹ	دَقِیْقَةٌ
میرا بھائی	اَخُوِیَ
موٹروں کا اڈہ	مَحَطَّةٌ. مُوْکِفٌ (مُوْقِفٌ)
مزدوری	اُجْرَةٌ
مریم پنجہ	کَفِّ مَرْیَمُ
مالٹا	بُرْتُقَالٌ
موٹر	سَیَّارَة
ماچس	کِبْرِیْتٌ
نمک	مِلْحٌ
نارنگی	بُرتَقَالٌ
میٹر (پیمانہ)	مِتْرٌ
مرہم پٹی	ضِمَاد
میری بہن	اُخْتِیْ

اردو	عربی
موٹر	سَیَّارَةٌ
مرغی	دَجَاجَةٌ
میرا باپ	اَبُوِیَ
مزدور / قلی	حَمَّالٌ
منی بس	سَیَّارَةٌ صَغِیْرَةٌ
مرچ	فِلْفِلٌ
مہندی	حِنَّا
مسافرخانہ	رِبَاطٌ
مرد (جمع)	رِجَالٌ
مولی	فُجَلٌ
نزدیک	قَرِیْب
مچھر دانی	نَامُوْسِیَةٌ
میری ماں	اُمِّیْ
مونگ پھلی	لَوْزٌ هِنْدِیٌ

موٹر والے سے گفتگو

اردو	عربی
اے ڈرائیور!	يَاسَوَّاگ (يَاسَوَّاق)
مدینہ منورہ کا کرایہ کیا ہے؟	كَمْ كِرَاالسَّيَّارَةُ لِلْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ؟
آپ کتنے آدمی ہیں؟	اَنْتُمْ كَمْ نَفَرْ؟
ہم چھ افراد ہیں	نَحْنُ سِتَّه نَفَرْ
سامان کہاں ہے؟	فَيْنَ عَفْشُكُمْ؟
میں پچیس روپے لوں گا	آخُذُ خَمْسَ وَعِشْرِيْنَ رِيَالْ
بہت اچھا	طَيِّبْ
ہمارا سامان اتار دو	نَزِّلْ عَفْشَنَا
میری مزدوری دیدو	اَعْطِنِى الْاُجْرَةَ
تم کیا لوگے؟	اَيْش تَأْخُذْ
اچھا میں دوں گا	طَيِّبْ اُعْطِيْكَ
آؤ بیٹھ جاؤ	تَعَالَ .اِجْلِسْ
مجھ سے رعایت کیجئے	تُرَاعِيْنِى
اس دنبے کی قیمت کیا ہے؟	هٰذَا لِطَلِّيْ بِكَمْ؟يا مَاثَمَنُ لِهٰذَا الطِّلِى
کیا تمہارے پاس سرمہ ہے؟	هَلْ عِنْدَكَ كُحْلُ الْحَجَرْ
برتنوں کا بازار کہاں ہے؟	فَيْنَ سُوْقُ الظُّرُوْفِ

دکاندار سے گفتگو

اردو	عربی
یہ کیا ہے؟	مَاهٰذَا
اس کی قیمت کیا ہے؟	هٰذَا بِكَمْ
ایک قیمت بتلایئے	قُلْ وَاحِدْ كَلَامْ
کیا اس سے بہتر بھی ہے	هَلْ عِنْدَكَ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا
کوئی اور دکھایئے	جِبْ شَيْئٌ غَيْرِ هٰذَا
یہ مہنگی ہے	هٰذَا غَالٍ
اس کی قیمت دس ریال ہے	ثَمَنُهُ عَشَرَةُ رِيَالٍ
کچھ کم نہ کروگے؟	مَاتَنقُصُ شَيْئٌ؟
آخری قیمت کیا ہوگی؟	آخِرُمَايَكُوْنُ بِكَ آخِرْ قَوْل(آخِرْ كَلَام)
مجھے ریزگاری دیجئے	اَعْطِنِيْ تَفَارِيْق (اَعْطِنِي الصَّرْف)
یہ آخری قیمت ہے	هٰذَا آخِرُ كَلَامْ (يا وَاحِدْ كَلَامْ)
اللہ کارساز ہے	اَللّٰهُ وَكِيْلٌ

لَبَّیْکَ

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ،

لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ

لَکَ لَبَّیْکَ،

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ

لَکَ وَالْمُلْکَ،

لَا شَرِیْکَ لَکَ،

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریف اور نعمت آپ ہی کے لئے ہے اور سارا جہاں ہی آپ کا ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا

اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ

وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ

الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا

اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝

نساء: ۶۴

اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے، اگر وُہ اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول بھی اُن کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا، رحمت کرنے والا پاتے۔